ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ

رسالہ تذکیر و تانیث

مشہور بنام

مفید الشعرا

۱۳۲۲ھ

باہتمام احقر العبید راجی رحمت رب رشید محمد عبد المجید غفر اللہ

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع شد

ملنے کا پتہ ... محمد سعید تاجر کتب ... مجیدی کانپور

ارمغان اسرائیل

ے زمانۂ بنی اسرائیل سے تا حضرت عبد اللہ بن سلام صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
ب پیغمبر کا حال مع وجہ تسمیہ اسرائیل اور ہر ایک ذکر کے شروع میں آیت قرآن مجید
جدی ہی کہ جس سے معلوم ہو جاوے کہ یہ ذکر فلاں آیت و رکوع و سورۃ میں ہے اور
ن پیغمبر کس سے پہلے تھا اور اُسکے زمانہ میں کون کون بادشاہ نامی گذرا ہی اور سلسلۂ افغانان
شیوخ و سلاطین ماضیہ و ریاستہاے حال کی تفصیل ہے گویا کہ اس خاندان کا یہ آئینہ ہے
مسلمان کو اسکے دیکھنے کی اشد ضرورت ہے حالات سلف کے معلوم کرنے کا اس سے
کوئی ذریعہ نہیں خوبی اسکی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے
۶/

لغات الصراح

عربی دان حضرات خصوصًا طلبہ کے لیے لغات میں "صراح" جس قدر ضروری اور اہم
ہے وہ اسکی عام مقبولیت سے ظاہر ہے شاید کسی طالب علم اور قدر دان علم کا کتب خانہ اس
کتاب سے خالی نہ ہوگا مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ اسمیں لغات کے تلاش
کرنے میں بہت دقت پڑتی ہے۔ تا وقتیکہ الفاظ کا مادّہ اور اصل معلوم نہو اسکا صراح میں
تلاش کرنا محال ہی اس لیے ادبیات عربیہ نے کتاب صراح کی تلخیص فرما کر اور لغات کو
بلا خیال مادّہ و اصل مثل کریم اللغات و لغات کشوری کے جمع کر دیا ہی جس سے ہر استعداد والا اُس
نفع اٹھا سکتا ہی اور اسکا نام **لغات الصراح بالتصحیح والایضاح** اسم بامسمّٰی رکھا ہی فاضل
مصنف نے کوزے میں دریا کو بند کرنیکا اعجاز دکھایا ہی ہر لغت شروع سطر سے شروع ہی تاکہ نظر پڑنے میں
آسانی ہو حجم بالکل مختصر قیمت براہ رفاہ عام صرف ایک روپیہ چار آنہ رکھی گئی ہے۔

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ کلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

مفید الشعرا

باہتمام احقر العبید راجی رحمت رب رشید محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الحمید

در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع شد
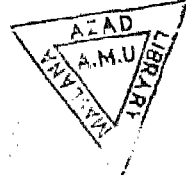
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ و منقبت سید الوصیین امیر المومنین و ائمہ معصومین علیہم التحیات کے کمترین بندگان ایزد متعال ننگ سخنوران باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض کرتا ہے کہ اس ہیچمدان کی تالیفات سے جو پہلے رسالہ کارآمد شعرا بحث تذکیر و تانیث مین سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین طبع ہوا تھا وہ ناقص ناتمام اور نہایت غلط چھپا تھا اور قطع نظر اُسکے خطبہ مین نام نامی و اسم گرامی مولف کے آقاے نعمت اعلیحضرت قدر قدرت نواب محمد کلب علیخانصاحب بہادر خلد آشیان والی ریاست رامپور کا بھی درج نہ تھا بنابرین مولف سراپا خطا اُسکی تکمیل و تصحیح کا اپنے ولی النعمی اور نام نامی اور اوصاف گرامی خطبہ مین داخل کرکے بار دگر معرض طبع مین لاتا ہے اور چہرہ شاہد معنی بامداد و اعانت بندگان والا اعلیحضرت قدر قدرت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند والا عظم اعلای ستارہ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر والی ریاست مصطفے آباد معروف بہ رامپور لازالت شموس دولتہم بازغۃ الی یوم النشور کی پورہ ترتیب نو سے مرتب و مزیب ہوکر بزم ناظرین بالغ نظر و انجمن مشتاقان دیدہ ور مین اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اب نام اس کا مفید الشعرا رکھا جاتا ہے اور یہ رسالہ ایک مقدمہ اور چند فائدون اور چند فصلون پر بنا پاتا ہے وما توفیقی الا باللہ اور مولف ہیچمدان ایک بیس ۲۲ بائیس برس کے زمانہ سے بلا جبر پرورش فرمائی

وقدردانی وحرمت افزائی اپنے آقائے نعمت مذکور والی ریاست رامپور خلد آشیان لازالت شموس دولتہم بازغتہ الی یوم النشور کے ملازم ریاست مذکورہ کا تھا

ابیات در مدح بندگان اعلیحضرت قدر قدرت خداوند نعمت حاجی حرمین شریفین فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مشیر قیصر ہند ولاور اعظم اعلا ستارہ ہند جناب نواب فلک رکاب نواب محمد کلب علیخان صاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد آشیان

کلیم کو نظر آیا تھا جلوہ جو سر طور ۔ پھر اُس نے جلوہ گہ زہرین کیا ہے ظہور

وہ طور کون مرے شہ کا آستان بلند ۔ وہ جلوہ کون تجلاے بندگانِ حضور

وہ بارگاہ بلند احتشام ہے اُسکی ۔ کہ بارگاہ سلیمان ہے پست جسکے حضور

کہان ہے آج سکندر یہ شوکتین دیکھے ۔ وہ اپنے جاہ و تجمل پہ تھا بہت مغرور

یہ کر و فر ہے یہ شان و شکوہ قابل دید ۔ کہان گئے جم و دارا و قیصر و فغفور

کہان ہی عقل فلاطون کہ سیکھے ادراک ۔ کدھر ہے فہم ارسطو کہ لے وہ درس شعور

وہ شہریار مشیر و نہین جسکے ہوش نخست ۔ ازل سے عقل دہم اُسکا چارہین دستور

وہ نام نیک خدا نے عطا کیا ہے اُسے ۔ کہ شش جہت مین ہوا چار و نہین مشہور

جہان فروز ہے اُسکا چراغ جود و سخا ۔ اوجالا گور مین حاتم کی آج ہوگا ضرور

قریب تر ہے کہ گونجی محل کسرے مین ۔ پہونچ گیا ہے یہ آوازۂ عدالت دُور

کہین یہ رحم سنا ہے کرم یہ دیکھا ہے ۔ خود انفعال ہو مجرم کرے جو عذر قصور

نگاہ مہر وہ معجز نما کہ دم بھر مین ۔ مسیح اُسکو بنا دے جو کوئی ہو رنجور

بھولے لطف وہ راحت اثر کہ خلق کو ہو ۔ برائے داغ جگر سوز مرہم کافور

شجاعت ایسی کہ شیر دن مین دہاک ہی جسکی ۔ زبان تیغ پہ جرأت کا اُس کی ہے مذکور

معین لشکر تائید ایزدی اُس کی	جدھر ارادہ کرے ہو منظفر و منصور
کیا دہ صاحب اقبال حق تعالی نے	کہ گردنین رہین خم سرکشون کی جسکے حضور
بڑے بڑے ہین جو حکام و ہر ہون محکوم	بڑے بڑے ہین جو ذی اختیار ہون مجبور
عدول حکم کرے آسمان کیا طاقت	خلاف راے ہو دور زمانہ کیا مقدور

مقدمہ جاننا چاہیے کہ مذکر یا مونث نہ بولے جائینگے مگر اسما اور اسما ہونگے مگر ذوی العقول یا غیر ذوی العقول کے پس ظاہر ہے کہ اسماے ذوی العقول تو محتاج اپنی تذکیر و تانیث کے بیان کے نہین اسلیے کہ ذوی العقول جو مذکر یعنے مرد ہے لامحالہ اسم بھی اُسکا مذکر بولا جائیگا اور جو مونث یعنی عورت ہے بالضرور نام بھی اُسکا مونث استعمال پائیگا الا غیر ذوی العقول کے اسما کہ وہ البتہ حاجت تذکیر و تانیث کے بیان کی رکھتے ہین کہ مذکر یا مونث حقیقی نہین ہین بلکہ مجازی یعنی فرضی ہین پس اسماے غیر ذوی العقول کے تذکیر و تانیث کی بحث بتمامہ کی گئی ہے اور بعض اسماے ذوی العقول پر بھی جن کی تذکیر و تانیث کسی ضرورت سے واجب الاطلاع تھے آگاہی دی گئی چنانچہ اپنے مقام پر بیان کیے گئے ہین اور ضرورت بھی اُن کے بیان کی وہان سے ظاہر ہے اور اس نہج پر تمام بحث تذکیر و تانیث کو ردیف وار لکھا ہے کہ جن الفاظ کی تذکیر خواہ تانیث مین فصحا کا اتفاق ہے اُن کو بے اسناد و نظائر لکھا ہے اور جن مین اختلاف ہے یعنے جو الفاظ بعض فصحا کے نزدیک مذکر ہین اور بعضون کے عندیہ مین مونث ہین یا اس اعتبار سے مختلف فیہ ہین کہ ایک معنی پر اپنے مذکر بولے جاتے ہین اور دوسرے معنی پر مونث آتے ہین یا جن کی تذکیر و تانیث مین ابہام ہے بیشتر ساتھ اسناد و نظائر کے لکھے گئے ہین اور اسناد و نظائر کے اشعار کلام اساتذۂ معتبر و شعراے نامور اور اردو زبان لکھنؤ سے اخذ کر کے درج کیے گئے ہین فقط۔

فائدہ جو کلمہ فارسی کا دو لفظ سے مرکب ہے خواہ دونون صیغہ ماضی ہون خواہ دونون صیغہ امر خواہ ایک صیغہ ماضی ہو ایک صیغہ امر خواہ برعکس خواہ ایک امر ہو ایک مصدر

خواہ ایک اسم جامد ہو ایک صیغہ ماضی کا یا امر کا وہ بیشتر مونث بولا جاتا ہے مانند **آمد ورفت** - آمد وشد۔ زدوکوب۔ رُفت ورُوب۔ زد وکشت۔ تک ودو۔ رو وارو۔ خرید وفروخت۔ شکست وریخت۔ بود وباش نشست وبرخاست۔ جست وخیز۔ قطع وبرید۔ گفت وشنید۔ تراش وخراش دار وگیر۔ گیر ودار۔ داد وش۔ ہست وبود۔ شست وشو۔ تگ ودو۔ کم وکاست۔ داد ودہش۔ داد وستد۔ وغیرہ کے سوا **بند وبست** میل وگداز خورد ونوش۔ خورد وپوش۔ ساز وباز۔ خواب وخور۔ بست وکشادگی کہ یہ مذکر آتے ہین -

فائدہ جو دو لفظ کہ معًا بولے جاتے ہین حرف عطف اُن کے درمیان ہین ہو۔ خواہ نہ ہو یا باہم اپنی تذکیر وتانیث مین اختلاف رکھتے ہون گے یا اتفاق پس اگر باہم مختلف ہین توکبھی برعایت تذکیر وتانیث جزو دوم کے مذکر یا مونث استعمال پاتے ہین مثلاً **آب ہوا** - آب وغذا۔ نشو ونما۔ چرخ پوجا۔ آب وگل۔ قلم دوات کو مونث بولین گے اور **نان ونمک** - کشت وخون تخت وتاج۔ دوات قلم کو مذکر استعمال کرین گے اور کبھی رعایت تذکیر وتانیث جزو اول کی کرتے ہین مثلاً آبرو۔ رد وبدل۔ شکر قند کو مؤنث بولین گے اور پیچ وتاب۔ مال ومتاع گلشکر کو مذکر استعمال کرین گے اور کبھی ایسی دونون لفظون کو مانند **برق وسحاب** پشت ورو۔ رنگ وبو۔ روز وشب۔ دن رات وغیرہ کے حرف رابط جمع مذکر یا فعل جمع مذکر یا ضمیر جمع مذکر کے ساتھ زبان پر لاتے ہین **رشک مغفور** فرماتے ہین

آجتک دیکھی نہ تھی تنویر پشت آئینہ ‖ توہے وہ آئینہ رو جسکی ہین یکسان پشت ورو

بحر مرحوم ع معترض حیات ہین یہ دن رات نہین :: اور اگر دونون لفظ متفق ہین اپنی تذکیر وتانیث مین تو دونون مذکر یا دونون مؤنث بولے جائین گے **مثلاً** - آب ورنگ آب ودانہ۔ آب ونمک۔ گلشکر کو مذکر اور آب وتاب۔ جستجو۔ گفتگو کو مؤنث بولین

سوا لے لفظ شیر برنج - و پھیر بدل - و نیشکر - کے کہ کلمہ اول و دوم کے دونون جزو مذکر ہین لیکن مؤنث بولے جاتے ہین اور کلمہ ثالث کے دونون جزو مونث ہین لیکن مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جو کلمہ فارسی کا کہ اصل مین دو جزو سے مرکب ہے ساتھ ترکیب مقلوب کے پس اگر جزو دوم مذکر ہے تو وہ کلمہ مذکر آئیگا مانند **خوناب** - گلاب - نوشخند - ریشخند - زمین قند - کے اگر جزو دوم مونث ہے تو مونث بولا جائیگا مانند **سالگرہ** آبجو - تازہ بو - مہتاب - کے سوا - خون بہا - اور ماہتاب اور آفتاب کے کہ یہ استعمالاً مذکر ہین - **فائدہ** معشوق کے جتنے القاب ہین مثل **دلبر** - ستمگر - بیداد گر - شوخ - گل - ماہ - مہر - محبوب - گلعذار - پری رخسار - سیمتن - گلبدن - جنگجو - خوبرو - تندخو - حور - پری - جلاد - ستم ایجاد - قاتل - زہرہ شمائل وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہین **فائدہ** عاشق کے جتنے القاب ہین - دلفگار - رنجور - مہجور - جان باز - جان نثار - بیخود - دیوانہ - بیتاب - بیقرار - بے صبر - ناشاد - ناکام وغیرہ کے سب کو شعرا مذکر لاتے ہین **فائدہ** حق تعالے کے جتنے اسما ہین سب مذکر آتے ہین - **فائدہ** جتنے کتاب کے اسما ہین بیشتر اُن مین سے مونث بولے جاتے ہین - **فائدہ** شراب کے جتنے نام ہین سب مؤنث آتے ہین سوا بادہ کے فارسی مین اور پھول - کے ہندی مین کہ یہ دونون مذکر ہین - **فائدہ** جملہ ستارون کے نام مذکر بولے جاتے ہین سوا زہرہ - و ناہید - و مشتری - و برجیس - کے کہ یہ چار دون اسم مونث آتے ہین **ناسخ** نقد جان لائی ہے تا لے مول نور اس ماہ سے + مشتری رکھا ہے نام اسنے یہی برجیس کا + ولہ تیرا غلام کچھ مہ کنعان فقط نہین + کتنی ہی مشتری بھی ہین تیری خرید دن - **فائدہ** گنجفہ کے آٹھون بازیون کے نام یعنے تاج - سفید - شمشیر - غلام - چنگ - سرخ - برات - قماش - مونث آتے ہین **فائدہ** رنگ کے جتنے نام ہین مثل آسمانی - زعفرانی - دھانی - گلابی - بادامی - نارنجی - شربتی - اگرئی - فیروزئی - چنپئی - فالسائی - سنہری -

کے آخر مین لفظ بند آتا ہے مانند **کمربند** سینہ بند۔ شکار بند۔ ازار بند۔ گلوبند
بازوبند۔ ہشت بند۔ دربند۔ شلوار بند۔ زیر بند۔ حنابند۔ دست بند۔ علی بند۔ حسین بند
چار بند۔ سیج بند۔ آڑبند۔ جوڑبند۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے۔ **فائدہ** جس کلمہ کے
پھندنی ۱۲
آخر مین لفظ آب وتاب آتا ہے مانند **تالاب** دولاب سیلاب۔ گرداب۔ خوناب
زہر آب۔ زرد آب۔ سرداب۔ دوشاب۔ تیزآب۔ سیماب۔ پیشاب۔ سفید آب
گلاب حباب۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس لفظ کے آخر مین کلمہ بان ہو مانند
بادبان سائبان دیدبان۔ مدن بان وغیرہ کے اکثر مذکر آتا ہے سوای **نردبان**
اور آن بان۔ کے کہ یہ استعمالاً مونث ہین **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین دان آتا ہے
مانند **ناودان** نخلدان۔ دیگدان۔ تامدان۔ قلمدان۔ نمک دان۔ حناندان
بچہ دان۔ عطردان۔ سرمہ دان۔ چراغدان شمعدان وغیرہ والفاظ ہندیہ **مثل**
پاندان خاصدان۔ اوگالدان۔ پیکدان۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ**
جس کلمہ کے آخر مین لفظ مان ہے مانند **خانمان**۔ دودمان۔ آسمان۔ کے مذکر آتا ہے
باستثناء ریسمان۔ کہ یہ استعمالاً مونث ہے اور لفظ مہمان مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث
کے ساتھ مونث بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ وان ہے وہ بیشتر مذکر
بولا جاتا ہے مانند **کاروان** پہچوان۔ تاوان۔ پیٹوان۔ چھانوان۔ پرچھانوان۔
ساتوان پچھلاوان۔ کنوان۔ دھوان۔ ساتوان۔ آٹھوان۔ نوان۔ دسوان۔ وغیرہ
نام دوا ۱۲
کے سوا فارسی مین لفظ توان۔ کی کہ یہ مونث آتا ہے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخر مین
کلمہ وین۔ آتا ہے وہ مونث بولا جاتا ہے مانند **پانچوین**۔ ساتوین۔ آٹھوین۔ نوین۔
دسوین۔ وغیرہ کے **فائدہ** جس لفظ کے آخر مین **کلمہ ستان** ہو مانند **ترکستان**
ہندوستان۔ کوہستان گلستان۔ شبستان۔ نیستان۔ سنبلستان۔ وغیرہ کے مذکر آتا ہے
لیکن سوائے اس لفظ **گلستان** و بوستان کے کہ نام کتاب کے ہین مونث بولا جاتا ہے

فائدہ جس لفظ فارسی کے آخر مین کلمہ سار۔ آتا ہے وہ مذکر بولا جاتا ہے مانند کوہسار
کہسار۔ وغیرہ کے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ پن۔ آتا ہے مانند **بچپن**
لڑکپن۔ دیوانہ پن۔ بھولا پن۔ ٹرّا پن۔ بانکپن۔ بیساختہ پن۔ ڈھیٹ پن۔ کے مذکر
آتا ہے **فائدہ** جس لفظ فارسی کے آخر مین کلمہ زار۔ آتا ہے مانند۔ مرغزار۔ لالہ زار۔
گلزار۔ بازار۔ وغیرہ کے مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے آخر مین لفظ کار آتا ہو
مانند۔ سرکار۔ دوکار۔ پرکار۔ جھنکار۔ پھنکار۔ چھنکار۔ پکار۔ ڈکار۔ پھنکار۔ کھنکار۔ للکار
پھٹکار۔ دُتکار۔ وغیرہ کے مُونث بولا جاتا ہے۔ **فائدہ** جس کلمہ ہندی کے آخر مین
سین۔ مصدری آتا ہے مانند **مٹھاس**۔ کھٹاس۔ اونچاس۔ نچاس۔ ہگاس۔
متاس۔ نکاس۔ وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ ہندی کے آخر مین نون
مصدری آتا ہے وہ مونث استعمال پایا ہے مانند۔ **اینٹھن**۔ الجھن۔ جلن۔ سوجن
دھڑکن۔ بھڑکن۔ ٹیکن۔ سیلن۔ کھرچن۔ پوچھن۔ پھلن۔ چھیلن۔ بلی لوٹن۔
وغیرہ کے سوا چلن کے کہ مذکر بولا جاتا ہے **فائدہ** جس لفظ ہندی کے آخر مین کلمہ
نی یعنی نون تحتانی معروف آتا ہے مانند ٹھوٹھنی۔ جوگنی۔ راگنی۔ اونٹنی۔ شیرنی
ہرنی۔ گوندنی۔ ناگنی۔ نہرنی۔ کھرنی۔ وغیرہ کے مونث بولا جاتا ہے **فائدہ** جس کلمہ کے
آخر مین یائے نسبتی آتی ہے اگر وہ کلمہ منسوب مذکر ہے تو مذکر بولا جائے گا اور اگر
مونث ہے تو مونث آئے گا مثلاً عربی تازی ترکی سے جہان اسپ مراد لین گے مذکر
بولین گے اور جہان زبان مراد لین گے مونث بولین گے **فائدہ** جس اسم مفرد
کو جمع کرین گے اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا ہائے موقوفہ یا ہائے مختفیہ رکھتا ہے تو
حالت فاعلیت مین بجائے الف وتا و ہا کے یائے مجہول لائین گے جیسے تماشا دلاسا
بتاسا۔ گھوڑا۔ گدھا۔ کپڑا۔ ذرہ۔ جلوہ نسخہ۔ پردہ۔ غنچہ۔ آئینہ کو حالت جمع مین تماشے
دلاسے گھوڑے گدھے کپڑے۔ ذرے جلوے نسخے پردے غنچے آئینے کہین گے

اور حالت مفعولیت مین اُس الف و تا و ہا کو محذوف کرکے واو نون جمع کا بڑھا دین گے
جیسے تماشا کو تماشون دلاسا کو دلاسون ہتاسا کو ہتاسون کپڑا کو کپڑون ذرہ کو ذرون جلوہ
کو جلوون نسخہ کو نسخون غنچہ کو غنچون اور آئینہ کو آئینون بولین گے اور کبھی صرف اُس
اسم مفرد مذکر کو جس کے آخر مین الف ہے حالت جمع مین بھی بصورت مفرد پڑھتے ہین
یعنے بجاے الف یاے مجہول نہین لاتے جیسے دریا صحرا سراپا کہ اِن کو حالت جمع مین
بھی اسی صورت سے پڑھین گے اور یہی صورت جس اسم کے آخر مین عین مہملہ ہو جیسے
مطلع مصرع اُسکی بھی ہے لیکن وہ صورت جمع مین درحالت فاعلیت ماقبل عین مکسور
پڑھا جائیگا اور حالت مفعولیت مین آخر لفظ مین عین کو باقی رکھین گے اور واو نون
جمع کا زیادہ کر دینگے اور اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ نہین
رکھتا ہے تو مابعد اُس کے کوئی فعل جمع کا یا ضمیر جمع کی درحالت فاعلیت لائین گے مثلاً
یون کہین گے بادل آئے گل پھولے چمن شگفتہ ہوئے یا بادل ہین گل ہین چمن ہین یا تھے اور
حالت مفعولیت مین وہی واو نون جمع کا زیادہ کرینگے **فائدہ** جس اسم مفرد مونث کو
جمع کرین گے اگر وہ اسم اپنے آخر مین یاے معروف رکھتا ہے تو اُس کے بعد الحاق
الف و نون کا درحالت فاعلیت کیا جائیگا جیسے دری شطرنجی چاندنی کو دریان
شطرنجیان چاندنیان بولین گے اور درحالت مفعولیت وہی واو نون جمع کا زیادہ
کرین گے اور اگر وہ اسم اپنے آخر مین الف یا تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ یا اور کوئی
حرف سواے یاے معروف کے رکھتا ہے تو مابعد اُسکے درحالت فاعلیت ہی اور نون لائینگے
جیسے ادا صدا ۔ جفا ابتدا انتہا تمنا بلنا توبہ فاختہ بلبل قسم رسم کی جمع ادائین صدائین
جفائین ۔ ابتدائین ۔ انتہائین تمنائین بلنائین بلبلین قسمین رسمین ۔ اور توبہ اور فاختہ
وغیرہ کے تاے موقوفہ اور ہاے مختفیہ کو الف سے بدل کر توبائین فاختائین لائین گے
اور حالت مفعولیت مین وہی واو نون جمع کا زیادہ کردین گے **فائدہ** جس لفظ کے

تذکیر و تانیث بسبب عدم استعمال فصحا کے مبہم ہو اور قیاس بھی اُس کے تذکیر و تانیث پر دلالت نہ کرے اور ضرورت استعمال کی پڑے تو مؤلف مستہام کی راے ناقص مین اُس لفظ کو مذکر استعمال کرنا چاہیے

فصل اول اُن اسما کے تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین الف ہے

اغوا۔ افشا۔ افترا۔ مدعا۔ معما۔ پا۔ دریا۔ بینا۔ سراپا۔ دلاسا۔ بادپا۔ سودا۔ صحرا۔ طوبا۔ ثریا تماشا۔ دعویٰ۔ شکویٰ۔ بلویٰ۔ من سلویٰ۔ حلوا۔ لا۔ ما۔ مداوا۔ مادا۔ احیا۔ اخفا۔ اجرا۔ استقرا۔ استہزا۔ ہتاسا۔ پارا۔ تارا۔ پیسا۔ لوٹا۔ جھلکا۔ لٹکا۔ تنکا۔ آٹا۔ بڑا۔ بیڑا۔ ہاتھا۔ کوٹھا۔ بیلا۔ گنڈا۔ کپڑا۔ چھاپا۔ باجا۔ راجا۔ کھاجا۔ مالا۔ پالا۔ جالا۔ چھالا۔ چھالا۔ کالا۔ آلا۔ گالا۔ سایا۔ وغیرہ سب مذکر آتے ہین باستثناے لفظ آسیا[1]۔ جا۔ پروا۔ شہنا۔ قرنا۔ ابتدا۔ انتہا۔ اشتہا۔ اقتدا۔ اعتنا[2]۔ اکتفا۔ التجا۔ امتلا۔ کیمیا۔ مرحبا۔ ہجا۔ یغما۔ صل علیٰ۔ استدعا۔ استغنا[3]۔ انشا۔ ایذا۔ صہبا۔ سبا۔ دنیا۔ عقبیٰ۔ حمیٰ۔ تمنا۔ کربلا۔ واویلا۔ چون و چرا۔ رعایا۔ برایا۔ قلیا[4]۔ بینا۔ شاما۔ کوکلا۔ گنگا۔ جمنا۔ گھاگرا۔ چنبا۔ ٹھا۔ لنکا۔ بچھوا۔ پروا۔ بھاکھا۔ پوجا۔ بچا۔ آلا۔ سیتلا۔ ماتا۔ وبعض حروف تہجی مانند با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ خا۔ را۔ زا۔ طا۔ ظا۔ ہا۔ یا۔ کہ یہ مونث بولے جاتے ہین اور املا مختلف فیہ ہے یعنی مذکر و مونث۔ دونون طرح بولا جاتا ہے لیکن مذکر بیشتر اور مونث کمتر جیسا کہ رشک مغفور مونث فرماتے ہین ع نامہ جانان ہے کیا لکھا مری تقدیر کا * خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے۔ الّا مولف اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے۔ اور لفظ مالا کی بھی تذکیر و تانیث مین اختلاف ہے بعضے مونث بولتے ہین اور بعضے مذکر لیکن بعقیدۂ نظم فصحاے لکھنؤ کے کلام

[1] میر کلو عرش آسیا کہتی ہے ہر روز بآواز بلند * رزق سے بھرتا ہے رزاق دہن پتھر کے ۱۲ [2] اسیر اُٹھانہ حضرت کی تعظیم کی۔ نہ کچھ اعتنا کی نہ تسلیم کی ۱۲ [3] شیخ ناسخ شکل اُنکی دیکھ کر دل ہے استغنا مجھے * بخیل اس عہد کے تاریخ کم از حاتم نہین۔ [4] مرزا اُلفت مرحوم مصرع اپنی فراق یار نے قلیا تمام کی ۱۲

مین مذکر ہی پایا جاتا ہے **شیخ ناسخ** سہ تیرا مالا موتیون کا قتل کرتا ہے مجھے ؛ ہائے
پری مالا سر ہی کا یہ مالا ہو گیا - **رشک مغفور** سہ اے شہادت مین نہین
طالب جڑاؤ ہار کا ؛ چاہیے زیور مین مالا تیغ جوہردار کا **بحر مرحوم** سہ
ہر بار شبہ ہے تیرے دانتون کے عکس پر ؛ مالا گلے کا ٹوٹ کے موتی بکھر گئے
برق مرحوم ع بنے ہین میرے لیے موتیون کے مالے سانپ - **تنبیہ**
فصحاے دہلی مالا کو فقط مونث بولتے ہین اُنکے استعمال مین مذکر نہین ہے

فصل بیان مین اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین الف ہو اور سہ حرفی ہین -

ادا - بقا - فنا - بلا - ملا - جلا - ولا - وغا - صدا - قضا - جفا - دوا - دعا - صبا - حنا - وفا - عبا - قبا - سزا - جزا - رٓیا - جٹا - گیا - گھٹا - کتھا - سبھا - گھیا - وغیرہ سب مونث آتے ہین باستثناے لفظ خدا - سہا - عنا - غنچا - ندا - تُشتا - گرہا - ورا - ربا - عصا - طلا - زرا - سما - ہما - عطا - پتا - پٹا - روا - لوا - گلا - جتھا - توا - دوا - ٹھوا - جوا - سوا - مسا - بیا - نیا - بھلا - بڑا - پڑا - کھرا - جڑا - چھڑا - کسٹرا - گڑھا - سرا - دیا - تیا - ڈھیا - پیا - منڈھا - کہ یہ مذکر بولے جاتے ہین اور فضا - بہار - وکیفیت - کے معنی پر مونث ہے اور میدان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ مین مذکر ہے **مولف** جب تن پہ کوئی زخم لگا بولے شاہ دین ؛ شکر خدا کو اور فضائے دہن ملا - اور نوا بھی آواز کے معنی پر مونث ہے اور سامان کے معنی پر مؤلف کے عندیہ مین مذکر اور خلا بھی مختلف فیہ ہے

سلہ رشک مغفور - طاعت مین ریا تجھ سے جو ناشی ہوگی ؛ پرستش مین غضب کی جان خدا شی ہوگی
سلہ برق مرحوم ع پاؤن پھر لنگ عالم مین عصا ہے لنگ کا سلہ اسیر مرحوم میری جلتی ہوئی ہڈی جو لیے جاتا ہے ؛ حاجت شمع ہے شاید کہ ہما کے گھر مین - سلہ شیخ ناسخ مغفور کیسا پتا چاہیے ترے گھر کا ؛ دل سے لونگا مین کام رہبر کا ۱۲

چنانچہ شیخ ناسخ و مرزا برق مرحوم مذکر فرماتے ہین **ناسخ** ہے یوہین ترک ہوا ہمکو اگر
لانے فلسفی ثابت اپنے عالم دل مین خلا ہو جائے گا۔ **برق مرحوم** سمائی
دلِ تنگ کی دیکھیے ✤ کہ عالم مین ثابت خلا ہو گیا۔ اور **رشک** مغفور مؤنث
کہتے ہین ؎ خلا ٹھہری محال عقل اگر تو کیا سبب اسکا ✤ دل جانان ہوا ہے صحبت
عاشق سے خالی ہے ✤ لیکن حق یہ ہے کہ اگرچہ تذکیر خلا کی خلاف قیاس ہے الّا
بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور آب و غذا آب وہوا[1] برعایت تانیث جزو دوم
کے مؤنث بولے جاتے ہین اور نشو و نما مختلف فیہ ہے **ناسخ مغفور** مذکر فرماتے
ہین ؎ خط کو روئے یار پر نشو و نما ہوتا نہین ✤ سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین
اور خواجہ **وزیر مرحوم** و **بحر مرحوم** مونث کہتے ہین۔ **وزیر** آنسو بہا تو رشتہ
بیا مرغ دل ہوا ✤ دانے کی جو نشو و نما دام ہو گیا ✤ **بحر** گل کھلاتے ہی عجب
نشو و نما ساون کی ✤ اور مولف نے بھی مؤنث کہا ہے ؎ طول عمل سے ہوتی ہے
نشو و نما کسے ✤ چڑھتی نہین منڈھے جو کبھی یہ وہ بیل ہے ✤ لیکن تحقیق مقام یہ ہے
کہ نشو و نما مونث ہے اور تذکیر اس کی خلاف قیاس ہے اور لفظ خون بہا اور قبلہ نما بھی
خلاف قیاس مذکر بولے جاتے ہین اُن کی تذکیر مین اتفاق جمہور فصحا ہے کوئی مؤنث نہین بولتا

فصل تیسری بیان مین اُن اسماے ہندیہ کی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین یاے تحتانی بالف کشیدہ ہے یعنی کلمہ یا ہے

انگیا ڈبیا۔ چڑیا پڑیا گڑیا۔ بھیا بتیا۔ بٹیا۔ سنکھیا ٹنکھا جانگیا اجودھیا۔ وغیرہ سب
مونث آتے ہین باستثناے لفظ تر پولیا۔ پستولیا۔ سنپولیا۔ موتیا۔ لوبیا لونیا موٹیا
ترکاری معروف ۱۲

[1] برق مرحوم۔ تاثیر اس مقام کے آب وہوا کی ہے۔

بادیا۔ دھنیا۔ بھیڑیا۔ بھیا۔ ہنسیا چریا۔ ڈڈیا۔ سویا کویا کھویا۔ ڈوریا۔ روپیا دلیا۔ چھیا[1] چوڑیا۔ لہریا۔ مدآریا کہ اتنے کلمہ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور تیلیا۔ مونگیا۔ سیابیا وغیرہ کہ ہر ایک کلمہ ان مین سے ایک رنگ خاص کا نام ہے مذکر چیزون کے ساتھ مذکر اور مونث چیزون کے ساتھ مونث آتا ہے مثلاً تیلیا کمیت گھوڑا گھوڑی دونون کو بولین گے اور مونگیا کا اطلاق لحاف رضائی دونون پر کرین گے اور سیابیا کبوتر کبوتری دونون کو کہین گے اور سنکھیا بڑھیا۔ گھٹیا وغیرہ جو کلمہ صفت کے ہین وہ بھی اشیاے مذکر کے ساتھ مذکر اور اشیاے مؤنث کے ساتھ مونث بولے جاتے ہین مثلاً سنکھیا کا اطلاق گلبدن۔ شالباف۔ دونون پر کیا جائے گا اور بڑھیا گھٹیا نین سکھ تنزیب دونون کو کہین گے

فصل چوتھی ان اسما کے بیان مین جن کے آخر مین باے تازی ہے

آب۔ باب۔ خواب۔ داب۔ جواب۔ ثواب۔ عذاب۔ رباب۔ گلاب۔ کباب۔ شباب۔ حباب۔ شہاب[2]۔ خطاب۔ عتاب۔ حجاب۔ حساب۔ آفتاب ماہتاب۔ انتخاب۔ قراب۔ اجتناب۔ احتساب۔ ارتکاب۔ غاب۔ لعاب۔ عقاب غراب۔ سحاب۔ عقاب۔ عصفاب۔ پوشاب۔ خوناب۔ پیچ و تاب۔ التہاب۔ اکتساب۔ انتساب سیماب۔ تالاب۔ اصطرلاب۔ عناب۔ تیز آب۔ انقلاب۔ اضطراب سرخاب۔ سیماب۔ گرداب۔ قلاب۔ جلاب۔ پیشاب۔ وغیرہ اور آداب۔ القاب۔ احباب۔ اسباب۔ ارباب۔ دواب۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہین باستثناے شراب۔ تراب۔ رکاب۔ کتاب۔ جناب۔ طناب۔

[1] غلہ کو نذرا گندہ سا ئیدہ باشند ۱۲

[2] آتش وہ پیرہن مین ترے رنگ سرخ کو دیکھے + بھرا نہ دیکھا ہو جنے شہاب ستیشے مین۔

فناب - محراب - مضراب - تبقاب - کمخواب - جوراب - وہتاب - تاب - ام الکتاب (قرآن مجید ۱۲) - نصاب (نام کتاب ۱۲) - خلاب (کیچڑ ۱۲) - رآب (ہندی ۱۲) - ناب - ڈاب - کہ اسکے کلمہ مونث آتے ہین - اور آب جو مرادف تاب - یا آبداری کے معنی پر مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ مونث فرماتے ہین سہ دانت تیرے دیکھتے ہی ہوگیا ناسخ شہید ؛ ہائے کیا ان موتیون مین آب ہے شمشیر کی ؛ اور خواجہ آتش مغفور اور بحر مرحوم مذکر کہتے ہین آتش نشہ ہی مین یا آہی میکشون کو موت دے ؛ کیا گھر کی قدر جب آب گھر جاتا رہا - ولہ ع ڈوبون گا مین ڈبوئے گا آب گہر مجھے - بحر مرحوم جبکہ مجھے زندگی مرنا تہ شمشیر یار ؛ اپنے حق مین آب حیوان آب آہن ہوگیا ؛ لیکن مؤلف مستہام کے نزدیک حق یہ ہے کہ آب - جہان پانی کے معنی پر مستفاد ہوا وسے مذکر بولنا چاہیے - اور جو معنی آبداری - یا مرادف تاب ہے وہ مونث استعمال کیا جائے آگے جو فصحا کی راے اور تاب - مین بھی اختلاف ہے جو چمک - اور جلا - یا طاقت وتحمل - کے معنی پر ہے مونث بولا جاتا ہے - شیخ ناسخ سہ خط سے دونی ہوگئی اُسکے دہن کی آب وتاب ؛ خضر کے فیض قدم سے آبحیوان بڑھ گیا - ولہ سہ بتون کے پردے مین ہم دیکھتے ہین نور خدا ؛ کہ صاف دیکھنے کی اے کلیم تاب نہین ؛ اور جو پیچ کا مرادف ہے مذکر آتا ہے شیخ ناسخ مغفور مصرعہ - یہ پیچ وتاب کب ہین بھلا موج آب مین ؛ لمولفہ سہ کل پیچ وتاب کچھ نہین حد سے زیادہ تھا ؛ گھٹتا نہ کیون کہ رشتۂ جان تا بدادہ تھا ؛ اور نقاب - بھی مختلف فیہ ہے شعراے متقدمین نے مذکر کہا ہے اور شعراے متاخرین نے علی الخصوص شیخ ناسخ اور تلامذۂ شیخ ناسخ نے جہان فرمایا ہے مونث فرمایا ہے چنانچہ متبع کلام اساتذہ پر پوشیدہ نہین ہے شیخ ناسخ دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا ؛ آیا وہین خیال کسی کی نقاب کا

سہ خطر است کہ طولا در وسط شمرد ۱۲

سراب بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے یعنے بعضون کے عندیہ مین مذکر ہے اور
بعضون کے نزدیک مؤنث **ادب** ۔ تعب ۔ حسب ۔ نسب ۔ سبب ۔ لعب ۔
زہب ۔ غضب ۔ عصب ۔ طرب ۔ لقب ۔ سبب ۔ قصب ۔ مطب ۔ رُطب ۔ حلب
عرب ۔ شعب ۔ وجب ۔ لب ۔ کوکب ۔ عقرب ۔ قالب ۔ مطلب ۔ مکتب ۔ ذو ذنب
رجب ۔ رب ۔ مذہب ۔ مشرب ۔ مخشب ۔ غبغب ۔ عنب ۔ مخلب ۔ ڈب ڈہب
پرب۵۱ ۔ ارب ۔ کھرب ۔ کرتب وغیرہ اس قبیل کے جملہ الفاظ مذکر آتے ہین باستثنا ی
تپ ۔ شب ۔ جب ۔ طلب ۔ ذنب ۔ حطب ۔ خشب ۔ طحلب ۔ نتخب ۔ مقتضب
منتہی الارب ۔ بنت العنب ۔ جھب ۔ رکب کہ یہ الفاظ مونث بولے جاتے ہین ۔
موجب ۔ قالب ۔ مغرب ۔ لعب ۔ مراتب ۔ جوانب ۔ جُباجب ۔ مطالب
مصائب ۔ عجائب ۔ غرائب ۔ مواجب ۔ اقارب ۔ عقارب ۔ مناقب ۔ کواکب
مآرب ۔ شوارب ۔ کتائب ۔ حواجب ۔ قوالب ۔ تجارب ۔ لوائب ۔ مناصب
مغارب ۔ معارب ۔ مذاہب ۔ ثواقب ۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے
ہین **طب** ۔ غنب ۔ مونث بولے جاتے ہین **حُب** ۔ رُب ۔ اور تعجب ۔
تعصب ۔ ترتب ۔ تشرب ۔ وغیرہ یعنی جتنے اس قبیل کے الفاظ بروزن تفعّل
آتے ہین سب مذکر بولے جاتے ہین باستثناے لفظ **حُب** ۔ کہ یہ استعمالاً مؤنث
ہے **حجب** ۔ خطب ۔ کنب ۔ مذکر آتے ہین ۔ **غرب** ۔ کرب ۔ مذکر بولے جاتے
ہین **جَرب** ۔ حرب ۔ ضرب ۔ مونث آتے ہین **شُرب** ۔ شرب۵۲ قرب مذکر ہین
ثرب ۔ مونث ہے **جلب** ۔ سکب ۔ قلب ۔ کلب ۔ مذکر ہین ۔ **اسلوب** مجوب
مشروب ۔ جنوب ۔ غروب ۔ اور جنوب ۔ بوب ۔ لبوب ۔ قلوب ۔ رسوب ۔ وغیرہ

۵۱ رشک مرحوم تیری دھی ہے پھلی پھولی ہوئی ہار کی طرح + پھل زمرد کے ہرین ہین پرب الماس کے پھول
۵۲ مرزا برق مرحوم سرخ رنگت ہوگئی آیا جو نشہ آنکھ مین + شرب مے ساقی علاج نرگس بیمار تھا ۔

مذکر آتے ہین۔ دوب۔ مونث ہے۔ آشوب۔ ڈوب۔ شوب۔ دھوب۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ چوب۔ جاروب۔ رفت روب۔ زدوکوب۔ مونث آتے ہین۔ جنیب۔ ریب۔ شیب۔ عیب۔ غیب۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ جریب۔ قریب۔ صلیب۔ عندلیب۔ جیب۔ اور تادیب۔ ترکیب۔ ترتیب۔ تشبیب۔ تقریب۔ تعریب۔ تعذیب۔ تقلیب۔ تہذیب۔ تخریب۔ وغیرہ یعنے جتنے اس قبیل کے الفاظ کہ بروزن تفعیل آتے ہین مؤنث بولے جاتے ہین۔ نصیب۔ زیب۔ قضیب۔ جبیب۔ رقیب۔ مذکر استعمال پاتے ہین۔ سیب۔ آسیب۔ عکیب۔ فریب۔ نشیب۔ مذکر ہین۔ آریب۔ نہیب۔ زیب[۱]۔ پانزیب[۲]۔ کریب۔ جیب۔ تنزیب مونث ہین۔ لقب۔ مونث ہے۔ جذب[۳]۔ کعب۔ عجب۔ قطب۔ کسب۔ یشب۔ نصب۔ مذکر آتے ہین

فصل پنجم بیان مین اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین بائے فارسی ہے

اسپ مذکر ہے۔ بھاپ۔ تھاپ۔ ٹاپ۔ جاپ۔ ناپ۔ آپ۔ دھاپ۔ مونث آتے ہین۔ پاپ۔ ملاپ۔ کنٹاپ۔ گراپ۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ اور الاپ مختلف فیہ ہے مذکر مونث دونون طرح بولا جاتا ہے چنانچہ قدرت نے مذکر کہا ہے ؎ ایک ہی پردے کے تم سمجھو تو ہین یہ سب الاپ ؛ گر صدائے بانگ ہے اور نغمۂ ناقوس ہے ؛ اور مونث کی کوئی مثال مولف کو کلام اساتذہ مین ملی نہین جو لکھی جاتی اِلّا یاد پڑتا ہے کہ مونث بھی کہا گیا ہے سانپ۔ مذکر ہے چھانپ۔ چانپ۔ کانپ۔ مونث ہین شپ۔ مذکر ہے تپ۔ گپ۔ دھپ۔ گلپ۔ ٹپ

سلہ اسیر مرحوم کہون کیا جو زیب مکان ہو گئی ؛ قدم سے زمین آسمان ہو گئی ؛ سلہ آتش مرحوم۔ عاشقون کے دل کو پیسا کرتی ہے وقت خرام ؛ رہتی ہے پانسہ نالان یار کی رفتار سے ؛ سلہ آتش مرحوم کھینچ لائیگا جذبِ دل جانبِ [illegible]
[illegible]

غپ شپ - لپ جھپ - تڑپ - جھڑپ - مونث ہین - ترپ[1] مذکر ہے چپ مؤنث ہے روپ[2] - بہروپ - سوپ - مذکر بولے جاتے ہین - دھوپ - دوڑ دھوپ مونث ہین - ٹوپ - زرہ ٹوپ - کنٹوپ - گھٹاٹوپ مذکر ہین اوپ توپ مونث ہے - بیپ - ٹیپ - جیب - چھیپ مؤنث ہین - لیپ - چیپ مذکر ہین کیپ - مونث ہے - چونپ - کھونپ مؤنث ہین - لنپ - کنپ مذکر ہین رنپ - مونث ہے -

فصل ششم بیان مین اُن اسماے عربیہ و فارسیہ و ہندیہ کے کہ جن کے آخر مین تاے قرشت ہے

ثبات - سمات - لہات - اثبات - التفات - مرآت - لات - منات - سومنات ہرات - گجرات - اسپات - اژدہات - تیزپات - مذکر آتے ہین حیات - وفات ممات - قنات - دوات - نبات - نجات - زکات - فرات - صلوت - مشکات - لوات ذات - سوغات - مدارات - ملاقات - مباہات - مناجات - مکافات - کرامات خیرات - بات - رات - گات - گھات - دہات - لات - برسات - بانات - بھتات برات - مدہ بات - مونث بولے جاتے ہین - اشارات - بخارات - حکایات روایات - آفات - خرافات - عشرات - صدبات - صدقات - برکات - حرکات سکنات - عقبات - خرابات - صفات - جہات - انعامات - علامات - آلات - خیالات - عادات - فسادات - سادات - حسنات - درجات - منافات - فلزات

[1] آتش مرحوم - چال ہے مجھ ناتواں کی مرغ بسمل کی تڑپ + ہر قدم پر ہے گمان یاں رہگیا واں رہگیا [2] ناسخ مغفور - صبح فرقت نے دکھایا روپ سارا شام کا + آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا [3] برق مرحوم - مال سے اور ہوس مال کی بڑھ جاتی ہے + سائل قطرہ ہوئی سیپ جو دریا پایا رشک مرحوم مصرعہ - اپنا ثبات دیکھ خیال محال دیکھ +

جنات۔ وغیرہ جن کے آخر مین الف۔ تے جمع کی ہے سب مذکر بولے جاتے ہین باستثنائے کائنات[۱]۔ واردات۔ ظلمات۔ عنایات۔ خیرات۔ اوقات اشارات۔ کرامات۔ سکرات۔ لوذات۔ صلوات۔ تسلیمات۔ کہ یہ مونث آتے ہین جنت۔ محنت۔ رغبت۔ وحشت۔ الفت۔ کلفت۔ محبت۔ عنایت۔ شکایت۔ دولت۔ صولت۔ راحت۔ جراحت۔ سنگ‌راحت۔ فرصت۔ مہلت لعبت۔ دہت۔ صفت۔ جہت۔ منزلت۔ منقبت۔ رفعت۔ وقعت۔ ثروت غفلت۔ حشمت۔ شوکت۔ عصمت۔ حرمت۔ برکت۔ حرکت۔ عظمت۔ حیرت نسبت۔ مصیبت۔ رعونت۔ مشقت۔ قباحت۔ ملامت۔ کرامت۔ ندامت آفت۔ شرافت۔ طلعت۔ رنگت۔ سنگت۔ منت۔ منت۔ چاہت۔ لاگت چھت۔ لت۔ مت۔ گت۔ نبت۔ سکت۔ جگت۔ اوکت۔ جگت۔ بپت۔ سپت۔ چلت۔ پھرت۔ کہاوت۔ کھنڈت۔ للت۔ جھگت۔ چپت۔ کھپت بپت۔ بپت۔ بچت۔ وغیرہ جن کے آخر مین تائے مصدری خواہ تائے اصلی ہے سب مونث بولے جاتے ہین۔ باستثنائے خلعت[۲]۔ رایت[۳]۔ شربت[۴]۔ آلت۔ لغت ست۔ چکت۔ امرت۔ نکہت۔ کہ یہ مذکر آتے ہین اور قامت مختلف فیہ ہے مذکر و مونث دونون طرح کہا گیا ہے شیخ ناسخ۔ قامت موزون نظر آئی مجھے جائے الف ۔ تھا شروع عاشقی دن اپنی بسم اللہ کا۔ خواجہ آتش قامت موزون تصور مین قیامت ہو گیا ۔ چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوران کیا ۔ لیکن تحقیق مقام

[۱] شیخ ناسخ مغفور۔ ترک دنیا مین سوچ کیا ناسخ ۔ کچھ بڑی ایسی کائنات نہین [۲] برق مرحوم ع جامہ دامنون کا خلعت سودا پایا [۳] برق مرحوم ساتھ رہتی ہے ہمیشہ فوج تائید خدا ۔ رایت عالی بنا ہے مد بسم اللہ کا ۔ [۴] برق مرحوم کیونکر کہون زبان کو مدح شراب مین ۔ پانی لبون سے آسکے شربت سے قند کا ۔

کہ فی زماننا اکثر متاخرین قامت کی تانیث ہی کے قائل ہین اور مولف کے عندیہ مین
بھی مؤنث ہے **کشتت**[1] - تفاوت[2] - بت - بہت(بہ زدہ معنی خود ۱۲) - مذکر آتے ہین - **رُت** - دُت
مؤنث ہے **ثابت** - ثوابت - پت - مذکر آتے ہین لیکن پت - کا استعمال کبھی فعل
جمع یا حرف رابط جمع کے ساتھ کیا جاتا ہے مثلاً یون بولتے ہین کہ تئے مین پت(ہندی ۱۲) نکلے یا
پت ہین یا تھے - **بت** - مونث ہے **یاقوت** - تابوت[3] - ہاروت - قوت
ثبوت - سکوت - شہتوت - بھوت - سوت - بھبوت - موت - مذکر آتے ہین -
ہاروت - بروت - عنکبوت - چوت - چھوت - مونث آتے ہین - **چھوت**
(ہوا و چھول ۱۲) مذکر ہے **پوت** - جوت - سوت - مونث ہین **صوت** - موت - سوت[4] - رسوت
مونث آتے ہین **زیت** - گیت(آواز ۱۲) - پھندیت - جیت(ہندی ۱۲) - چیت مذکر آتے ہین -
توریت مونث ہے اور **بیت** گھر کے معنی پر مذکر آتا ہے **شیخ ناسخ** سے
(کتاب موسی ۱۲) سر سے تا پا آپ نے شعلہ کی طرح تھرا گئی ٭ شمع کو جس شب مرا بیتِ حزن یاد آگیا ٭ اور
شعر کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے **خواجہ آتش مرحوم** تیرے ابرو سے پیوستہ کا عالم
مین فسانہ ہے ٭ کسی استاد شاعر کی یہ بیت عاشقانہ ہے **سخت** - تخت - رخت
درخت - مذکر آتے ہین **پخت** - مونث ہے - **واسوخت** - سوخت مذکر آتے
ہین - **دوخت** - خرید و فروخت - مونث بولے جاتے ہین - **دست**(قسمی از قمار ۱۲) - بند و بست
آبدست جست - مذکر آتے ہین - **جست** - شست - شکست - نشست - جوبست -
دابست - مونث بولے جاتے ہین - **دشت** - طشت مذکر ہین **گشت** - بازگشت
گلگشت - مونث ہین - **کشت** - خشت - سرشت - سرنوشت[5] - شیر خشت -

---

[1] اور ری کشتت جو اکسون نے پیدا کیا - جنونکا علم دل نے بپا کیا ٭ [2] شیخ ناسخ مرحوم مصرعہ کیا تفاوت اب رہا اُس بت مین
اور اس مین [3] برق مرحوم ع بعد مردن چاہیے تابوت چوب تاک کا - [4] دیکھا پھوٹی ہی سوت آکر کہان اس چاہ کی
[5] برق مغفور ہستی سے تا بملک عدم ایک جست تھی ٭ جیتک کہ آنکھ کھلی کہ ادہر سے ادہر گیا - [6] آتش
مرحوم - دیوانہ روز حشر کو پوچھے تو جا پکڑ ٭ خالی ہے سر نوشت ہمارے حساب سے ٭

دربہشت - مونث آتے ہین **بہشت** کنشت - انگشت - بالشت - مذکر بولے جاتے ہین **گُشت** - انگشت - زردکشت - ہشت مشت - مونث آتے ہین **مشت** - گھونسے کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے اور مٹھی کے معنی پر مؤنث لیکن درحالیکہ کسی لفظ کی طرف مضاف ہو اُسوقت اپنی تذکیر و تانیث مین اطاعت مضاف الیہ کی کرتا ہے یعنی اگر مضاف الیہ مذکر ہے تو مذکر آئے گا اور مؤنث ہے تو مونث آئے گا - مثلاً **مشت** - پرمشت - زرمشت - استخوان مشت خاک مشت غبار - کو مذکر بولین گے - چنانچہ **میر تقی مغفور** فرماتے ہین ؎ آوارگان عشق کا پوچھا جو مین نشان ٭ مشتِ غبار لیکے صبا نے اوڑا دیا ٭ **خواجہ آتش** بعد فنا ہے کوچۂ گیسو کی جستجو ٭ سودا تو دیکھنا مری مشتِ غبار کا - اور مثلاً مشت خاک کو مؤنث استعمال کرین گے جیساکہ **شیخ ناسخ** کہتے ہین ؎ [۱] ملے وہ مجھ سے یہ امکان کیا کہ ہو نہ ملال ٭ یہ مشتِ خاک اگر خاک مین مری ملجاے ٭ **ایضاً از شیخ ناسخ مثنوی** یہ فرما چکا جب وہ معصوم پاک ٭ اُٹھائی زمین سے پھر اک مشتِ خاک ٭ **خواجہ آتش مصرعہ** - اپنی بھی مشتِ خاک ہو تیری رکاب مین ٭ **ماست** مذکر ہے درخواست نشست و برخاست مونث ہین - **برداشت** چشمداشت واگذاشت - مونث آتے ہین - **تاخت** - ساخت - شناخت - مونث بولے جاتے ہین **زربفت** - گرفت - آمدورفت - مونث ہین **جفت** مذکر ہے - **لوست** - ذکر [illegible] مذکر آتے ہین **وقت** - تحت - ثبت - شگفت - گوشت - مذکر ہین - **لغت** - فہرست - کوفت - زیست - شکست و ریخت - مونث آتے ہین - **پٹرمنت** - گرہت - لڑنت لٹپنت - مونث آتے ہین - **بسنت** - بالاتفاق مذکر ہے لیکن جناب میان بحر صاحب

حاشیہ: تعجب ۱۲ — بہر دو معنی خود ۱۲

[۱] آتش مرحوم مری ضد سے ہوا ہے مہربان دوست ٭ مرے احسان ہین دشمن پہ ہزاروں ٭ ولہ تڑپتے دیکھکر مجھکو کہا ہنسکر یہ اُس بت نے ٭ خدا کے دوست کو رنج والم مین مبتلا دیکھا ٭

خلاف جمہور مونث فرمایا ہے ؎ متوجہ ہے کدھر یار کہاں آئی بسنت ✿ کس کے گلدستہ میں اُس کے گل رخسار بندھے - **گیت** - سنگیت - مذکر آتے ہین - **کبریت** - ریت - پیت - جیت - سیت - بات چیت - مونث بولے جاتے ہین **بیت** کبیت - پریت (بمعنی رسم ۱۲) - مذکر ہین - **رہت** (ہندی ۱۲) - مونث ہے **بیرت** - مذکر ہے (بیائی مجہول بفتح و معنی لمحود ۱۲) **بہوت** - بیرت - مونث ہین (روزہ مفقود ۱۲) **بیونت** - مونث ہے (بمعنے نشان چوٹ تازیانہ ۱۲)

فصل ہفتم اُن اسماکی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین تاے ہندی ہی

پاٹ - ٹاٹ - گھاٹ - لینکلاٹ (فانوس معروف ۱۲) - مذکر آتے ہین - **چاٹ** - ڈاٹ - لاٹ (لغت انگریزی) مونث بولے جاتے ہین اور **کاٹ** برش و کار د وغیرہ کے معنی پر مذکر آتا ہے **برق** مغفور ؎ دکھادے قلم کاٹ تلوار کا ✿ کٹے عقدہ ابروی دلدار کا ✿ اور عداوت و دشمنی کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے - **لمولفہ** میری تربتیون نے بھی میری ہی کاٹ کی ✿ تلوار بن گیا جو مقدر چمک گیا ✿ **بانٹ** سنگ وزن کے معنی پر مذکر ہے اور تقسیم اوراق گنجفہ کے معنی پر مونث ہے **آنٹ** - جھانٹ - لاگڈانٹ - کاٹ - چھانٹ - مونث آتے ہین - **اونٹ** - گھونٹ - مذکر بولے جاتے ہین - **پوٹ** - چھوٹ مذکر ہین - **پھوٹ** - جھوٹ - کوٹ (دوائی معروف ۱۲) - لوٹ (غارت ۱۲) - مونث آتے ہین **لوٹ** (بواو معروف ۱۲) (بواو مجہول ۱۲) - روٹ - کھوٹ (اخروٹ علاقہ ۱۲) لنگوٹ - نوٹ - جالی لوٹ - اگنبوٹ - ہوٹ - ارا روٹ - مذکر بولے جاتے ہین **پوٹ** - چھوٹ - کھوٹ - گوٹ - لوٹ (غلطیدگی ۱۲) - نوچ کھسوٹ - مونث بولے جاتے ہین اور **اوٹ** مختلف فیہ ہے مذکر و مونث دونون طرح زبان زد فصحا ہے لیکن مونث زیادہ اور مذکر کم چنانچہ **جرأت** کہتے ہین ؎ جرات کرون مین کیا کہ جو ل بیٹھے ہین ہم ✿ تو بھی حجاب عشق کی آپس مین اوٹ ہی - اور **رشک مغفور** دیوان سوم مین مذکر فرماتے

؎ رشک مرحوم ع پاٹ بحر اشک کا اے چشم گریان بڑھ گیا - ؎ برق مغفور قلل پروسے ہوئے شعلہ عارض سے جلے - تیغ کا گھاٹ ملا آگ کا دریا پایا ؎ بحر مرحوم مصرعہ گٹھری مرے گنا ہون کی مرو سے کی پوٹ ہے -

ہین سلہ ہم اگر چاہین تصور کرکے دیکھین بےحجاب + پھر یہ کس سے شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے
پٹ ۔ بھٹ ۔ ٹھٹ ۔ غٹ ۔ کھٹ ۔ نٹ ۔ آنوٹ ۔ گھونگٹ ۔ پنگھٹ ۔ جمگھٹ
پھپٹ ۔ جھنجھٹ ۔ مرگھٹ ۔ سمپٹ ۔ چھپرکھٹ ۔ سرکھٹ ۔ دیوٹ ۔ گرگٹ ۔ پرمٹ
کوڑاکرکٹ ۔ رپٹ ۔ نکٹ ۔ منٹ ۔ پکٹ ۔ ٹکٹ ۔ رجمٹ ۔ مذکر آتے ہین چپٹ
رٹ ۔ لٹ ۔ ہٹ ۔ بٹ ۔ تروٹ ۔ کروٹ ۔ بروٹ ۔ پلھٹ ۔ چوکھٹ ۔ سلوٹ
چٹ چٹے ۔ کایا پلٹ ۔ اولٹ پلٹ ۔ لپٹ کپٹ ۔ رپٹ ۔ مؤنث بولے جاتے ہین ۔
بناوٹ ۔ رکاوٹ ۔ لگاوٹ ۔ وغیرہ جن کے آخر مین قبل تاے ثقیلہ واو مفتوح ۔ اور
قبل واو الف ہے سب مونث آتے ہین آہٹ ۔ گھبراہٹ ۔ اودراہٹ ۔ وغیرہ
جن کے آخر مین قبل تاے ثقیلہ ہاے ہوز مفتوح اور قبل ہا الف ہے سب مونث بولے
جاتے ہین ۔ جھرمٹ ۔ جٹ ۔ بسکٹ ۔ فٹ ۔ ورمٹ ۔ مذکر ہین ۔ پھٹ چٹ
مونث ہین ۔ گھنٹ ۔ گرنٹ ۔ وارنٹ ۔ پیپرمنٹ ۔ مذکر آتے ہین ۔ پلیٹ ۔
ساسرلیٹ ۔ پیریٹ ۔ مونث ہین ۔ بیٹ ۔ پیٹ ۔ کیٹ ۔ مونث ہین ۔ پیٹ
مذکر ہے ۔ چپیٹ ۔ لپیٹ ۔ سمیٹ ۔ مونث ہین ۔ اینٹ ۔ چھینٹ ۔ مونث ہین
بینٹ ۔ بھینٹ ۔ بینٹ ۔ رفیٹ ۔ مذکر ہین ۔ ہونٹ ۔ مذکر ہے ۔

فصل ہشتم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین کہ جن کے آخر مین ثاے مثلثہ ہے

باعث ۔ حوادث ۔ مذکر ہین ۔ تانیث ۔ تثلیث ۔ مونث ہین ۔ بحث مونث
ہے مثلث ۔ مذکر ہے ۔ الغیاث ۔ مونث ہے لوث ۔ تشبث خبث خبیث مذکر ہین

سلہ شیخ ناسخ مرحوم تری بلا مین مری طرح یہ بھی لپٹا ہے ۔ نہ کیونکر آگ مین اسپند کے
یہ چپٹ چٹ ہو ۔

فصل نہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں جیم عربی ہے

باج - تاج - عاج - خراج - رواج - سراج - علاج - مزاج - زجاج - ابتہاج - اختلاج - ازدواج
امتزاج - اندراج - آماج - اخراج - دُرّاج - استخراج - باج - چھاج - راج - ادراج - بکھراج
اناج - کام کاج - اور انہ واج - افواج - امواج - وغیرہ بھی مذکر آتے ہیں - تاراج
احتیاج - لاج - مونث بولے جاتے ہیں اور معراج فصحائے متاخرین کے نزدیک
بالاتفاق مونث ہے لیکن جناب شیخ ناسخ نے مذکر فرمایا ہے ؎ کسی دل تک
رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہ بھی + عزیزو دیگر نہیں معراج ممکن عرش اعظم کا + حشرج
درج - ہرج - مرج - سرج - مذکر بولے جاتے ہیں فرج مونث ہے ہودج - رنج
انبج - ساقج - فیروزج - سوسج - مرسج - مذکر آتے ہیں - برج - انج - سج - وج - کھرج
گرج - کھاج - مونث بولے جاتے ہیں فالج - منضج - کالج - اور مخارج - مدارج - معارج - مناہج
حوائج - وغیرہ مذکر آتے ہیں - کفرج - بہج - ستلج - نج - مذکر بولے جاتے ہیں - آرنج
نارنج - برنج - گنج - پنج - شنج - شش و پنج - مذکر بولے جاتے ہیں - شہرنج - کنج - شنج -
مذکر ہیں - شطرنج - بدرالنج - شیر برنج - مونث بولے جاتے ہیں - عروج - خروج -
بروج - مذکر آتے ہیں - دوج - بسوج - مونث بولے جاتے ہیں - کھوج مذکر ہے
گونج - مونج مونث ہے - جھونج مذکر ہے - افج زوج مذکر ہیں فوج موج مونث ہیں
بیچ مذکر ہے - نیچ - ترنج - ترپج - تروج - چھج - مونث ہے - سیج مونث ہے جھانج قرص
روئین کے معنی پر جیسے ڈھول کے ساتھ بجاتے ہیں مذکر بولا جاتا ہے انیس مرحوم

سلہ شیخ ناسخ ؎ ہے نگاہِ یار میرے داغ پر + یہ چراغ اب تیر کا آماج ہے + ؎ برق مرحوم
مجھکو جسدم اوجِ عشقِ قد بالا ہو گیا + گنبد گردوں میرے تلوے کا چھالا ہو گیا -

سنکر ڈھل کے شور بے کلیجے دہلتے تھے	تھرا کے جھانجھ بھی کف افسوس ملتے تھے

اور کسی چیز کی خواہش بسیار کے معنی پر مونث ہے چنانچہ تنہا کو کی جھانجھ اکثر بولتے ہین تصحیح مذکر ہے

فصل دہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین جیم فارسی ہے

کوچ - مذکر ہے پوچ - سوچ - لوچ - کونچ مذکر ہین موچ - مونث ہے کیچ - لالچ - مذکر ہین - چیچ - گچ - کھرلچ - سیچ - مونث ہین - پچ - رچ مونث ہین - آنچ - جانچ - کانچ - کلانچ - مانگ جانچ - سات پانچ - مونث آتے ہین - ہاچ - مذکر آتا ہے تلچ کماچ مذکر ہین - کھپاچ - کھاچ - گاچ - مونث ہین کوچ مذکر ہے چوچ - کھونچ - مونث ہین کرچ - مرچ - مونث ہے پیچ - مذکر ہے - اوچ - بیچ - سیچ - مونث ہین - پیچ سیچ - مذکر ہین

فصل یازدہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین حاء حطی ہے

افتتاح - انجاح - مصباح - سلاح - نکاح - تمساح - اور - رواح - نواح - ریاح - اقداح - الواح - ارواح - مذکر آتے ہین - اصلاح - الحاح - مفتاح - براح - صباح - فلاح - مزاح سیراح - صحاح - مونث بولے جاتے ہین قدح مذکر ہے - فرح - قوس و قزح مونث ہے قدح - مدح - مونث ہین قبیح - صبح - جرح - شرح - طرح - مونث ہے وضوح مذکر ہے روح - صبوح - فتوح - مونث ہین - لوح مونث ہے روائح - قبائح - مدائح - لوائح - نصائح - سوانح - مصالح - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین منسرح مونث ہے تسبیح تشریح - تصریح - تصحیح - تفریح - تنقیح - توضیح وغیرہ اور مدیح - ذبیح - مونث آتے ہین - سطح - مسح - مذکر ہین صلح - فتح مونث ہین تمسخ مذکر ہے

۱ خواجہ آتش مرحوم مصرعہ - یہ قدح میرا ہے خیر اسکی منا تا ہون - ۲ خواجہ وزیر مرحوم - بیڑہ ڈوبن مین فلک سے سطح آب کا + پہونچا کون آسمان پہ ستارہ حباب کا :: -

فصل دوازدہم اُن اسمار کے بیان ہین جنکے آخر ہین خاے معجمہ ہے

سوراخ - کاخ مذکر ہین - شاخ - مونث ہے رخ - یخ - بامُخ - تناسخ - نسخ - مذکر آتے ہین - رسوخ - کلوخ - مذکر بولے جاتے ہین - شوخ - مذکر ہے بلخ - مذکر ہے سلخ - مونث ہے فسخ - نسخ - ذبخ - مذکر ہین - دوزخ - فرسخ - مسلخ - مطبخ - پخ - ملخ - مذکر آتے ہین بر زخ - نخ - بخ - چخ - بطخ - مونث بولے جاتے ہین - تاریخ - زیخ - توبیخ - سیخ - چیخ - مونث آتے ہین بطیخ - مریخ - زرنیخ مذکر بولے جاتے ہین بیخ - میخ - سنگلاخ - مونث ہین - چیخ - ترخ - طبخ - مذکر ہین سرخ - مونث ہے -

فصل سیزدہم بیان ہین اُن اسمار کے جن کے آخر ہین دال ہے

صاد - فساد - عناد - جہاد - سواد - ضماد - جماد - ایجاد - ایزاد - ارشاد - اتحاد - اجتہاد
اززیاد - اعتقاد - اعتماد - گرد باد - مستزاد - شمشاد - فولاد - بہزاد - زاد - داد - باد -
اوسایجاد - اسناد - افراد - اعداد - ادراد - اضداد - اوتاد - ابعاد - اجساد - اکباد - عیاد
عباد - زہاد - حُسّاد - بلاد - عباد - دغیرہ مذکر آتے ہین باد - یاد - داد - نژاد - مراد - بداد
رماد - افتاد - امداد - فریاد - روداد - بنیاد - میلاد[1] - معتاد - بیداد - میعاد - تعداد - جاندا د -
قرارداد - اولاد - استاد - استفاد - استبداد - استفساد - استمداد - استعداد - مبارکباد
گاد - کماد - نکماد - مونث بولے جاتے ہین اور آزاد کا اطلاق محض مرد - فقیر پر کیا جاتا ہے
چنانچہ شیخ امان علی سحر کہتے ہین مصرع بن گیا سرو جو دروازے پہ آزاد آیا؛ اور پریزاد
جلاد - جہان معشوق کے معنی پر آتے ہین مذکر استعمال پائے ہین رد - زد - حد - کد - سند

[1] برق مرحوم - جستجو میرے تر کی نہین کسکو دن رات + چرخ دوار جدا پھرتے ہین سیار جدا + [2] رشک مغفور - کس نے میلاد ہائی طاعت ہین + تیری طاعت خدا کی طاعت ہے -

رسد - رصد - لحد - لکد - مد و - سبد - دا دوستد - آمد - خوشامد - مسند - مقعد - ابجد[1] - سرحد[2] مونث آتے ہین - و د - خد - قد - اسد - جسد - ابد - احد - حسد - عدد - ولد - بلد - برند[3] - نمد صمد - سرمد - ایزد - ید - کنجد - گنبد - مشہد - مقصد - معبد - فرقد - زبرجد - ذہرید - برگد مذکر بولے جاتے ہین - اور سد - اپنے معنی مصدری پر مذکر آتا ہے جیساکہ برق مرحوم فرماتے ہین ؎ یہ عہد دولت ساقی ہین سد باب رہا + کہ محتسب بھی یہان بر سر حساب رہا + اور دیوار کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے رشک مغفور - شوق نظارۂ آئینہ رخان پھندنا کے مجھکو سو بار سکندر کی اگر سد ملجاے مرزا والا جاہ مرحوم مصرع - توڑ ڈالون مین سکندر کی اگر سد مل جائے + مرزا مہدی قبول مرحوم مرے اُنکے بیچ مین آئنہ + مجھے یہ سکندر کی سد ہو گئی - اور مد بھی مختلف فیہ ہے رشک مغفور اور بحر مرحوم مذکر فرماتے ہین ؎ چارہ مد کلمہ مصحف مین نہین کیا لے رشک ٭ عیب صورت نہین ہویار اگر چار ابرو ٭ بحر ؎ بچ گئی جان موذن سے شب وصل کی صبح + تیغ کھینچے ہوئے کیا کیا مد تکبیر کھینچے + اور مرزا برق مرحوم مونث کہتے ہین - مصرع - ہر رگ[a] بدن مین مد ہے ہمارے حساب کی ٭ لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا مد کی تذکیر ہی کے قائل ہین اور مولف کے عندیہ مین بھی مذکر ہے اور مرقد - مین بھی اختلاف ہے بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث چنانچہ مرزا والا جاہ مرحوم مونث فرماتے ہین مصرع کیا عجب عاشق و معشوق کی مرقد مل جاے + لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصیحون کے عندیہ مین مرقد - مذکر ہے - اور مولف مستہام بھی اس کی تذکیر ہی کا قائل ہے قاصد - شاہد - عطارد - واحد - مولد[5] - کید - گد - اور قصائد - عقائد - فوائد

اسم باری تعالیٰ کا ۱۲ (ابجد) · مرزا معشوق (برند) · اسم باری تعالیٰ ۱۲ (احد) · اسم باری تعالیٰ ۱۲ (صمد) · اسم باری تعالی ۱۲ (واحد)

[1] خواجہ آتش - گذر اعجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے + قرآن کا سنا تھا جو ابجد تمام کی + [2] مرزا والا جاہ مغفور عدم آباد سے ہستی کی جو سرحد ملجاے + [3] بحر اپنی بحر دیکھ آنکھ ملاتے نہین امیر + کہتا ہے تو ہوا بر ند چشم زر کسے + ایضا مرزا والا جاہ مرحوم برند آنکھو نہین تھا منہ پر جو منہ رکھکر زبان پھیری + رہی سرخی نہ اعجاز لب لعل بہمبر سے [4] مرزا والا جاہ مرحوم مصرعہ طاق ابرو کا جو اُس شوخ کے معبد ملجاے ۱۲ [5] شیخ ناسخ مرحوم آج مولد ہے جناب حیدر کرار کا + ہو گیا بازو نہ پر دست احمد مختار کا +

[a] اس مصرع سے مد کی تانیث ثابت نہین ہوتی بلکہ رگ کی تانیث ثابت ہوتی ہے ۱۲ مولانا رضا فرنگی محلی ۱۲

شدائد۔ زوائد۔ مقاصد۔ مفاسد۔ مساجد۔ معابد۔ محامد۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ **مسجد**۔ جد۔ ضد۔ مونث آتے ہین اور قواعد جو قاعدہ کی جمع ہے استعمال مین مذکر ہے اور۔ قواعد (کونسل ۱۲) فوج۔ انگریزی کے معنی پر مونث ہے اور **ساعد** بھی مختلف فیہ ہے شعرائے متقدمین سے میان **مصحفی** مونث کہتے ہین ؎ مہندی زیادہ مت مل ساعد حنائی ہوگی + ناحق کو قتل اُس سے ساری خدائی ہوگی + اور متاخرین مین سے۔ **خواجہ آتش** مذکر فرماتے ہین[+] ساعد نہ یہ تو ہین الماس کے تراشے ہوئے + اک نظر ساقِ بلورین بھی دکھایا چاہیے[+] لیکن حق یہ ہے کہ۔ ساعد۔ اکثر فصحائے متاخرین کے عندیہ مین مذکر ہے **تشدد**۔ تمرد۔ تفقد۔ تردد۔ تولد۔ تجدد۔ ترصد[1]۔ وغیرہ اور **زمرد**۔ ہُدہُد۔ شخود۔ بد۔ (چہارشنبہ ۱۲) مذکر آتے ہین۔ **آمد و شد**۔ شد۔ (آغاز کردن کارے ۱۲) شد بد۔ (اندکی سود الوشت و خواند ۱۲) مونث بولے جاتے ہین۔ بند۔ (بہر کدام معنی خود ۱۲) **کمربند**۔ دربند۔ ازاربند۔ گلوبند۔ وغیرہ اور **پیوند**۔ اسپند۔ سمند۔ زہرخند۔ نوشخند۔ ریشخند۔ قند۔ گلقند۔ آوند (ظرف ۱۲) خداوند۔ مانند۔ سمرقند۔ زمین قند۔ ناکند۔ رند۔ جھنڈ۔ (ہندی ۱۲) مذکر آتے ہین **پند**[2] (نصیحت ۱۲) سند۔ کمند[3]۔ (فریب ۱۲) سوگند۔ گیند۔ (ہندی ۱۲) لغلگند۔ کیڑگند۔ مونث بولے جاتے ہین اور **گزند** مختلف فیہ ہے **شیخ ناسخ** مذکر فرماتے ہین۔ ؎ ظالم سے اہل فیض کو ہوتا نہین گزند + ہے نخل میوہ دار کو رنج تبر کہان + میر وزیر علی **صبا** مرحوم مونث کہتے ہین ؎ گیسوے یار سے کس کس کو گزند پہنچین[+] اور کے کاٹا کیے یہ افعی رہزن کیا کیا + لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصیح اسکی تانیث ہی کے قائل ہین اور مولف کے عندیہ مین بھی مونث ہے اور **شکر قند** کو بھی بعضے برعایت تذکیر جزو دوم کے مذکر پڑھتے ہین لیکن مؤنث بیشتر فصیحون کی زبان پہ ہے اور مولف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے اور **گوسپند**۔ کو بھی اکثر فصیحون کی زبان سے مؤنث سنا ہے لیکن جناب استاذی **مرزا برق** مغفور نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے ؎ نہ پھیر گردن مجبور پر

---

[1] شیخ ناسخ ۔ ع ترصد بلبل کو ہے فصل گل کی آمد کا [2] خواجہ آتش ۔ مول اک نگاہ ہے جو ہو دل یار کی پسند + ٹھکرا جو لے تو آگے خریدار کی پسند + [3] مرزا برق مرحوم ؎ برابر اپنی وہ زلفِ بلند رکھتا ہے + بلا ہے اور بلا کی کمند رکھتا ہے ۱۲

چھری ظالم + زبان صبر و رضا گوسپند رکھتا ہو اور **فرزند** - کا اطلاق پسر و دختر دونوں پر کیا جاتا ہے یعنے مذکر کے ساتھ مذکر اور مؤنث کے ساتھ مؤنث آتا ہے - **ہند** - سند - موتیابند مذکر ہیں - **جُند** - دہند - ادھا دہند - مذکر ہیں - **درد** - ہرد - درد - لاجورد - گرم و سرد مذکر ہیں - **فرد** - گرد - نرد - تختہ نرد - نبرد - باد آورد - مونث ہین - **گرد** - مذکر ہے **بُرد** دستبرد - اور برآورد - مؤنث ہین اور **درد** - مشترک ہے لیکن مؤلف کے عند یہ ہین مونث ہے **گرد اگرد** - ورد - مذکر ہین - **گوگرد** - مونث ہے **آرد** - مذکر ہے - **کارد** - مونث ہی **جود** - سود - عود - دود - سجود - وجود - ورود - قعود - شہود - تار و پود - معبود - مقصود - معدود امرود - اور - جنود - حدود - عقود - نقود - ہنود - وغیرہ مذکر آتے ہین - **بارود** - بود - بہبود - نمود - اوچھلکہ د - مونث بولے جاتے ہین - اور درود مشترک فیہ ہے لیکن مؤلف کے عند یہ ہین مذکر ہے **رود** - سرود - خود - اجمود - مذکر ہین - **گود** - مونث ہے - **عود** - مذکر ہے - **بعد** - رعد مذکر ہین **جعد** - مؤنث ہے - شہد - عہد - مہد - مذکر ہین **جہد** مونث ہے **زہد** - مذکر ہے **جُہد** - مونث ہے - **قصد** - مذکر ہے - **فصد** - مؤنث ہے **نقد** - عقد - مذکر ہین - **وجد** - مجد - نجد - مذکر ہین - عہد - عقد - خلد - بعد - چند - مذکر ہین **حمد** - جلد - مونث ہین - **صید** - کید - بید - مذکر ہین - **قید** - مونث ہے **حدید** - شہید - مرید - وعد و وعید - مروارید - اور اسپند - موالید - صنادید - وغیرہ مذکر آتے ہین **عید** - درید - خرید - مدید - دید - رسید - خوید - کلید - نا امید - **گفت** و شنید - قطع و برید - لید - اور - تاکید - تمہید - تجدید - تقلید - تجرید - وغیرہ مؤنث بولے جاتے ہین **سید** - خورشید -

[illegible]

بھید - چھید - مذکر ہین امید - نشید - نوید - مونث ہین چاند - پھاند - مذکر ہین - ناند مونث ہے گوند مذکر ہے اوند - توند مونث ہے لوند - مذکر ہے - روند مونث ہی گیند - مذکر ہے - چھیند - سپند - مونث ہین - بوند - نیند - مونث ہین

فصل چہاردہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین دال ہندی ہے

سانڈ - لاڈ - مذکر ہے کھانڈ - مونث ہے اور ڈانڈ - تاوان کے معنی پر بالاتفاق مذکر ہے اور - چوب نیزہ پائی - ملاح کے معنی پر مختلف فیہ ہے یعنے بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث لیکن مولف کی زبان پر بمعنی دوم وسوم مونث ہے آرنڈ - کھرنڈ - گھمنڈ - ڈنڈ - کھنڈ لنڈ مذکر آتے ہین - جھنڈ - مونث ہے ٹنڈ - جھنڈ - ڈنڈ - گنڈ - مذکر بولے جاتے ہین سینڈ - مذکر ہے - لینڈ - مذکر ہے - مینڈ - مینڈ - مونث ہے سونڈ مونث ہے

فصل پانزدہم بیان مین اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے جنکے آخر مین ذال ہے

تعویذ - مذکر ہے - نبیذ - مونث ہے کاغذ - منفذ مذکر ہین

فصل شانزدہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین رائے مہملہ ہے

بحر - بر - زر - سر - شر - فر - اثر - ثمر - زبر - گہر - ثمر - قمر - اختر - جوہر - خنجر - نشتر - جانور - پشکر کبوتر - اگر - گھر - گھنڈر - مٹر - گولر - سنگر - تیتر - تیور - ڈر - کنکر - پتھر - چھپر - بندر - چکر کنٹر - تمبر - ولیفر - وغیرہ سب مذکر آتے ہین باستثنار - سپر - ظفر - سحر - نظر - کمر - جر - لقر -

سلہ رشک مغفور مصرع - گنبد ہی تیرے کھیل کا یہ کرۂ زمین نہین سلہ برق مرحوم سہ عقدۂ تنگی دل رونے سے اے یار کھلا بوندین موقوف ہوئین ابر گہر بار کھلا سلہ مرزا برق مرحوم مصرع سمجھے جگنو جو شب وصل مین تارا چمکا ۱۲

بسر - بقر - شکر - صرصر - چادر - مجر - خنصر - بنصر - آذر - خاکستر - انگشتر - راہگذر - پتادر - دساور - ستاور - نچھاور - ارہر - پسر - لشر - کھسر - کڑ - کتر - ہچر - مچر - تتر - بتر - ٹھوکر - چوسر - پچر - ٹکر - دوپہر - دہر - دہر دہر - آگر - پاکھر - بیسر - سیسر - کیسر - جھالر - گاجر - آہر - جاہر - چھچھوندر - کہ یہ الفاظ مونث بولے جاتے ہین اور لفظ - دوپہر - دو پاس کے معنی پر مذکر آتا ہے اور دن کی ایک ساعت معینہ کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہین سہ اے روز فراق نیمجان ہون + تیری ابھی دوپہر بجی ہے ۔ اور گذر بھی گذرنے کے معنی پر مذکر آتا ہے اور بسر اوقات کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے ڈر - مر - کر - شتر - عنصر - سیر - گر - دہر - کھر - اور تصور - تکبر - تکدر - تغیر - تنفر - تواتر - تفاخر - تقاطر - تحجر - تمسخر - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین - آخر - کافر - طائر - ظاہر - سرادر - دسانر - عساکر - جزائر - سرائر - ذخائر - عناصر - مظاہر - نوادر - جواہر - مخاطر - مقاصر - مناظر - مصادر - مقابر - منابر - وغیرہ مذکر آتے ہین - خاطر - جزائر - تہ بہر - مونث بولے جاتے ہین - نور - طور - صور - فتور - قصور - وفور - سرور - غرور - مرور - حضور - صدور - بجور - انگور - کافور - ناسور - دستور - مقدور - مذکور - سیندور - امچور - لنگور - ٹھور - کانپور - رامپور - وغیرہ اور شہور - بجور - امور - قبور - ذکور - وغیرہ سب مذکر بولے جاتے ہین - سوا - زنبور - سقنقور - عصفور - مسور - کھجور - کہ یہ الفاظ مونث آتے ہین اور - حور - معشوق کے معنی پر مذکر آتا ہے اور اپنے معنی حقیقی پر مونث بولا جاتا ہے - زور - شور - گور - چکور - جھکور - تور - مذکر بولے جاتے ہین - گور - پور - بھور

[illegible]

ڈور۔ کوپر۔ ٹکور۔ باگڈور۔ مٹھور۔ مؤنث بولے جاتے ہین اور چور۔ اگر انسان کو کہین گے تو مذکر کے ساتھ مذکر۔ اور مؤنث کے ساتھ مؤنث بولین گے اور ہندی کے چور یعنی شمع کے چور۔ زخم کے چور۔ گنجفہ کے چور۔ وغیرہ کو صرف مذکر استعمال کرین گے اور مور۔ بھی جو فارسی ہین چیونٹی کے معنی پر ہے مونث آتا ہے چنانچہ شیخ ناسخ فرماتے ہین ؎ خالِ سیہ ہی گیسوے خمدار کے تلے + یا دب رہی ہے مور کوئی مار کے تلے + اور ہندی مین جو طاؤس کے معنی پر ہے مذکر بولا جاتا ہے۔ جور۔ دور۔ غور۔ ٹھور۔ موہر۔ ناگور۔ مذکر آتے ہین۔ گور۔ مونث ہے دیر۔ طیر۔ غیر۔ بیر۔ بیر۔ تیر۔ مذکر آتے ہین۔ خیر۔ سیر۔ مونث بولے جاتے ہین لیکن سیر کو بعض شعرائے متقدمین نے مذکر بھی کہا ہے۔ اکسیر۔ طباشیر۔ نفیر۔ صفیر۔ نظیر۔ صریر۔ ضمیر۔ زحیر۔ بواسیر۔ دارو گیر۔ زنجیر۔ جاگیر۔ زیر۔ بیر۔ چیر۔ کھیر۔ لکیر۔ نکسیر۔ اور۔ تحریر۔ تقریر۔ تصویر۔ تقدیر۔ تدبیر۔ توقیر۔ تاخیر۔ تاثیر۔ وغیرہ مونث آتے ہین۔ تیر۔ پیر۔ شیر۔ حصیر۔ سریر۔ انجیر۔ پنیر۔ نخچیر۔ بعیر۔ سعیر۔ دبیر۔ شغیر۔ فیر۔ سیر۔ حریر۔ عبیر۔ خمیر۔ جم غفیر۔ خنزیر۔ نکیر۔ میر۔ کشمیر۔ نشہ گیر۔ قط گیر۔ کفگیر۔ گلگیر۔ دیوار گیر۔ آبگیر۔ بیر۔ پیر۔ اہیر۔ اور تصاویر۔ تفاسیر۔ اباریر۔ عصافیر۔ دنانیر۔ خنازیر۔ مشاہیر۔ مزامیر۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ زہگیر۔ شیر گیر۔ اندھیر۔ بیر۔ پھیر۔ گھیر۔ ڈھیر۔ سیر۔ بٹیر۔ ایر۔ پھیر۔ ہیر پھیر۔ کنیر۔ گگیر۔ اجمیر۔ بیکانیر۔ مذکر آتے ہین دیر۔ شمشیر۔ چنگیر۔ منڈیر۔ مڈبھیر۔ مونث آتے ہین۔ حشر۔ نشر۔ عسر۔ یسر۔ مذکر ہین بحر۔ مذکر آتا ہے۔ ابر۔ بر۔ جبر۔ صبر۔ گبر۔ ہزبر۔ مذکر ہین۔ قبر مونث ہے جبر۔ کبر۔ شبر۔ مذکر ہین۔ بدر۔ صدر۔ غدر۔ مذکر ہین۔ قدر مونث ہی زجر مذکر ہے فجر۔ مونث ہے ذکر۔ مذکر ہے۔ فکر۔ مونث ہے۔ قصر۔ حصر۔ عصر۔ مذکر ہین۔

[illegible]

دہر۔ زہر۔ شہر۔ قہر۔ جہر۔ مہر۔ مذکر آتے ہین ظہر۔ نہر۔ لہر۔ مونث بولے جاتے ہین۔ ظہر مذکر ہے مُہر[1] مونث ہے۔ سپہر مذکر ہے۔ مہر[2] آفتاب کے معنی پر مذکر ہے اور محبت کے معنی پر مونث ہی خار۔ غار۔ کارزار۔ یار[3]۔ کاروبار۔ انار۔ شکار۔ نگار[4]۔ فگار۔ نثار۔ فرار۔ قرار۔ ہزار۔ غبار۔ بخار۔ دار و مدار۔ نہار۔ وقار۔ دیار۔ فشار۔ موسیقار۔ اعتبار۔ انتظار۔ اقرار۔ افتخار۔ اشتہار۔ اقرار۔ انکار۔ اشعار۔ اظہار۔ مضمار۔ سیار۔ رخسار۔ آزار۔ بازار۔ بیمار۔ تیمار۔ پیار۔ دولار۔ سنگار۔ نکھار۔ کہار۔ وار۔ ہار۔ بچار۔ اچار۔ ادبار۔ اوتار۔ ستار۔ بگہار۔ ہواد ار۔ مدار۔ اتوار۔ ہتھیار۔ وغیرہ اور۔ اشعار۔ آثار۔ اطوار۔ افکار۔ اشجار۔ ثمار۔ انہار۔ صغار۔ کبار۔ بحار۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین باستثنای رفتار۔ گفتار۔ دیوار۔ عار۔ نار۔ تکرار[5]۔ معیار۔ مقدار[6]۔ مزار۔ منقار[7]۔ پرکار۔ روبکار۔ دستار۔ کنار۔ رہزار۔ مہار۔ قطار۔ ازار۔ بہار۔ عیار۔ کارگذار۔ گیرودار۔ ذوالفقار۔ آبشار۔ سرکار۔ پیکار۔ روبکار۔ استغفار۔ پگار۔ بیزار۔ تلوار۔ بوچھار۔ پچھار۔ گھار۔ دبار۔ پار۔ مار دھار۔ کچھار۔ سوار۔ ملار۔ جوار۔ کھنکار۔ گندھار۔ بھنکار۔ جھنکار۔ کھنکھار۔ پھٹکار۔ دہکار۔ للکار۔ پکار۔ ڈکار۔ کہ اتنے کلمہ مونث آتے ہین اور بار[8]۔ جو ثمر کے معنی پر یا بوجھ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور دخل۔ یا نوبت کے معنی پر مونث آتا ہے اور دوار۔ بھی جو عربی مین گھر کے معنی پر ہے مذکر ہے اور فارسی مین جو سو کے معنی پر ہے مونث ہے اور زنار بھی مختلف فیہ ہے ناسخ مغفور سے رہتی ہے حسن پرستون کے گلے مین زنجیر کفران کا ہے نیا اور رہے زنار سنئے + رشک مرحوم سے

---

[1] برق مرحوم مین وہ ہون سوختہ افتادہ کہ جب مہر ہوئی + داغ کا غذ کو لگا نام نہ میرا اٹھا + [2] ایضاً فرقت یار مین گھر مجھکو ہوا ظلمات + ایکدن مہر نہ ذرہ کے برابر چمکا + [3] پھر رحیف کہ بعد از وفات یار آیا + خزان جب اپنی ہوئی موسم بہار آیا + [4] خواہ بمعنی نقش زر خواہ بمعنی معشوق ۱۲ [5] لو لقمہ ہوا ہے کیا بختی ہو دل سے ہر بار + ناحق کی شب وصل مین تکرار نکالی + [6] اسیر جو مقدار دولت کی تھی کیا بیان + گرا تھا جہان زر بنا یا نشان + [7] شیخ ناسخ مرحوم اک چونچ لگا دیگی اگر کاگ لگا ہے۔ دھنس جائیگی بلبل تری منقار گلے مین + [8] حضرت ابرق مرحوم سے تمام عمر نہ پیغام وصل یار آیا + چلا دو کا ٹکا اس نخل مین نہ بار آیا۔

بیخودیہ تیری راہ مین تھے شیخ و برہمن + تسبیح گر پڑی کہین زنار گر پڑی **خواجہ وزیر** مرحوم سہ کافر ہوا ہون پیکے مئی عشق لے وزیر + زنار مجھکو چاہیئے موج شراب کا + الا مولف کے عندیہ مین حق یہ ہے کہ **زنار** - ضد ہے تسبیح کی پس مانند تسبیح کے زنار کا بھی مونث ہی استعمال کرنا چاہیئے اور **اخبار** + یہ لفظ مفرد و جمع دونون طرح استعمال مین آتا ہے اور دونون صورتون مین مذکر بولا جاتا ہے - جیسے - اخبار دیکھا - اخبار - آیا - اور اخبار دیکھی - اور اخبار آئی - بیائے مجہول اور **کٹار** - کو بھی بعضے مونث بولتے ہین اور بعضے مذکر لیکن حق یہ ہے کہ کٹاری - مونث ہے اور کٹار + مذکر چنانچہ **میر علی احمد رسا** - شاگرد رشید رشک مغفور کے فرماتے ہین سہ لبنون پر لڑ رہی ہین بادہ خوار ابکی برس + کوڑی بھر تاڑی پہ چلتا ہے کٹار ابکی برس + **گویا** - اوس سے مانگا جو خونبہا تو کہا + کوڑی رکھتا نہین کٹار اپنا + **عطر** - فقر - دقر - جزر - چتر - جفر[علم ۱۲] - ستر - نکر - غذر - بذر - سکر - شکر - عذر - صغر - سحر - صفر - شعر مذکر آتے ہین - سطر - نثر[۱۲] - عمر - خمر - مونث بولے جاتے ہین اور **کسر** توڑنے کے معنی پر مذکر اور کمی و نقصان کے معنی پر مونث ہے

فصل ہفتم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین ڑ ہے ہندی ہے

پھاڑ - جھاڑ - تاڑ - بگاڑ - کواڑ - کاٹ کباڑ - مذکر آتے ہین - آڑ - پچھاڑ - ڈراڑ - نوار - دھاڑ - آڑ[بہ معنی خود ۱۲] - واڑ - ہڑواڑ - چنگھاڑ - آڑ پاڑ - مار دھاڑ - اوکھاڑ پچھاڑ چھیڑ چھاڑ - مونث بولے جاتے ہین اور **کھلاڑ** کا[آزاد از خیل ۱۲] اطلاق محض زن اوباش پر کیا جاتا ہے چنانچہ ایک شاعر لکنوی مین کہتا ہوسہ تھی نہایت وہ شوخ دیدہ کھلاڑ + کھیلتی تھی شکار ٹٹی کی آڑ + **دھڑ** - بیڑ - پکڑ - جھکڑ - گڑ - سکڑ - نکڑ گوڈڑ - دہیڑ - ہتوہڑ - اندھڑ - بھبھڑ - بیٹر - تھپیڑ - لیسڑ - پاپڑ - کوڑ - چوپڑ - ہلڑ - گھگھڑ - بڑ باگڑ - جھانگڑ - لگڑ جھگڑ مذکر آتے ہین

بہر دو نوع مرغ شکاری ۱۲

اڑ - بڑ - بھڑ - جھڑ - چھڑ - جڑ - کڑ - لڑ - پٹڑ - اکڑ - پکڑ - رگڑ - ربڑ - ردکڑ - چرٹر - پھکڑ کیچڑ - باگڑ - بھاگڑ - تڑبڑ - اڑبڑ - دوہنڑ - باکھڑ - چگادڑ - دھڑا دھڑ - تراتڑ - بڑابڑا مونث بولے جاتے ہین - کڑ - مذکر ہے - بھڑ - جھڑ - نیٹر - مونث ہین توڑ - جوڑ - موڑ - نچوڑ مذکر آتی ہین پچھوڑ - سکوڑ مونث بولے جاتے ہین بھوڑ مونث ہی دوڑ گھوڑدوڑ مونث ہین چیٹر مذکر ہے پھیر چھیڑ - مونث ہین - پیٹر - ایڑ - بھیڑ - چپیڑ - کھکیڑ - مونث ہین اور ادھیڑ - کا اطلاق مرد و زن دونون پر کیا جاتا ہے

فصل ہیجدہم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان ہین جن کے آخر مین زائے معجمہ ہے

آغاز - انداز - شیراز - اعجاز - بزّاز - اعزاز - جواز - حجاز - مجاز - جہاز - طراز - کزاز - گداز - باز - ناز - راز - ساز - ساز و باز - لول دبراز - سوز و گداز - نشیب و فراز پاانداز - احتراز - امتیاز - بیاز مذکر آتے ہین - آواز - پرواز - پرداز - نماز - پیاز - آز - قاز - جانماز - پیشواز - مونث بولے جاتے ہین اور نیاز حاجت کے معنی پر مذکر آتا ہے - خواجہ آتش سے نہوگا حسن کا مجھسا بھی عاشق کوئی دنیا مین + نیاز اس سے کیا پیدا نظر جو ناز نین آیا + اور ہندی مین جو نذر کے معنی پر مستعمل ہے - مونث بولا جاتا ہے - شیخ ناسخ سے کرچکے پاؤن کو تو صحرا مین خار دن کی نیاز + کوہ پر سر کو بھی چلکر نذر خار ایکیجے + جنز - مذکر ہے - تمیز - مونث ہے - مرکز - خنز - ہربز - گز - مذکر ہین - سپرز - مونث ہے - پچنت ویز - دجیز - مونث ہین - البرز - گرز - مذکر ہین خرز مذکر ہے - رمز مونث ہے - کنز - مذکر ہے - طنز - مونث ہے - طرز - مختلف فیہ ہے -

سلہ برق مرحوم کیسقدر زیبا ہے زیور اس بت طناز کو + ساز سوسے کا لگایا ہے سمند ناز کو + سلہ آتش چشم بد بین کا نہین اندیشہ حسن یار کو + کونسا ہو حرز جو یاز د کے جوشن مین نہین + سلہ میر وزیر علی صبا - غوطے کھلوائی ہین کیا رمز بن تری نے بحر حسن + تھاہ ایک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہین -

شیخ ناسخ ؎ کونسی طرز سخن ہے جو اسے آتی نہین + کیون نہو شاگرد ناسخ ہر اک اوستاد کا + ولہ ع ہے طرز ہر نفس ہین نسیم بہار کی + ولہ ع تلوار دیکھ طرز اگر تیری چال کی + رشک مرحوم ع طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا کیف ع بھنے لے کیف ترا طرز سخن دیکھ لیا + لیکن بیشتر فصحا کے عندیہ مین طرز مونث ہے اور مولف بھی اس کی تانیث ہی کا قائل ہے۔ تموز۔ بروز۔ رموز کو مذکر بولے جاتے ہین۔ پوز۔ سوز۔ گوز۔ نوروز۔ مذکر ہین۔ موز۔ جوز۔ مذکر ہین گوز۔ مونث ہے۔ مویز۔ کشنیز۔ گریز۔ مذکر آتے ہین۔ چیز۔ دہلیز۔ شونیز۔ تجویز تجہیز۔ تمیز۔ مونث بولے جاتے ہین۔ پرہیز۔ تمیز۔ تبریز۔ نیریز۔ شبدیز۔ جہیز۔ مذکر آتے ہین کاریز۔ فالیز۔ گلریز۔ ستیز۔ دستاویز۔ جست وخیز۔ رستخیز۔ میز۔ ریز۔ مونث بولے جاتے ہین۔ اور گریز مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ ؎ عشق جب وار دہوا کی عقل نے دل سے گریز + ایک جا دیکھا ہے کسنے شیر اور روباہ کو + رشک مغفور ؎ جس سے گریز تھا مجھے اب ہے اسیکا اشتیاق + کام لیا ہے عشق نے جبر سے اختیار کا لیکن تحقیق یہ ہے کہ گریز کو جملہ فصحا مونث ہی بولتے ہین مذکر سوا اس شعر حضرت رشک کے گوش زد نہین ہوا

فصل نوزدہم اُن اسماء کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین سین مہملہ ہے

طوس۔ روس۔ خروس۔ ناقوس۔ ناموس۔ قرلوس۔ آہوس۔ جلوس۔ فلوس۔ ملبوس طاوس۔ جاسوس۔ جاموس۔ سالوس۔ کیلوس۔ کیموس۔ ایلاؤس۔ بوس۔ پھوس۔

سلہ شیخ ناسخ ؎ کیا اہل کو ہے بھلا پیروجوان کی تمیز + ہر کوئی دہر سے اے پیروجوان اٹھتا ہے + سلہ آتش دریا مین غسل کے لیے اترا جو وہ صنم + ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا +

جسکے خفا نے سیم گر ابن بنتے ہین مشترک ہے لیکن اکثر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور مولف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے مس مجبس - لس - اور مجالس - مدارس - ہیواس - وساوس - وغیرہ مذکر آتے ہین - حس - نرگس - مجلس مونث بولے جاتے ہین تقدس تجسس تنفس - وغیرہ اور ققنس - اسطقس - ذیابطیس - پھس - دھس - بھرکس - مذکر آتے ہین - کس - گھس - پھس - مونث بولے جاتے ہین - ابلیس - مقناطیس کیس سیس - مذکر آتے ہین تقدیس تلبیس - تاسیس تجنیس - تدریس - تفریس - وغیرہ اور ٹیس - کھس - تیس مونث بولے جاتے ہین بھیس - کھیس - کیس دلیس پردیس مذکر آتے ہین تھیلس مونث ہے بوسیس مذکر ہے لیس - مونث ہے - ترس - درس - مذکر ہین - خرس - سرس - مذکر ہین - عرش - فرس - برس - مذکر آتے ہین ترس - بانس پرس - جھرس مونث ہین - انس - مذکر ہے جنس - مونث ہے عکس - بکس - مذکر آتے ہین - شمس - ٹکس - انس - حبس - خمس - سدس - ہنس - نفس - رہس - مذکر ہین -

فصل بستم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین شین معجمہ ہے

غش - ترکش - آرش پیشکش - مذکر آتے ہین - آتش عطش چپقلش - مونث بولے جاتے ہین لش - اور تعیش - توحش - وغیرہ مذکر آتے ہین نعش - منش - جوارش - چاربالش منش غلام گردش گشمش - نمرفش - اور جسکے آخر مین شین مصدری آتا ہے مانند - دانش - تابش سازش - نوازش - خواہش - کاہش - آرایش - آسایش سفارش - گذارش - بارش - آفرینش

[illegible]

بنیش۔ تپش۔ خلش۔ جنبش۔ لغزش۔ مالش۔ نالش۔ وغیرہ سب مونث بولے جاتے
ہین۔ **بالش** (تکیہ)۔ پرش[1]۔ مذکر آتے ہین۔ **موش**۔ جاوش۔ اور **نقوش**۔ دخش۔
چیچش (تکرار ۱۲)۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **جوش** (بواو معروف ۱۲)۔ دوش۔ گوش۔ ہوش۔ خروش۔ سردوش۔
تن و توش۔ خورد و نوش۔ سرپوش۔ خرگوش۔ مرزنجوش۔ مذکر آتے ہین۔ **پاپوش**۔
بناگوش[2]۔ مونث بولے جاتے ہین اور **آغوش**۔ بعضون کے عندیہ ہین گود کے قیاس
پر مونث ہے حالانکہ بقید نظم مذکر پایا جاتا ہے **خواجہ آتش** وصل کی شب ہم نے
شادی مرگ ہو کر کھوئی جان + تنگ مردے پر ہمارے گور کا آغوش ہے **سید محمد خان**
رند مین وہ محروم صحبت ہون لڑکپن ہین بھی + وا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا
پیش (بیائے معروف ۱۲)۔ مذکر ہے۔ **ریش**۔ تشویش۔ تفتیش۔ مونث ہین۔ **پیش**[3] (بیائے مجہول ۱۲) پس و پیش۔
کم و بیش۔ ریش (۱۲)۔ درویش۔ کیش (محاسن ۱۲)۔ نیش۔ سریش۔ مذکر بولے جاتے ہین **ریش**
گاؤریش۔ مونث (زخم ۱۲) آتے ہین۔ **انتعاش** (بہرور شدن خود ۱۲)۔ قماش۔ خفاش[4]۔ گلا بیاس۔ تاش۔ باش۔
مذکر بولے جاتے ہین۔ **تراش** (چشم)۔ خراش۔ تلاش۔ معاش۔ قاش (ہندی ۱۲)۔ لاش (قسمے از قماش ۱۲)
پاداش۔ شاباش۔ **پرخاش**[5]۔ خشخاش۔ بود و باش۔ تراش خراش۔ قلمتراش[6] مونث
آتے ہین۔ **آش**۔ بھی استعمال ہین مونث ہے اِلّا آشجو۔ کو مذکر بولتے ہین فعل جمع یا حرف
رابطہ جمع کے ساتھ مثلاً یون کہتے ہین کہ آشجو پیئے یا بنائے یا آشجو رکھے ہین۔ یا تھے **عیش**
طیش۔ جیش۔ مقیش۔ مذکر ہین **بخش**۔ رخش۔ مذکر ہین۔ **نقش**۔ درفش مذکر ہین۔
عرش۔ فرش مذکر ہین۔ **نعش** مونث ہے

---

[1] بحر رع پرش ہے ایسی لشکر کا اجل جسکی ہراول ہو + [2] خواجہ آتش مجھکو بھاتی بناگوش صنم گوہر کے ساتھ [3] بحر سلمہٗ
ہمارے قتل مین کیا جا لکیا ہو پس و پیش + کھنچی وہ تیغ کی صورت رگ سپر کی طرح ۱۲ [4] بحر سلمہٗ خفاش میوے باغ کے کھا کر اڑ گئی
چلے [5] رشک پاؤن تو چومتا رہون دست صنم تراش + سب سے علیحدہ ہے تیری اے صنم تراش + [6] برشک
بیقصورون سے رہا کرتی ہے پرخاش تمھین + ناحق ہمکو برا کہتے ہو خفا کس تمھین [7] رشک میرے لیے تراش رہی ہے
سرِ قلم + کرتی ہے ہاتھ صاف تمھاری قلمتراش + [8] برق یار سے وصل ہوا نقش اُل الجھ گیا + وہ عمل ہین نے کیا جس سے عمل بیٹھ گیا

فصل بست و یکم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین صاد ہے

اخلاص - اختصاص - خلاص - قصاص - رصاص - اجّاص - مذکر بولے جاتے ہین اور خواص - جو جمع ہے خاص کی وہ استعمال مین مذکر ہے اور اُردو مین جو خدمتگار امرا و سلاطین کے معنی پر آتا ہے مرد خدمتی ہو یا زن خدمتی دونون پر اُسکا اطلاق کیا جاتا ہے نص - برص مونث آتے ہین - تفحص - تخلص - تقلص - مذکر بولے جاتے ہین رقص - نقص - مذکر ہین - خصوص - فصوص - مذکر ہین قمیص - مذکر ہے تحریص - تخصیص - ترخیص - تنقیص وغیرہ مونث بولے جاتے ہین حیص - بیص - مونث ہے - قرص - مذکر ہے -

فصل بست و دوم ان اسما کے بیان مین جنکے آخر مین ضاد معجمہ ہے

احراض - اغماض - اعتراض - انقباض - انقراض - ریاض - اور اعراض - اغراض وغیرہ مذکر آتے ہین - بیاض - مقراض مونث بولے جاتے ہین - فیض - قرض - مذکر ہین ارض - مونث ہے اور عرض - جو طول کی ضد ہے اسکو مذکر بولتے ہین اور التماس کے معنی پر مونث آتا ہے - شیخ ناسخ فرماتے ہین ؎ ہو گی پیش نہی بے شبہہ عرض حال آہ سے + دلیل اسپر ملی ہے آپکی چشم سخنگو سے ولہ ؎ ہون وہ میکش جب بنا پتلا تو مین نے عرض کی + کاسۂ سر جام کا شیشہ کی گردن چاہیئے + غرض - مرض - عوض - مذکر ہین - عرض مونث ہے - عروض - فیوض - مذکر ہین حضیض - نقیض - مونث ہین - عوارض - فرایض - عارض - مذکر ہین بالض نافض مونث ہین تعرض - تمارض وغیرہ

تعرض - تمارض وغیرہ مذکر ہین **حوض**[1] - خوض - مذکر ہین **قبض** مذکر ہے **نبض** پیش قبض - مؤنث ہین **فیض** - مذکر ہے -

فصل بست و سوم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین طای حطی ہے

خبط - ربط ضبط مذکر ہین - **فرط** - مذکر ہے **شرط** مؤنث ہے - **بسط** - وسط - مذکر ہین - **بربط** - غلط - نمط - وسط - نقط - اوسط - خط - قط - دستخط - سرخط - مذکر ہین - **لبط**[جمع] مؤنث ہے اور شط مختلف فیہ ہے قدما نے مذکر کہا ہے (جمع اللطم ۱۲) **مصحفی** (بہر سر مقتلی خود ۱۲) سے گڑ ہین شہید ترے کس نمط زمین کے تلے + جب اُنکے خون کا بہتا ہو شط زمین کے تلے + اور متاخرین بالاتفاق مؤنث کہتے ہین - **رباط** - ارتباط - انبساط - اختلاط - اغلاط - نقاط - مذکر ہین - **افراط** - احتیاط - بساط[۳] - صراط - مؤنث ہین - اور **نشاط** مختلف فیہ ہے بعضے اسکے تانیث کے قائل ہین بعضے تذکیر کے چنانچہ مؤلف کے عندیہ مین بھی نشاط - مذکر ہے - **غائط** - مناظر - روابط ضوابط مذکر ہین **تسلط** - توسط مذکر ہین - **تفریط** - بسیط مؤنث ہین (ہزار نا موید ولیست ۱۲) **قحط** - خلط - خلط ملط مذکر ہین **قسط** (بحر انجدری عروض ۱۲) مؤنث ہے -

فصل بست و چہارم اُن اسما کے بیان مین جنکے آخر مین ظاے منقوطہ ہے

تلفظ - تیقظ - مذکر ہین **تقریظ** - مؤنث ہے **حفظ** - غیظ - مذکر ہین **الفاظ** - مواعظ - مذکر ہین - **وعظ** مختلف فیہ ہے لیکن مؤلف مستہام کے عندیہ مین مؤنث ہے **لفظ** (جمع واعظ ۱۲) بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے **شیخ ناسخ** نے مذکر فرمایا ہے سے ہے طلب سے اس قدر نفرت کہ رہتا ہے خیال + آنہ جاے لفظ لب پر باب استفعال کا + **رشک** مرحوم

[1] **آتش** مغفور سے صیاد نے اُس بلبل کو اسلئے ذبح کیا چمن مین حوض بھرا ہے گلاب کا + [2] **رشک** مغفور سے محتسب نے جو کیا راخم منے کا توڑا + بط مے کو کر دیا کنارہ توڑا + [3] **رشک** مرحوم سے آنکھین بچھائین اہل نظر آئین آپ اگر + کرتے ہین کام فرشتے بھی اپنی بساط سے -

مؤنث کہتے ہیں سہ وصل کی رات بنا نامۂ شوق گیسو پہ شام لفظین ہیں سفیدی ہے سحر کا غذ کی ؛ لیکن حق یہ ہے کہ اکثر فصحا کے نزدیک لفظ مذکر ہے اور مولف بھی اسکی تذکیر کا قائل ہے

فصل بست و پنجم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان میں جن کے آخر میں عین مہملہ ہے

ابداع - اجماع - اتباع - اجتماع - اختراع - ارتفاع - امتناع - انتزاع - انتفاع - انقطاع سماع - مصراع - صاع - نشاع - اور سیلاع - رقاع - بقاع - اتباع - اطباع - اضلاع اقطاع - اوجاع - اوضاع - وغیرہ مذکر آتے ہیں اطلاع - متاع - نزاع - وداع - شعاع مونث بولے جاتے ہیں - لیکن شعاع - ناسخ مغفور کے ایک شعر میں مذکر بھی بندھا ہوا ہے چنانچہ وہ شعر یہ ہے سہ ہجر میں ہر شعاع شمس مجھے ؛ ہوگیا ہے خدنگ سوسنے کا ؛ مگر ظن غالب ہے کہ یہان تحریف ہوگئی ہو یعنی ہوگئی کے مقام پہ ہوگیا لکھدیا گیا ہو توابع مطالع - مطالع - منافع - موانع - مواضع - مواقع - لوامع - جوامع - سواطع - طالع - مذکر آتے ہیں شارع - مونث ہے اور مضارع زمانۂ حال و استقبال کے معنے پہ مذکر آتا ہے اور بحر عروض کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے طلع خلع - قلع - مذکر ہین - وجع - سجع - ودع - قمع - لمع - مذکر ہین - شمع - سمع - جمع مونث ہین وضع - مؤنث ہے - قطع - مذکر ہے قطع - وضع کے معنی پر مونث ہے اور بمعنی بریدن مذکر ہے مرجع - مزرع - مطلع - مقطع - مجمع - مصرع سوقع - مرتع - منبع - مرقع - ملمع - برقع - مربع - مذکر آتے ہین - مشع - مذکر ہے صنع مونث ہے - فرع - ذرع مذکر آتے ہین صرع - قرع - ورع - مونث بولے جاتے ہین جرع - قرع مذکر ہین جزع مذکر ہے طمع مونث ہے ربع طوع مونث ہین تصنع - تصنع - تمتع - تتبع - ترفع - تسلیع - تربع وغیرہ مذکر آتے ہین تواضع - تضرع - توقع - مونث بولے جاتے ہین خضوع خشوع - رکوع - وقوع - لقوع - شیوع -

[illegible]

شروع - فروع - وقوع - طلوع - ینبوع - مشروع - مذکر ہین - جوع - مونث ہے
رجوع مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہین سہ ایسا طبیب کون ہے
اے گل کہ بار ہا تجھسے رجوع نرگس بیمار نے کیا حضرت برق مونث فرماتے
ہین سہ دل اُس صنم سے دم نزع پھر گیا اے برق پر رجوع ادھر سے کی جب مرض کو
طول ہوا لیکن حق یہ ہے کہ اس زمانہ کے تو جملہ فصحا کی زبان پر رجوع مونث ہے مذکر
کوئی نہین بولتا طمع - نوع - مونث ہین - توقیع اور مصابیح وغیرہ مذکر کرتے ہین
سجع - سریع - ترصیع - ترجیع - تشنیع - تصدیع - تقطیع - تودیع - توسیع - وغیرہ مونث بولے جاتے ہین

فصل بست و ششم اُن اسما کے بیان مین کہ جن کے آخر مین غین معجمہ ہے

باغ - راغ - زاغ - داغ - ایاغ - دماغ - سراغ - چراغ - فراغ - ابلاغ - الاغ - کلاغ -
استفراغ - مذکر بولے جاتے ہین - دُوغ - طوغ - دروغ - فروغ - مذکر ہین آروغ
طرغ مونث ہین - دُریغ - بیغ - مذکر ہین تیغ مونث ہے مرغ سیمرغ مذکر ہین

فصل بست و ہفتم اُن اسما کے بیان مین جن کے آخر مین فا ہے

صاف - قاف - کاف - لاف - گزاف - طواف - مصاف - خلاف - لحاف - غلاف - شگاف
شیاف - رُحاف - رُعاف - زراف - موباف - اعراف - اسراف - اصراف - اتحاف -
اضعاف - انصاف - اختلاف - انحراف - انکشاف - اعتراف - اعتکاف - لام کاف -
یاف - اور اخلاف - اسلاف - اطراف - الطاف - اصناف - اکناف - اوصاف اوقاف

[illegible handwritten marginal notes]

آلاف وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین۔ **ناف** ۔سجاف۔ کُشاف۔ خُطاف
(ای شجاعت ۱۲ ۔ نام کتاب ۱۲ ۔ ابابیل ۱۲)
شا لیاف موٗنث آتے ہین اور۔ حرّاف کا اطلاق محض زن شوخ و چالاک پر کیا جاتا ہے
(در ہندی مخاش معروف ۱۲)
وف ۔ شرف ۔ نجف ۔ ہدف ۔ خزف[سلہ] ۔ کلف ۔ سلف ۔ خلف ۔ علف ۔ مصحف ۔ مصرف
(سفال ریزہ ۱۲)
رفرف ۔ مذکر آتے ہین **صف** ۔ طرف ۔ سرشف ۔ موٗنث بولے جاتے ہین اور **کف**
زہد کے معنی پر مذکر آتا ہے اور کف دست و پا کے معنی پر مختلف فیہ ہے **ناسخ اور**
مرزا برق موٗنث فرماتے ہین ؎ میرے مرنے سے کفِ افسوس گلگون ہوگئے ٭ اُن کو
(حیلہ معروف ۱۲)
خالی ہاتھ بھی ملنا حنا سے کم نہین ٭ ؎ زیب و زینت سے بڑی حسن خداداد ہے برق
کف موسٰی کبھی مہندی سے حنائی نہ ہوئی ٭ کوئی شاعر شعرائے متقدمین مین سے بھی موٗنث
کہتا ہے ؎ آئی ابلہ دل کا ہمارے جلد بھر لائے ۔ کفِ پا آکی دکھلا کر کسیکا منھ نہ دکھلائے
اور **خواجہ آتش**[سلہ] ۔ مذکر کہتے ہین ؎ کیا چمک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے ٭
سامنے خورشید کے اسنے کف پا کر دیا ٭ لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ اکثر فصحا کف دست
وکفِ پا دونون کی تانیث ہی کے قائل ہین اور موٗلف کے بھی عندیہ مین دونون موٗنث
ہین **لف** ۔ اور تصوف ۔ تصرف ۔ توقف ۔ تکلّف ۔ تاسف ۔ تلطف ۔ تعرف ۔ تخلف
تحائف ۔ تعارف ۔ تکاسف ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ اُپ موٗنث ہے ۔ **الف** کثیف
(ہندی ۱۲)
ہاتف ۔ مرادف ۔ طلائف ۔ اور مصارف ۔ معارف ۔ صحائف ۔ لطائف ۔ ظرائف
(ملائے عربی ۱۲)
طوائف ۔ تحائف ۔ عواطف ۔ وظائف ۔ مواقف ۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر
آتے ہین **ظرف**[سلہ] ۔ حرف ۔ شنجرف ۔ مذکر بولے جاتے ہین **برف** ۔ طرف ۔ موٗنث
آتے ہین ۔ اور صرف ۔ جو خرچ کا مرادف ہے مذکر ہے اور علم معروف کے معنی پر موٗنث
گوش نہ رہے ۔ **صوف** ۔ کسوف ۔ خسوف ۔ سفوف ۔ وقوف ۔ پیرف ۔ اور حروف
(لغت انگریزی ۱۲)

سلہ خواجہ آتش ۔ شرف اللہ نے بخشا ہو آدم پر محمد کو ٭ فضیلت ہے مقدم سے زیادہ یان موخر کو سلہ ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور
تیرے ایک اسطرف مارا وہ تھنے گویا بڑا ہدف مارا ٭ برق مرحوم ؎ دل کی طرح ہدف نہین کون اسکے تیر کا ٭ دیکھا جسے وہ کام مین میرا سہم ہے
سلہ بھرجائے اگر بادہ سو نہا منھ نکردن بس ٭ پیمانہ اردن ملین ہے ظرف مزاحم سے زیادہ ۔

ظروف ۔ صفوف ۔ صنوف ۔ اُلوف وغیرہ مذکر آتے ہین اور جوف ۔ خوف طوف ۔ مذکر بولے جاتے ہین صیف مذکر ہے ۔ سیف ۔ کیف ۔ مونث ہین ۔ خریف ۔ ردیف ۔ لیف ۔ قیف ۔ کثیف ۔ اور تعریف ۔ توصیف ۔ تصنیف ۔ تالیف تکلیف وغیرہ مونث آتے ہین حریف ۔ مذکر بولا جاتا ہے ۔ خلف مذکر ہے ۔ زلف مونث ہے وقف ۔ مذکر ہے ۔ سقف مونث ہے حذف ۔ ضعف ۔ کشف ۔ عطف ۔ لطف ۔ وصف ۔ حلف ۔ مذکر آتے ہین ۔ صنف ۔ مونث ہے ۔ سولف ۔ مونث ہے

فصل بست و ششم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین قاف ہی

حرق ۔ شرق ۔ فرق ۔ مذکر ہین ۔ برق ۔ زرق ۔ برق ۔ مونث ہین ۔ ترق مذکر ہے عرق ۔ مونث ہے ۔ حلق ۔ مذکر ہے ۔ خلق ۔ طلق ۔ مونث ہین ۔ حق ۔ قلق ۔ سبق ۔ عرق ۔ درق ۔ طبق ۔ نق ۔ زنبق ۔ زیبق ۔ استبرق ۔ خورنق ۔ مطلق ۔ بیدق ۔ مذکر آتے ہین ابرق ۔ بیرق ۔ رونق ۔ خندق ۔ زورق ۔ مرق ۔ تبلق ۔ شفق ۔ جلق ۔ الحاق ہو حق مونث بولے جاتے ہین ۔ سُرادق ۔ مشرق ۔ اور ۔ بوارق ۔ مشارق ۔ خوارق ۔ علائق ۔ حقائق ۔ وثائق ۔ شقائق ۔ عوائق ۔ وقائق ۔ صوائق ۔ لواحق ۔ وغیرہ مذکر آتے ہین ۔ منطق ۔ دق ۔ شق ۔ حق ۔ ساچق ۔ خلائق ۔ مونث آتے ہین اور عاشق ۔ خواہ مرد ہو ۔ یا زن استعمال مین شعرا کے مذکر آتا ہے چنانچہ حضرت برق فرماتے ہین ؎ دیکھکر اُس بتِ سفاک کے ابرو عاشق ۔ بے قضا کشتۂ شمشیر قضا ہوتا ہے ۔ تعلق ۔ تملق ۔ تعشق تصدق ۔ تفوق ۔ توافق ۔ تطابق ۔ تلاحق ۔ وغیرہ اور افق ۔ عتق ۔ فستق ۔ مذکر آتے ہین ۔

سلہ ناسخ مرحوم ۔ ہماری کیفِ سزا وار احتساب نہین + خیال خم ہے پکھ ساغر شراب نہین + سلہ شیخ ناسخ مرحوم ع ۔ ہر شمس بازنہ مین ہمارا سبق نہین + سلہ ناسخ مرحوم ع چودہ طباق زرق مین چودہ طبق نہین + سلہ بحر سلمہ طرہ خورشید ہے جسکا دستہ ہے تیغ وہ ستارہ پہ کہکشان پیل ہے جسکی تیری الحاق ہے + سلہ ناسخ مرحوم ع دا سینہ کو مشرق آفتاب داغ ہجران کا +

عنق - فندق - مونث بولے جاتے ہین **طاق** - باق یا غراق - اشراق - احماق - شقاق - الحاق - الصاق - اعلاق - اطلاق - تریاق - میثاق - اتفاق - اشتیاق - احتراق - افتراق - استحقاق - استغراق - سباق - طباق - سیاق - عراق - فراق - مراق - نفاق - وفاق - صفاق - براق - یراق - رواق - خناق - صداق - مذاق - محاق - نطاق - سماق - آتاق - بلاق اور اخلاق - اشفاق - اشواق - اوراق - اعناق - آفاق - عشاق - وغیرہ مذکر آتے ہین - **طلاق**[۱] - ساق - خواق - چماق - طمطراق[۲] - چقماق - چقاچاق - تڑاق پڑاق - مونث بولے جاتے ہین **عشق** - دمشق مذکر آتے ہین - **زرق** - فیق مذکر بولے جاتے ہین **مشق**[۳] مونث ہے **ذوق** - سوق - شوق - طوق - فوق - مذکر آتے ہین - **بوق** - جوق - بدوق - مونث آتے ہین - سوق - لحوق - لعوق - وثوق - عیوق - صندوق - اور - عروق - حقوق - شقوق - وغیرہ مذکر آتے ہین - اور معشوق مرد ہو خواہ زن استعمال شعرا مین مذکر آتا ہے **طریق** - فریق - عقیق - منجنیق - قرع انبیق - مذکر آتے ہین **حیق** - ضیق - اور تحقیق - تفریق - تطبیق - توثیق - تصدیق - تعویق - تفریق - تشویق - وغیرہ مونث آتے ہین -

فصل بست و نہم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین کاف تازی آتا ہی

پاک - چاک - تپاک - خاکشاک - سپاک - مشاک - فتراک - سوزاک - ادراک - امساک - اہلاک - سفاک - دست پاک - ردپاک - افلاک - چالاک - ڈھاک[۴] - بچھناک - مذکر بولے جاتے ہین **شاک** - خوراک - پوشاک - شاماک - مسواک - املاک - ڈہاک - ناک[۶] - تاک - تریاک - جھانک

---

[۱] مرزا برق مرحوم قناعت سے دنیا کو دیدی طلاق نکر دہ آگے سائل ہوئے + [۲] ناسخ مرحوم سب طمطراق کھل گئے پر دہ نہ کیجئے + مگر آپ کا رقیبون سے بازار ہوگیا - ایضاً ناسخ فرق نیر بلا اسے کنعان + خلل کمال ترے طمطراق مین آیا + [۳] آتش مرحوم خرام ناز کی مشق آجکل انکو نہایت ہے [۴] خواجہ آتش صحرا کو بھی نہ پایا بغض و حسد سے خالی + کیا کیا جلا ہی سا تو پھولا جو ڈھاک بن مین + [۵] مرزا برق صورت ان جانی کے دہشت ناک ہو + تیغ ابرو کی فلک تک لی پریدہ پاک ہو

[۶] ناسخ مرحوم ہو سکی نا سو مین جو بھیڑی و رنمند خلیں + کیا شاخ خشک مین نظر آئے ثمر مجھے

تاک ۔ مونث آتے ہین اور تاک جو فارسی ہین انگور کے بیل کے معنی پر ہے وہ بالاتفاق مونث ہے لیکن خواجہ **آتش** نے خلاف جمہور مذکر فرمایا ہے سہ اینڈہ تا تھا تیرے ستون کی طرح سے باغ ہین ؛ صاحب کیفیت اپنے سلسلہ ہین تاک تھا ۔ اور ڈاک بھی اپنے دونون معنی پر مونث آتا ہے **شیخ ناسخ** سہ کیا یون ہین ہجر سائی ہین کہ لگ جائے گی ڈاک ؛ پس گلو دیر ابھی شیشہ کا گلو ہو جائیگا ۔ **ولہ** سہ روح ہے ہر جسم ہین مشتاق اخبار اجل ؛ اس لیے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے ؛ **آہک** ۔ نادک ۔ پاچک ۔ چکاوک ۔ مک ۔ شک[له] ۔ فک ۔ فلک ۔ ملک ۔ نمک ۔ خشک ۔ محک[۱۲] ۔ تارک ۔ مسلک ۔ دیپک ۔ لہک ۔ پلک ۔ بالک[۲] ۔ کاتک ۔ پھاٹک ۔ مینڈک ۔ مذکر آتے ہین ۔ اسپک ۔ پلارک ۔ چابک ۔ شپرک ۔ طوطک ۔ تورشک ۔ چشمک ۔ سکک ۔ سمک ۔ کچک ۔ گزک ۔ کڑاہک ۔ شارک ۔ علنک ۔ مرد مک ۔ دستک ۔ زہدک ۔ کفک ۔ چیچک ۔ آتشک ۔ ابرک ۔ صحنک ۔ کپک ۔ سٹک ۔ کڑک ۔ سڑک ۔ پٹرک ۔ بلچک ۔ ہچک ۔ پرچک ۔ رنجک ۔ پتنگ ۔ مٹک ۔ چٹک ۔ چیلک ۔ پنک ۔ پنک ۔ پیچک ۔ دوت دیک ۔ بیٹھک ۔ دیک ۔ ادرک ۔ پھدک ۔ سترک ۔ پیک ۔ سمک ۔ جھبک ۔ دھنک ۔ سنک ۔ کسک ۔ دہک ۔ جھک ۔ کمک ۔ سہالک ۔ پالک ۔ اور جتنے الفاظ ہندیہ کہ آخر ہین اُنکے کاف مصدری یا کاف تصغیر ہے مانند **لٹک** ۔ بھٹک ۔ کھٹک ۔ چمک ۔ دبک ۔ جھلک ۔ پلک ۔ ڈنک ۔ لپک ۔ تپک ۔ جھجک ۔ لچک ۔ بہک ۔ مہک ۔ ڈھولک ۔ کالک ۔ وغیرہ کے سب مونث بولے جاتے ہین اور تحت الحنک ۔ کی تذکیر و تانیث کے اشعار اساتذہ سے مولف کو متحقق نہین ہوسے جو لکھتا لیکن موافق عندیہ مولف کے مذکر ہے اور کودک بھی مذکر بولا جاتا ہے

(حاشیہ بین السطور: ہندی ۱۲ ۔ چھاپہ ۱۲ ۔ نام ستارہ ۱۲ ۔ ہیا ۱۲ ۔ کاجر ۱۲ ۔ لے کف دست کو ۱۲ ۔ ہندی ۱۲ ۔ تراز وے کلان ۱۲ ۔ آواز برق ۱۲ ۔ تشبیہ از مرزا امیر ۱۲ ۔ نام موضع از اضلاع لکھنو ۱۲ ۔ تشبیہ از چھپن ۱۲ ۔ ہندی ۱۲)

له شیخ ناسخ مغفور ۔ قرابہ مئی گلرنگ ہے فلک ہمکو ؛ خم آفتاب کا کیون جام ہو ہو شک ہمکو ؛ [۲] ناسخ مرحوم نفاق اس سے نہان کیا ہو چھپے خبر کے خفی کیونکر ؛ محک ہوا اسکا سنگ آستانہ نیک اور بد کا ؛ [۳] مرزا رفیع السودا مرحوم زلفین یون بکھری ہوئین چہرہ پہ ناگین تھین دل پہ جسطرح ایک کھلونے پہ ہٹین دو بالک ؛ [۴] سودا خیمہ جاہ کا تیرے کو کرد راہ آسا نذکور رہا ؛ ہوسے استادہ جہان تیری جلو کی اسپک ؛

خواہ مرد ہو خواہ زن اور **لوبک**۔ کا اطلاق فقط مرد پر کیا جاتا ہے عورت کو نہین کہتے
مسالک۔ ممالک۔ معارک۔ مناسک۔ وغیرہ مذکر آتے ہین **متدارک**۔ شلاک۔
چاک[1]۔ مونث بولے جاتے ہین **ہنک**۔ تمسک۔ تہتک۔ تزک۔ چابک۔ تگ۔ لک۔
لک۔ مذکر آتے ہین۔ کابک۔ ہلہک۔ ہک۔ مونث بولے جاتے ہین۔ ڈرک۔ مذکر ہے
ترک[2] عربی مین کسی کام سے دست بردا شتہ ہونے کے معنی پر مذکر آتا ہے۔ اور اردو مین
یا ورق کے معنی پر یا کھپریل کے چوب کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے چنانچہ **اسیر مرحوم**
کہتے ہین سہ بہر تسکین دیکھتا ہون ہجر مین جب مین کتاب + ترک ایک ایک جزو کے
دو دو پہر سے ملتے نہین + **ملک**۔ سلک[3]۔ مونث ہین کلک۔ مختلف فیہ ہے بعضون کے
عندیہ مین مذکر ہے اور بعضون کے نزدیک مونث چنانچہ **ناسخ** مغفور مونث فرماتے ہین
سہ اک چیخ لگا وے گی اگر کلک نواسنج ؛ دہنس جائیگی بلبل تری منقار گلے مین لیکن
حق یہ ہے کہ بیشتر فصحا اسکی تذکیر ہی کے قائل ہین۔ اور مولف مستہام کی زبان پر بھی مذکر ہی
اشک۔ رشک۔ مذکر بولے جاتے ہین **مشک**۔ مونث ہے۔ ترک۔ کیک[4]۔
مشک۔ نلک۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ **ہتک**۔ مونث ہے علی ان الدیک۔ جھیک۔
پیک۔ ٹھیک۔ لیک۔ اور تحریک۔ تشکیک۔ تملیک۔ وغیرہ مونث آتے ہین **دیلیک**
چالیک۔ مذکر بولے جاتے ہین **ٹہک**۔ مونث ہے۔ تھوک۔ مذکر ہے۔ بھول چوک۔
کوک۔ ہوک مونث ہین۔ اور **چوک**۔ چیز ترش مزہ کے معنی پر مذکر ہے اور خطا کرنیکے
معنی پر مونث ہے۔ **لوک**۔ روک ٹوک۔ ڈوک جھوک۔ مونث آتے ہین **چھک**۔
مذکر ہے۔ **جونک**۔ جھونک۔ مونث بولے جاتے ہین لیکن **بحر مرحوم** نے خلاف لئے

---

[1] خواجہ **آتش مرحوم** ع چک کر مین آئے گی بل آئے گا شمشیر مین + [2] **ناسخ** بادا یام کرہان
ترک شکیبائی تھا + ہر گلی شہر کی اک ترک جا رسوائی کا [3] **شیخ ناسخ** طلسم خندہ دندان نمائی یار تو دیکھو
ہوئی ہے حقہ یاقوت سے سلک گہر پیدا + [4] **صبا مرحوم** وہ یکایک باغ مین پہونچے جو اٹھلاتے
ہوئے + کیک بھاگے سامنے سے ٹھوکرین کھاتے ہوئے +

جمہور جھونک کو مذکر کہا ہے ۵؎ بڑھتی جاتی ہے نزاکت یار کے بازون کے ساتھ ٭ جھونک
زلفون کا بھی اب بارکمر ہونے لگا ٭ ٹانک - چھٹانک - ڈانک[۱] - مذکر ہین - آنک -
بانک - پھانک - ہانپ - تانک - جھانک - مونث ہین - ڈنک - کلنک - مذکر ہین -
پیک - لیک - مذکر ہین چھینک - سینک - مونث ہین سینک - مونث ہے

فصل سی ام بیان مین اُن اسمائی تذکیر و تانیث کے جن کے آخر مین کاف فارسی ہو

سگ - تگ[۲] - لگ - ڈگ - جگ - مذکر ہین رگ - مونث ہے - جُگ - ڈگ - مذکر ہین
بھاگ[۳] - بھاگ[۴] - جھاگ - راگ - ساگ - کاگ - ناگ - کھڑاگ - بھاگ - سہاگ - مذکر
آتے ہین آگ - باگ - جاگ - لاگ - گبھاگ - بھاگا بھاگ - مونث بولے جاتے ہین
وانگ - رانگ - سوانگ - مذکر بولے جاتے ہین ٹانگ - جانگ - سانگ - مانگ
بھونی بھانگ - مونث آتے ہین - تنگ - چنگ - رنگ - زنگ - ننگ[۵] - سنگ - ارنگ
پاسنگ - فرسنگ - اورنگ - شہرنگ - سیرنگ - نیرنگ - خدنگ - بادرنگ - خدنگ
نہنگ - فرنگ - شیرنگ - کلنگ - پلنگ - تفنگ - چورنگ[۶] - انگ - ڈھنگ - مذکر آتے
ہین - بنگ - جنگ - گنگ - چنگ - پالہنگ - شباہنگ - شتالنگ - سرچنگ -
فرہنگ - ورنگ - لفنگ - الفنگ - شلنگ - پارسنگ - ترنگ - بھنگ - امنگ
جنگ - للنگ - پھنک - سیرنگ - سانگ - نگشت - جلترنگ - سرجنگ - مردنگ - مونث
بولے جاتے ہین - اور آہنگ - قصد کے معنی پر مذکر آتا ہے اور آوازکے معنی پر مونث

۱؎ خواجہ آتش ع نگین کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا برق مرحوم ع لپیٹ ہو گیا مخمل قدا س شک پہ کیا
دل تنگ ہی تصور سے عقیق شجری کا ٭ ۲؎ میر تقی مرحوم آنکھ ہر ایک کی ڈورہی ہے کفک پہ تیری ٭ پاؤن سے لگ کے تری مہندی کو
کچھ بھاگ لگے ٭ ۳؎ شیخ ناسخ ع رہ گیا خوشرنگ الٹا بھاگ ہے ۵؎ خواجہ آتش - عار سے عار ہے مجنون کو
ننگ سے ننگ ہاکرتا ہے ٭ ۶؎ خواجہ آتش - کیجئے چورنگ عاشق کو نگاہ ناز کا دیکھ لینا شہر ٹھہ شمشیر خانہ ساز کا ٭ ۷؎
جرأت در پہ مشن آہنگ میرے کو تم آسکتے نہین ٭ تو کسی کو گھر سے مین بیٹھے پکارے جائیے۔

اور سرنگ - جو رنگ اسپ کے معنی پر ہے گھوڑا - گھوڑی دونون پر اسکا اطلاق کیا جاتا ہے **تنگ** - جنگ - لنگ - مذکر ہین - مانگ مونث ہے **جوگ** - روگ - سوگ - بجوگ - بروگ - بھوگ - لوگ - سنجوگ مذکر آتے ہین **برگ**[1] - بیرنگ - ساز و برگ - مذکر بولے جاتے ہین **مرگ** - مونث ہے - **گرگ** مذکر ہے **بزرگ** - جبتک مفرد ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث آئے گا اور حالت جمع مین فقط مذکر بولا جائیگا - **ہرگ** - مذکر یعنی - اہونیگ - بینگ مذکر ہین - دیگ[2] - ریگ - مونث ہین - **سینگ** - مذکر ہے - ڈینگ - ہینگ - مونث ہین **پینگ** - مذکر ہے - رینگ - مونث ہے **ہرلونگ** - مذکر ہے **ٹھونگ** مونث ہے - لونگ - مونث ہے -

فصل سی و یکم بیان مین ان اسما کی تذکیر و تانیث کی جنکے آخر مین لام ہے

بال - جال - حال - خال - سال - مال - نال - تال - جلال - حلال - کلال - ملال - زلال - ہلال - جمال - کمال - شمال - دوال - زوال - سوال - مقال - منال - خیال - عیال - رال - قتال - خصال - فصال - وصال - جبال - شغال - غزال - نزال - نعال - زکال - سفال - نہال - وبال - کدال - مجال - شوال - چنگال - بنگال - تنجال - رومال - دنبال - رمال - اسہال - منوال - مثقال - میکال - نکیال - گودال - اشکال - افضال - ابدال - اجلال - اقبال - ابطال - اہمال - اکمال - اجمال - ادخال - انزال - ایصال - اختلال - ارتحال - انتقال - انحلال - انفعال - اشتعال - استقلال - اتصال - احتمال - امثال - اعتدال - اندمال - انفصال - ابتذال - اشتمال - بہنگال - استعمال - استعجال - استقبال - استکمال -

سلہ خواجہ آتش ع ہر برگ ہاتھ ملتا ہے گلزار کے لیے برق مرحوم برگ گل بلاسے سے قسب برگ سوسن ہو گئے رنگ مسی کیطرح ہونٹون سے کیسر اڑگیا + سلہ برق مغفور جاری ہی ہر لب پہ نام علی دل مین جوش ہی ؛ دیگ شراب الفت حیدر ابل گئی

استقلال - استدلال - استیصال - اضمحلال - بال - تھال - کال کال لال - اوگال - گلال - اُبال - سُنھال - پیال - جنجال - بھونچال - گھڑیال - کرنال - بھوپال - نیپال - اور آمال - اعمال - احوال - اقوال - اموال - افعال - ابدال - اطفال - افعال - امثال - ارذال - اثقال - اشکال - اغلال - اطلال - وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین شال قال مورچال - ایال - قیل و قال - جدال - مجال - طیال - مثال - غربال - خلخال - تمثال - قیفال - سپتال - ارسال - سیال - شکال - ہال - شیرمال - ریگ مال - گوشمال - دال - پال - جیال - بھال - تھال - کھال - ڈھال - پھال - نال - بول چال - چال ڈھال - دیکھ بھال - دہال - ہڑتال - سکھپال - ٹکسال - سسرال - کچنال - ننھیال - گھڑنال - ٹہنال - کڑیال - کھرچال - پنسال - کھنڈسال - بھدال - ڈال - مال - اسپتال - یہ سب مونث آتے ہین اور آل - جو ہندی مین مرادف اولاد ہے مونث آتا ہے اور فارسی مین جو رنگ سرخ کے معنی پر ہے مولف کے عندیہ مین مذکر ہے - اور خلال بمعنی خلال دندان مختلف فیہ ہے لیکن مونث بیشتر فصحا کی زبان پر ہے اور مذکر کمتر اور مولف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے اور بعضے گنجفہ مونث ہے اور **تال** - جو تالاب کے معنی پر ہے بالاتفاق مذکر ہے اور موزدن علم موسیقی کے معنی پر مشترک ہے تذکیر و تانیث مین لیکن مونث بیشتر گوش زد ہے اور مذکر کمتر اور مولف کی زبان پر بھی مؤنث ہے اور **تال** جو تات کے معنی پر ہے وہ مختلف فیہ ہی **شیخ ناسخ** نے مذکر و مونث دونون طرح فرمایا ہے ؎ تال کرتا ہی کبھی اور لاش گرتی ہے کبھی ٭ جو زچہ خانہ ہے وہ اک رودرا تم خانہ ہے **ولہ** ؎ زیست بھر مجھکو رہا خونریز محبوبون سے کام ٭ رو رو مولد نال کٹوائی تھی کیا جلاد سے ٭ اور **بحر** مرحوم نے مذکر کہا ہی ؎

۱؎ ناسخ مغفور کیا کم تھین کچھ تر ہ کی صفین میرے قتل کو ٭ قائم جو فوج خط نے ستم مورچال کی ۲؎ رشک مرحوم زبان ملحد بجائی قیل و قال رکھتی ہے ٭ ۳؎ بحر مرحوم ایذا اٹھائی کرکے محبت کے حوصلے ٭ عشاق کو طمانچوں مل ٹہنیں ۴؎ مرزا برق مرحوم اٹھاکے آئینہ دکھلا دیا اسے مین نے ٭ نہ سوجھی عارض گلگون کی جب مثال مجھے ۵؎ برق وہ دیوانہ ہون ہڑتال ہی سیجیئے جی ٭ مرگیا مین تو مرے شہر کا بازار کھلا ۶؎ رشک مرحوم تم دور کے ہو تم جن بلبلوں کی تلیاں باقی ہے حسرت کی مثال

نال پچھم مین گڑی جنکی وہ پورب مین گڑی + کس بلد مین گھر ہے کس شہر مین مقبرہ ہے +
لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ فصحاے حال تو سب مذکر بولتے ہین اور مولف بھی اسکی تذکیر ہی کا
قائل ہے اور دال - ذال - جو حروف تہجی مین سے ہین وہ بھی مختلف فیہ ہین لیکن
مولف کی عندیہ مین دونون مونث ہین اور چھنال - کا اطلاق محض عورت ہی پر
کیا جاتا ہے - **ازل** - اہل - بدل - خلل - اقل - ململ - جمل - حمل - جبل -
دغل - محل - زحل - عمل - غسل - کفل - سبل - سبل - شغل - تل - حل - خل - اول - دنبل
مقتل - ہنقل - صندل - جنگل - دنگل - مفصل - تحل - شتل - حنظل - صیقل - محصل - سنبل
موکل - پل - بہل - پھل - تھل - جل - دل - ڈل - نل - پل - ہل - کٹھل - گڑھل - کہل
کنول - پھل - رفل - کمل - کھٹل - تل - مقتل - بھوڈل - کاجل - بادل - آنچل - کوتل
پیتل - پیپل - موسل - سیہل - بکل - کنڈل - پنسل - ہریل - چاول - کنڈل - اونچل - چٹل
منگل - کوکل - پنڈل - مورچھل - ناریل - ولپا دل - مذکر بولے جاتے ہین **اجل** - بغل
جھل - غزل - رسل - محل - کیسل - فصل - لیت ولعل - مشعل - جدول - مندل - ہیکل - منجل
خیدل - مرجل - مستقل - مقول - ستقر - جل - مستقبل - پل - بہل - پیپل - جھل - چہل - رتل -
جھل - کل - دلدل - ململ - جھل - پل - کلکل - ہل چل - بل - چھاگل - بھو بھل - کونپل -
کوپل - بوتل - اکل - مکل - رساول - جڑاول - بلاول - آنول - کوہل - پھیر بدل - پنسل
پارسل - مونث آتے ہین اور **چہچل** - شتقل - طرحل - ان تینون اسمون کا بھی اطلاق فقط
عورت ہی پر کیا جاتا ہے اور محل مختلف فیہ ہے مذکر و مونث دونون طرح زبان زد فصحا

[۱] بحر مرحوم خالی گئی چہار کی بندوق صیدیر + شیر و نیچہ نیستان سے ہزار دل کر قتل چلے آتش اپنی فکر گاہ جہاں نہین ہے آرزو +
ہم سامنے ہون اور تمہارا رقیب چلے + [۲] ناسخ مرحوم ایسے مرے شرو کے ہین بادل بھرے ہوے + پل بار سے نہین پھٹنے ہین
جل تھل بھرے ہوے + [۳] بحر مرحوم تیری فرقت سے اجاڑا چمن اے فصل بہار + طوطی آئی نہ بسیرا کو نہ ہریل آئی [۴] ناسخ
مرحوم جو کہ ادنی ہین تو شاہ سے وہ اعلی ہو سکتے ہین + مورچھل قیصر پہ پڑتا ہے دم طاؤس کا + [۵] برق مرحوم آجکل
لیت و لعل حشر کریگی بر پا + پردہ کھل جائیگا فردا ہیں فردا ان کا +

چنانچہ **رشک** مغفور نے مذکر کہا ہے ؎ تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگے کو چ کے ؛ سوئے ہم تم کبھے کا مخمل دو خوابا ہو گیا - لیکن حق یہ ہے کہ مذکر کم تر بولا جاتا ہے اور مونث بیشتر

تامل - توکل - تعطل - توغل - تنزل - توسل - تجمل تحمل - تمول - تزلزل - تسلسل تجاہل تساہل - تغافل - تقابل - تداخل - تطاول - تناسل - وغیرہ اور کل - پل[1] - غل - گل[2] - سنبل[3] - غلغل شور[12] - چنگل - دلدل - قرگل - دہل - رسل - سبل - ارجل - کاہل - زایل - فل[4] جل - مذکر بولے جاتے ہیں **جل** - پل - قلقل[5] - قرنفل - کاکل[6] - عنصل - صلصل جل - جہل جھلجھل - بھل - بل مونث آتے ہیں اور بلبل تذکیر و تانیث میں مشترک ہے بجز **رشک** مغفور کے کہ وہ مونث فرماتے ہیں باقی جملہ شعرانے مذکر و مونث دونوں طرح فرمایا ہے **رشک** نشہ ہے وصف چشم میں یا خواب مرگ ہے ؛ بلبل نے جب سنے میرے اشعار گر پڑے - **شیخ ناسخ** سیر ہر کنج چمن کرتے ہو تم غیر کے ساتھ ؛ بلبل دل مجھے ایجان خبر دیتا ہے **ولہ** ؎ اپنی آغاز محبت کا خیال آتا ہے ؛ دیکھتا ہوں کوئی بلبل جو گرفتار نئی **خواجہ آتش** بلبل گلوں سے دیکھ کے تجھکو بگڑ گیا ؛ قمری کا طوق سرو کی گردن میں پڑ گیا + **ولہ** ؎ چمن میں جا کے میں دلخستہ بھورے سے کراہا تھا ؛ کہا کی گل سے بلبل حبلہ ور دگلو برسون ؛

برق مرحوم ع - بلبل روح رواں بے آشیاں ہو جائیگا ؛ **ولہ** ؎ سرو پر قمری فدا صدقے گل پہ بلبلیں ؛ جسکو دیکھا ایک سے ہے ایک بہتر باغ میں ؛ لیکن مولف مستہام بلبل کے تانیث ہی کا قائل ہے اور ایک دلیل قیاسی بھی اسکی تانیث پر رکھتا ہے کہ اس قبیل کے اکثر جانور مانند - مینا - کوکلا - شاما - فاختہ - قمری - طوطی - بئی - کے مؤنث بولے جاتے ہیں پس بلبل کا بھی استعمال تانیثاً اچھا معلوم ہوتا ہے تنبیہ بعضے سخنور استناد

---

[1] ناسخ مرحوم نہیں تلوار آپکی خمدار ؛ قلزم عشق کا یہی پل ہے + [2] برق مغفور بزم افروز جو آسکا رخ زیبا ہوتا + ہر گل شمع چراغ پہ بیٹھا ہوتا ؛ [3] برق مرحوم ع سنبل تر آتش گل کا دھواں ہو جائیگا [4] ناسخ مغفور رہل کے ایام میں وہ شور تلقل ہو گیا + ابرساق کی جدائی میں مرا آل ہو گیا [5] ناسخ ؛ بھرے ہیں جام مے لبریز شلیم ساغر گل ہے ؛ ادہر ہے نغمہ بلبل ادہر شیشہ کی قلقل ہے [6] ناسخ مغفور نہ میرے پاؤں ہوں زنجیر کے کبھی شاکی ؛ جو اسکے کاکل پیچاں کی ہاتھ میں لٹ ہو

تذکیر بلبل۔ کے اس شعر سے **شیخ ناسخ** مرحوم کے کرتے ہین سے بلبل ہون بوستان جناب امیر کا ؛ روح القدس ہے نام مرے ہمصفیر کا ؛ حال آنکہ اتنا نہین سمجھتے کہ یہان سے تذکیر بلبل کی مستفاد ہوتی ہے یا قائل شعر کے اور بالفرض و التسلیم اگر شعر مذکور سے تذکیر بلبل ہی کے مستفاد ہوتی ہو تو اس مصرع **برق** مرحوم سے ع قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا ؛ استفادہ تذکیر قمری کا بھی ہو سکتا ہے حالانکہ قمری کو کسی نے آج تک مذکر نہین کہا ہے۔ فتائل۔ دل۔ ظل۔ بابل۔ حاصل۔ ساحل۔ قاتل۔ باطل۔ بسمل۔ ہلاہل۔ جوز بائل۔ مقابل۔ تل۔ بل۔ اور انامل۔ عوامل۔ محامل۔ اماثل۔ افاضل۔ منازل۔ مراحل۔ مراسل۔ مداخل۔ اراذل۔ محاصل۔ خصائل۔ جلاجل۔ عنادل۔ اسافل۔ محافل۔ نوافل۔ سبائل۔ قبائل۔ شمائل۔ جداول۔ ہیاکل۔ سواحل۔ شواغل۔ نوازل۔ حواصل۔ فواصل۔ مشاعل۔ مشاغل۔ نوابل۔ دلائل۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین گل کہگل۔ آب و گل۔ سل۔ سجل۔ منزل۔ فلفل۔ محفل۔ مشاکل۔ حمائل۔ اوائل۔ سلاسل۔ مائل۔ داتا کل کل۔ مونث آتے ہین اور محمل مختلف فیہ ہے۔ **ناسخ** مغفور اور **بحر** مرحوم مذکر فرماتے ہین۔ **ناسخ**۔ کس طرح نالون سے ہو مثل جرس دل خالی ؛ اپنے لیلے کا نظر آئے جو محمل خالی ؛ **ولہ** یہ درای دل نالان سے صدا آتی تھی ؛ ناقہ روح کو ہے جسم کا محمل بھاری + **بحر** مرحوم سے ہوا پہ ہے بگولے کی طرح محمل نہ ٹھہریگا ؛ اور حضرت **شیفتہ** مرحوم مونث کہتے ہین سے کوچ دینا سے کیا کیون فکر ہے تابوت کی ؛ مجھ کیسو تھا مجھے لیلیٰ کی محمل چاہیئے۔ لیکن مولف ہیچمدان کے عندیہ مین حق یہ ہے کہ قیاس یہ منزل اور محفل کے

سلہ ناسخ مرحوم ع ہوسکے کوہ گران کا نہ کبھی حمل بھاری ؛ سلہ نہ بھلا بحر محبت کا اجارہ ہمکو ؛ مدتون تنکے چننے بحر یہ حاصل ٹھہرا ؛ سلہ مرزا واجاہ مرحوم اسد اسد یہ دم بھر کے مسافر سے حجاب ؛ پٹی نہ ہوالی جب آنکھون پہ تو قاتل آیا ؛ سلہ شیخ ناسخ ع آشیان کر گئے لاکھون ہی عنادل خالی ؛ سلہ برق مغفور پیالون لہو تھوکتا ہے تب بحر مین شیشہ کی سل ہوئی ؛ سلہ ناسخ مرحوم قید غفلت مین بھلا قطع ہو گیا وا طلب ؛ پاؤن مین خواب گران کی سلاسل بھاری ؛ مرزا واجاہ مرحوم ایسا جو لقاہت سے سگے گا بدن اُن کا ؛ جو پاؤن مین مجنون کے سلاسل نہ رہے گی ؛

اگر محل کو بھی مونث بولے تو کانون کو برا نہین معلوم ہوتا ہے بلکہ خوش آتا ہے تامل **طول**۔ حصول۔ وصول۔ حمول۔ خمول۔ شمول۔ دخول۔ حلول۔ ذبول۔ نزول۔ مجہول۔ محصول۔ معمول۔ مدلول۔ کشکول۔ غول۔ پھول۔ ٹول۔ مول۔ رسول۔ مستول۔ ہتھیپھول کرن پھول۔ چنڈول۔ فرزول۔ اور اصول۔ فصول۔ فضول۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہین۔ معقول۔ جھول[1]۔ دھول۔ بھول۔ چول۔ بھول۔ ٹال۔ ٹول۔ مونث بولے جاتے ہین **ٹمبول** استنبول۔ کچکول۔ راغتول۔ ڈول۔ مول۔ کول۔ جھول۔ غول۔ اول دھول۔ بول۔ چنڈول۔ ہنڈول مذکر آتے ہین۔ **تول**۔ پنڈول۔ مونث بولے جاتے ہین۔ **بول**۔ قول۔ ہول۔ لاحول۔ ڈول۔ پستول[2]۔ دل مذکر آتے ہین **ڈھول**۔ مونث ہے۔ **نیل**۔ تیل۔ قبیل۔ قتیل۔ دخیل۔ سہیل۔ اکلیل۔ سجیل اسرافیل۔ عزازیل۔ میکائیل۔ جبرئیل۔ عزرائیل۔ اور قنادیل۔ دامیل وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **دلیل**[3]۔ طویل۔ فصیل۔ سبیل[4]۔ ہزیل۔ قندیل۔ مندیل۔ سلسبیل قال وقیل۔ ہیل۔ ابابیل۔ سیل۔ چیل۔ جھیل۔ ڈھیل۔ کھیل۔ کیل۔ زنبیل۔ زیل ایل۔ مونث آتے ہین اور میل[5]۔ اپنے ہر معنی پہ مذکر بولا جاتا ہے خواہ میل ساہ ہو خواہ میل سرمہ کشی لیکن بعضی سخنور میل سرمہ کشی کو سلائی پہ جو اسکا ترجمہ ہندی مین ہے قیاس کرکے مونث تصور کرتے ہین حالانکہ مولف نے اساتذہ معتبر کے کلام مین سوائے مذکر کے کہین مونث نہین دیکھا چنانچہ **شیخ ناسخ** فرماتے ہین ؎ آنکھین روشن راہ جانے مین ہین میل جو ہے سرمہ کا وہ میل ہے ٭ **تیل**۔ میل[6]۔ پھلیل۔ کھیل۔ مذکر آتے ہین **دلیل**

[1] ناسخ دل کو خوش آتی ہین صحرا کی ببولین پر خار ٭ ایسی سرکش اندام سے کچھ کام نہین بچھڑ دن بہت گذرے نہین کچھ جنگل کی ہوا آنکھ کا شب کو ببولین زرد ایک ستے ڈھاک سرخ ٭ [2] ہلال مرحوم شاگرد رشک مغفور ؎ کب انکے محو ابرو گیسو نکل گئی ٭ تلوارین چل گئی کبھی پستول چل گئی ٭ [3] برق مرحوم ہوا کا بھی اسجا گذار نہین ٭ دلیل خلا آج باطل ہوئی [4] شیخ ناسخ ؎ رکھی اتھی قضا نے آپ آہن کی سبیل ٭ [5] ناسخ مرحوم۔ دیکھکر ابرو ن کو ابدل کو چ اپنا یاد کر ٭ سب یہ گویا سبیل ہین راہ فنا کے سامنے [6] ناسخ مرحوم ہمیشہ جنس کو رہتا ہے میل جانب جنس ٭ خیال ہے مرے دل کو مدام شیشے کا ٭

کلیل۔ تعلیل۔ تکیل۔ دلیل۔ ریل بیل۔ ریل پیل۔ داغ بیل۔ مونث بولے جاتے ہین اور
بیل۔ فقط اک تمر معروف کے معنی پر تو مذکر ہے باقی اپنے جملہ معانی پر مونث ہے خیل کیل
میل۔ نیل سہیل۔ پیل۔ فیل۔ مذکر آتے ہین فیل۔ نزیل۔ چڑیل۔ کھپریل۔ مونث بولے جاتے
ہین اور سیل مختلف فیہ ہے شیخ ناسخ مذکر فرماتے ہین۔ ع۔ سیل غم ہو کیون نہ ہادم خانہ
خمار کا ؛ اور حضرت رشک نے مذکر و مونث دونون طرح فرمایا ہے ؎ کوہ جودی سے ہوا اونچا
جو میرا سیل اشک ؛ بولی روح نوح اب طوفان پورا ہوگیا ولہ ع مردم دیدہ کو سیل آب بارانی
ہوئی ؛ اور حضرت سحر فقط مونث کہتے ہین ع اشک امڈی ہوئی ہین سیل فنا آئی ہے ؛
لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ سیل کے تانیث کے بیشتر فصحا قائل ہین اور تذکیر کے کمتر چنانچہ مولف
کی زبان پر بھی مونث ہے اور میل جو ہندی ہین چرک کے معنی پر ہے وہ بھی دونون طرح مولف
کے گوش زد ہے الّا بقید نظم مذکر ہی پایا جاتا ہے شیخ ناسخ مغفور ؎ بنی اُس کے میل کی بتّی اگر
کی بن گئی ؛ ریزہ ریزہ میل صندل کا برادہ ہوگیا ؛ مرزا برق مرحوم ؎ میل تن پہ لال
صندل کا برادہ ہوگیا ؛ پس تحقیق یہ ہے کہ جو بقید نظم فصحا کے کلام مین پایا جاتا ہے معتبر تر ہے
اور مولف کی زبان پر بھی میل مذکر ہے اور ٹھیل کا اطلاق محض زن پیرزال پر
کیا جاتا ہے اور وبیل پھٹیل۔ مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث آتے ہین
قبل۔ طبل۔ اصطبل۔ مذکر ہین۔ دخل تشخل۔ مذکر ہین۔ جعل۔ لعل۔ نعل۔ مذکر ہین
بقل۔ شغل مذکر ہین۔ وصل۔ مذکر ہے۔ اصل۔ مونث ہے اور فصل جو لفرقہ
وجدائی کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور جو فصل۔ کتاب یا موسم کے معنے پر ہے مونث
بولا جاتا ہے عقل۔ نقل۔ مونث ہین۔ حمل مذکر ہے۔ نخل۔ مونث ہے۔ رمل۔ علم
معروف کے معنی پر مذکر آتا ہے اور ریگ کے معنی پر مونث ہے۔ غزل۔ مذکر ہے۔ ہزل
مونث ہے۔ اکل مذکر ہے شکل مونث ہے بخل۔ بذل۔ ثقل۔ اقل۔ غسل کحل
قفل۔ فعل۔ فضل۔ عدل۔ قتل یہ جملہ الفاظ مذکر بولے جاتے ہین جہل۔ رحل نسل

مونث آتے ہین اور مثل[۹] جو مانند کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور بمعنی مثل۔ مقدمات کے مونث بولا جاتا ہے۔

فصل سی و دوم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان ہین جنکے آخر مین میم ہے

بام۔ جام۔ دام۔ کام۔ گام۔ لام۔ نام۔ وام۔ حمام۔ حرام۔ مرام۔ دوام۔ عوام۔ ہوام۔ قوام۔ طعام۔ سلام۔ کلام۔ مسام۔ مشام۔ مقام۔ پیام۔ تیام۔ زکام۔ جذام۔ زخام۔ غمام۔ اکام۔ خرام۔ قیام۔ نظام۔ انجام۔ بادام۔ حجام۔ سرسام۔ برسام۔ آرام۔ حمام۔ تمام۔ ہنگام۔ بہرام۔ پیغام۔ ضرغام۔ انعام۔ ادغام۔ ابہام۔ اتمام۔ اقدام۔ اسلام۔ اکرام۔ الزام۔ الہام۔ انعام۔ ابرام۔ غلام۔ اعلام۔ افہام۔ احرام۔ استمام۔ اژدحام۔ التزام۔ انہدام۔ احترام۔ احتشام۔ احتلام۔ ارتسام۔ انسجام۔ اختتام۔ انقسام۔ اتمام۔ انضمام۔ انصرام۔ انتقام۔ انتظام۔ استلام۔ استفہام۔ استقدام۔ آیم۔ کہرام۔ نیلام۔ ترانذام۔ ٹام۔ پھولام۔ رام۔ بام۔ گدام۔ بلگرام۔ اور سہام۔ مہام۔ عظام۔ حکام۔ عظام۔ خدام۔ اقدام۔ اقسام۔ اقلام۔ اصنام۔ اعلام۔ اجرام۔ احسام۔ احکام۔ اقوام۔ ایام۔ آجام۔ آلام۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر بولے جاتے ہین حسام۔ رمام۔ لگام۔ صمصام۔ قمقام و شنام[۲]۔ دصوم دھام مونث آتے ہین اور شام جو ملک معروف کے معنی پر ہے مذکر ہے اور جو صبح کے مقابلے مین ہے یا ہندی مین اس چیز کے معنے پر جو چھری پر نصب ہوتی ہے مونث ہے اور مدام جو اسم شراب ہے اُسکی تذکیر و تانیث کا حال معلوم نہین۔ لیکن اگر شراب کے قیاس پر کوئی مونث بولے تو مؤلف کے عندیہ مین جائز ہو سکتا ہے اور دلارام۔ گل اندام

---

[۱] ناسخ مرحوم شجاعت مین کرم مین عدل مین سیرت مین صورت مین + امام آخری ہے مثل اپنے جد امجد کا

[۲] ناسخ در مثنوی کسی نے جو حیدر کو دشنام دی : تو گو یا پیمبر کو دشنام دی : [۳] بحر مرحوم مصرعہ۔ سونٹے پہ آبنوس کے چاندی کی شام ہے +

گلفام - وغیرہ معشوق کے القاب پر مذکر آتے ہین **اسم** - جسم - طلسم - مذکر ہین **قسم** مونث ہے - **جزم** - عزم - مذکر ہین - **بزم** - رزم - مونث ہین **چشم** - سیر دو گرم - مذکر ہین **تخم** مونث ہے **حجم** - رحم - تخم - مذکر ہین - **عظم** - نظم - مونث ہین **شحم** - مذکر ہے **شحم** مونث ہے سہم - وہم - فہم - مذکر ہین **گھاگم** مونث ہین **ختم** مذکر ہے **شتم** - مونث ہے - خشم بشم - مذکر ہین - خشم - لشم - مونث ہین - حلم - علم - مذکر ہین - **چشم** - خم - دم - لم - سم - صم نم - قم - کم - ہم - ستم - الم - ظلم - ارم - درم - حرم - کرم - ورم - **ستم** - صنم - عجم - عدم قدم - قلم - کشکم - غنم - ادہم - ارقم - مرہم - طارم - زمزم - مقدم - مقسم - ملتم - شلغم - ماتم - پرچم عالم - ضیغم - جہنم - محرم - نیلم - آدم - بہرم - ویہرم - قلزم - پدم - اودھم - بلم - بجیم - ریشم - بہم سم - اور حشم - خدم - نعم - نقم - شم - امم - ہمم - وغیرہ تمامی جمع کے صیغے بھی مذکر بولیجاتے ہین - لم - ذم - نم - تمسم - خاتم - شبنم - سلم - سیر غم - محرم - جہنم - جو کھم - چچم - مدہم - سرگم چچم - کھم - دسم - تہم - حرم - مونث آتے ہین - اور رقم جو لکھنے کے معنی پر ہے مذکر کے ساتھ مذکر اور مونث کے ساتھ مونث آتا ہے چنانچہ حال کو رقم کیا اور کیفیت کو رقم کی بولتے ہین اور رقم ہندسے کے معنی پر یا کسی جنس پر جو اسکا اطلاق کیا جاتا ہے مونث بولا جاتا ہے **لمولفہ** دل سی شے لی ہے ایک بوسہ تو دو ؛ کوئی ایسی بڑی رقم بھی نہین

تنبیہ ہندسے کے معنے پر رقم کو جناب مرزا والا جاہ مرحوم نے مذکر فرمایا ہے ؎
ہمارے رزق کا ہے فرد قسمت مین رقم خالی ؛ ہمیشہ صفر کے مانند رہتا ہے شکم خالی ؛
حالانکہ رقم بمعنی مذکورہ بالاتفاق مونث بولا جاتا ہے پس مولف مستہام کہتا ہے کہ عجب نہین ہے کہ اصل مین بیان کی ہو اور کاتب نے کالکھدیا ہو اور قلم بھی مختلف فیہ ہے

سلہ رشک مرحوم ع طرز گل نرگس رم آہو نہین اچھا سلہ رند مرحوم ضرور حشر کے دن عاصیون کی ہوگی تلاش ؛ نہ دل سے گے ہم تو جہنم جلاے گا بھر کیا - سلہ خواجہ آتش گلشن دہر بھی ہے کوئی سراے ماتم ؛ شبنم اس باغ مین جب آئی تو گریان آئی سلہ خواجہ آتش مرحوم سلہ کسی کی محرم آب رواں وہ یاد آئی ؛ حباب کے جو برابر کبھی حباب آئے سلہ شیخ ناسخ وصف مژگان مین یہ تیز اپنا قلم چلتا ہے ؛ کہ کم ایسا کبھی سرعت سے کوئی تیر چلے

عربی مین جو خامہ کے معنی پر ہے مذکر آتا ہے اور فارسی مین بمعنی شاخ نرگس وغیرہ اور بمعنی
دہانے بالاے صدغلین اور ہندی مین بیناے شراب یا شاخ تراشیدہ بلور یا اک قسم کی
آتشبازی یا استخوان ساق گوسپند دگاؤ کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے **رشک** مغفور
ہیرے کی ہین ہتھیلیان تیری ؛ انگلیان ہین بلور کی قلمین **ولہ** ہی جام مے کہ پھول
کھلا ہی گلاب کا ؛ نرگس کی شاخ ہے کہ قلم ہے شراب کی ؛ اور **لیزم** بھی مختلف فیہ ہے
اکثر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور شیخ ناسخ مرحوم مذکر فرماتے ہین سے مجھے بلواتا ہی اب
لیزم جنون زنجیر کا ؛ اور کوہ عشق کے کہتا ہے تو نگدرا اٹھا ؛ لیکن حق یہ ہے کہ لیزم زیادہ
مونث ہی بولا جاتا ہے **موسم** ظالم۔ اور تراحم۔ دراہم۔ مراہم۔ بہائم۔ غنایم۔ لوازم
مکارم۔ وغیرہ مذکر آتے ہین۔ **جاجم** ۔ صارم۔ کم۔ تخلم۔ مونث بولے جاتے ہین **قسم**
قائم۔ قلزم۔ کژدم۔ گندم۔ انجم۔ آبریشم۔ سریشم۔ سیوم۔ چہلم۔ خم۔ سم۔ کسم۔ گلدم۔ اور تکلم
تبسم۔ تظلم۔ ترحم۔ توہم۔ تلاطم۔ تلازم۔ تراکم۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین۔ **دم**
قطم۔ کرکم۔ مونث آتے ہین **تنبیہ** ۔ قم۔ اور تظلم۔ کا استعمال کلام اساتذہ مین اس طور
پر کہین نہین پایا گیا کہ تحقیق اُن کے تذکیر و تانیث کی ہوتی پس مولف نے موافق اپنے
عندیہ اور اس کلیہ کے جو خاتمہ کتاب مین ضمن فوائد مین لکھا گیا ہے ان دونون کو مذکر قرار
دیا ہے آیندہ جو فصحا کی رائے **صوم** ۔ روم۔ نوم۔ یوم۔ مذکر ہین **قوم** مونث ہے
قیوم ۔ زقوم۔ بوم روم۔ ہجوم۔ اور نجوم۔ رسوم۔ علوم۔ رقوم۔ وغیرہ مذکر آتے ہین
خرطوم ۔ سموم۔ مرزبوم۔ دشوم۔ مونث بولے جاتے ہین۔ دوم۔ توم مذکر ہین **رحیم**
کریم۔ حلیم۔ حریم۔ ادیم۔ جحیم۔ دہیم۔ نیم۔ رقیم۔ اقالیم۔ گلیم۔ مذکر بولے جاتے ہین۔ **اقلیم**
شمیم۔ نسیم۔ گلیم۔ رحیم۔ نیم۔ افیم۔ اور تسلیم۔ تقدیم۔ تعظیم۔ ترمیم۔ تکریم۔ تقسیم۔

سلہ شیخ ناسخ ترکھتا اون گا عروج نشہ مین لو دیکھنا + ایک ٹھوکر مین کی تک ٹوٹ خم گردون ہوا **ولہ** پیشتر لنشا یاد سے مئی
ہون مین ؛ خم گردون بھی اسے رہتا ہے کہ بیہوش ہون مین + **سلہ** خواجہ **آتش** ۔ کہ یار ہو گئی غائب ؛
سنکے دہوم الہی نا توانی کی ؛

تعلیم - تقویم - تعمیم - وغیرہ مونث آتے ہین اور جیم - میم - جو حروف تہجی مین سے مختلف فیہ ہین
الا مولف کے نزدیک دونون مذکر ہین چنانچہ میم کو تو ناسخ مرحوم نے بھی مذکر فرمایا
ہے ؎ برائے قافیہ رکھا ہے مین نے میم احمد کا - زخم - خصم [مخالف] - رقم - رحم [بچہ دان] - عظم [بزرگی] - ہضم -
حلم - شحم - سقم - رغم - جرم - مذکر آتے ہین کرم - مونث ہے اور رسم مختلف فیہ ہے - بعضے مذکر
بولتے ہین بعضے مونث الا بقید نظم اساتذہ شعرائے متاخرین کے کلام مین مونث ہی پایا جاتا
ہے ناسخ مغفور - رسم کی موقوف اُس نے نامہ و پیغام کی برق مرحوم سے کشور عشق
کی رسمین عجب اُلٹی دیکھین ؎ سلطنت کرتے ہین سب دل کے چرانے والے ؎ خواجہ
آتش مر مٹے پر بھی مجھے رسم وفا آتی ہے سید محمد خان رند سے جو یوہین تم سے
بیوفا سب ہون ؎ رسم اُٹھ جائے آشنائی کی ؎ فہم مذکر ہے رشک[1] مرحوم ع - کرم
اپنا دلِ روشن ہے تصویر تصور کا ؎ نظم - نیم - مونث ہین -

فصل سی و سوم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین نون ہے

پان - خوان - بیان - دہان - زمان - زبان - نشان - جنان - دخان - گمان - کتان -
کران - قرآن - جہان - مکان - احسان - ایمان - ایقان - دوران - امکان - ایوان - دیوان
تامدان - آن بان - دندان - سندان - زندان - پالان - مرتبان - عمان - کیوان - کتمان -
بہتان - طوفان - طغیان - چوگان - کفران - پایان - شایان - جولان - درمان - ارمان -
عنوان - نسیان - شیطان - رحمان - میدان - کنعان - انسان - حیوان - نفران - طیران
حربان - غلمان - مرجان - غلیان - قلیان - الحان - فرمان - شکان - پیکان[2] - نقصان - بطلان
سیلان - میلان - ابان - تاوان - ہمیان - پیمان - اعلان - دامان - سامان - جانان

[1] رشک مغفور - اتنبو دربان مسیحا بھی حذر کرنے لگا ؎ [2] شیخ ناسخ مغفور کی ادھر دل سے نے کشش کھینچا اُدھر
مشتاق کے تیر ؎ لو نکلا آخر سے سینہ مین پیکان رہ گیا ؎

لغان۔ سبحان۔ یزدان۔ قرآن۔ فرقان۔ نومان۔ کاشان۔ نیسان۔ ازمان۔ عرفان۔ عصیان
ایران۔ توران۔ طہران۔ جرجان۔ اصفہان۔ یونان۔ نجران۔ گوایان۔ سوہان۔ یاران۔ ہمدان
کربان۔ آسمان۔ خانمان۔ دودمان۔ سائبان۔ بادبان۔ دیدبان۔ مرگان۔ پرنیان۔ ارمغان۔
عطردان۔ کاروان۔ قہرمان۔ خاوران۔ امتحان۔ تابدان۔ ارغوان۔ آشیان۔ آستان۔ فرقدان
شتخوان۔ اشنان۔ شایگان۔ اصفہان۔ بوستان۔ ناودان۔ ہفتخوان۔ گلستان۔ اندجان
شبستان۔ زمستان۔ سیستان۔ زنخدان۔ نیستان۔ قلمدان۔ نمکدان۔ چراغان۔ خراسان۔
اصفاہان۔ بیابان۔ خیابان۔ گریبان۔ بدخشان۔ مغیلان۔ دبستان۔ سرطان۔ خفقان۔
رمضان۔ ہذیان۔ یرقان۔ غلیان۔ جریان۔ سنبلستان۔ عشق پیچان۔ تابستان۔ ہندوستان۔ بازرگان
رویان۔ سمان۔ دھوان۔ کنوان۔ پچھان۔ پچوان۔ بانیان۔ انوان۔ سانوان۔ بھلاوان۔
اورآبدان۔ اعیان۔ اقران۔ اعوان۔ اجهان۔ الوان۔ اوزان۔ ارکان۔ ادیان۔
اذہان۔ اخوان۔ صبیان۔ وغیرہ تمام جمع کے صیغے بھی مذکر آتے ہیں آن۔ جان۔ ران
کان۔ نان۔ زبان۔ لسان۔ سنان۔ بنان۔ عنان۔ ایان۔ خزان۔ توان۔ فسان۔ کمان
برہان۔ دکان۔ مژگان۔ ریحان۔ فنجان۔ خفقان۔ پستان۔ خیزران۔ ریسمان۔ داستان۔
زعفران۔ کہکشان۔ طیلسان۔ چیستان۔ نردبان۔ لب گردان۔ اذان۔ مونث
ہوتے جاتے ہیں اور افشان۔ فغان۔ بالاتفاق مونث ہیں لیکن خواجہ آتش مرحوم
نے خلاف رائے جمہور دونوں کو مذکر فرمایا ہے۔ حسن و جمال کو بھی طمع سیم و زر کی ہے؛
افشان ہوا ہے یار کے رخسار کے پسند؛ ولہ پھر گئی آنکھوں میں وہ مژگان برگشتہ تو پھر+

ذکر ارہ تھا جو ہمنے نالہ و افغان کیا ؛ اور **کتان** - بھی جو اک تخم کے معنی پر ہے مونث ہے اور قماش معروف کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے چنانچہ **خواجہ آتش** مذکر فرماتے ہین ۔ انصاف بین سے نے عالم اسباب مین کیا ؛ بنوائی چاندنی جو میسر کتان ہوا ؛ اور رتان بھی عربی مین جو مرادف شوکت ہے استعمال مین مونث ہے اور فارسی مین زنبور - و مگس کے چھتے کے معنی پر مولف کے عندیہ مین مذکر ہے اور میان - بھی بنام شمشیر یا کسی شے کے وسط کے معنی پر مذکر ہے اور - کمر کے معنی پر مولف کے نزدیک مونث ہے اور **گلستان** - بوستان بھی باغ کے معنی پر مذکر ہین اور کتاب - معروف کے معنی پر مونث ہین - **بان** - بان - چھپان لسان - کان - دان - تھان - پکوان - دالان - چالان - ملتان - اوسان - گھمسان - نہان پران - مسان - مچان - بکھان - مرتبان - تامجان - پاندان - خاصدان - پیکدان - پرستان مدن بان - دہان - گھان مذکر آتے ہین - **تان** - کہان - سان - گھان - چستان - اٹھان - آن - بان - چوان بنات - بچان - کپڑچھان - مونث بولے جاتے ہین - **تن** فن - فلن - لن - من - تگرن - لبن - ذقن - کفن - دہن - سخن - چمن - زمن - یمن - سمن - دمن ثمن - دکن - وطن - ختن - عدن - بدن - پرن - جوشن - گلشن - توسن - دامن - یامن آہن - ارغن - قسطنطن - لادن - ہاون - سوہن - ثمن - مسکن - مخزن - مدفن - روزن - گلخن - روشن - خرمن - ارمن - ارژن - برزن - ایمن - شیون - قدغن - مدین - لندن بنجن - پیرہن - گلبدن - کرگدن - یاسمن - نارون - مادمن - اہرمن - آبرن - نشیمن - فلاخن - مطبخن - دست برنجن - پابرنجن - آسن - باسن - سنگاسن - آنگن - ساون - بٹھن - بیمن چندن - بندھن - انجن - منجن - سجن - کندن - لنکن - آلکن - مشکن - اُبٹن - کنگن - جوبن

۱؎ برق مرحوم منھ سے یہ بات نکلی دہی کی تمام عمر + قائل ہوں برق آپکی اس آن بان کا ۲؎ خواجہ آتش آخر کار یہ خاک ہے مدفن سب کا ؛ اہل دولت کو بلند آج مکان کرنے دو ؛ ۳؎ برق مغفور یہ تیر کا نوک ہے تیر نظر عاشق بین ؛ اُسنے جو بند کیا روزن دیوار کھلا ؛ ۴؎ رشک مرحوم داغون سے اصلاح ہین سر وتن بھرے ہوے ؛ پھولوں سے جیسے خرمن گلشن بھرے ہوے ۵؎ شیخ ناسخ مغفور - آپکی برق غضب کے آگے - یہ تو کیا ماہ کا خرمن کیا ہے ؛

وسوون ۔ بیگن ۔ مکھن ۔ سالن ۔ ٹاگن ۔ برتن ۔ لچھن ۔ گوبھن ۔ ارگن ۔ درشن ۔ بن ۔ تن ۔ سن ۔ پھن ۔ تھن ۔ گگن ۔ من ۔ جتن ۔ بجن ۔ چیرن ۔ سرن ۔ برن ۔ چلن ۔ گہن ۔ ادہن ۔ الہن ۔ وکھن ۔ ایڑن ۔ بٹیچن ۔ ہنڈیاون ۔ بندرابن ۔ سکھمدرسن ۔ بانکپن ۔ ترتن ۔ بسلوچن ۔ بجھی بن ۔ نقشن ۔ ورجن ۔ اسٹیشن ۔ اوٹنتن ۔ سمن ۔ بتن ۔ صحن ۔ وغیرہ بھی مذکر آتے ہین ۔ رسن ۔ شکن ۔ مجن ۔ زغن ۔ سوزن ۔ سوسن ۔ گردن ۔ معدن[۵۳] ۔ انجمن ۔ نسترن ۔ پرویزن ۔ بٹن ۔ چکن ۔ پیرن ۔ پچھین ۔ ڈگن ۔ جلن ۔ رن ۔ کمہن ۔ چلمن ۔ اولجھن ۔ اینٹھن ۔ پھٹکن ۔ دہرکن ۔ اچکن ۔ چیکن ۔ پلٹن ۔ تہلن ۔ سوجن ۔ کھرچن ۔ ناگن ۔ پوچھن ۔ سیون ۔ جتون ۔ پھسلن ۔ این ۔ سمرن ۔ گوبن ۔ چھیلن ۔ کترن ۔ بیکن ۔ اوترن ۔ جامن ۔ پنشن ۔ بلی لوٹن ۔ کلیجن ۔ ساتار دہن مونث بولے جاتے ہین اور لگن جو فارسی مین ایک ظرف کے معنی پر ہے مختلف فیہ ہے

رشک مغفور یہ ندامت ہے ترے جلوے سے اے شعلۂ طور + ہو کیا آج جو محفل مین لگن یاد آیا + لیکن تحقیق مقام یہ ہے کہ بیشتر فصحا کی زبان پر مونث ہے اور کمتر کی زبان پہ مذکر اور مولف بھی اسکی تانیث ہی کا قائل ہے اور ہندی مین لگن جس معنی پہ ہے اوس کو بالاتفاق سب مونث بولتے ہین **بالین** ۔ پوستین ۔ شاہین ۔ سرگین ۔ قسطنطین ۔ آئین ۔ پائین ۔ آمین ۔ دین ۔ زرین ۔ کین ۔ تین ۔ اربعین ۔ پروین ۔ عرین ۔ فروردین ۔ مقرین ۔ انگبین ۔ گل انگبین ۔ صفین ۔ یقین ۔ نگین ۔ عجین ۔ سرین ۔ سین ۔ شین ۔ اور براہین ۔ شرائین ۔ قوانین ۔ دواوین ۔ مضامین ۔ فرامین ۔ شیاطین ۔ سنین ۔ وغیرہ مذکر بولیجاتے ہین **زمین** ۔ کمین ۔ طین ۔ دوربین ۔ تفرین ۔ خشہ نشین ۔ یاسین ۔ سکین ۔ آفرین ۔ یاسمین ۔ نسرین ۔ جبین ۔ آستین ۔ طین ۔ چنان چنین ۔ ترنجبین ۔ افسنتین ۔ سکنجبین ۔

---

[۵۱] اسیر ع اب بھی رن بول رہا ہے کہ وہ جلاد آیا ۔ [۵۲] شیخ ناسخ مرحوم ع ہو شعلہ قدم آس شک پری کا ہ پاپوش نے سیکھا ہے چلن کبک دری کا ۔ [۵۳] رشک مرحوم ع بخچہ گلگنہ کے لیے ہیرے کی معدن چاہیے ۔ شیخ ناسخ مغفور ع اثر تیری حنا کا ہے کہ کان لعل ہو ۔ ایک دم آجاے گر ہیرے کی معدن زیر پا ۔ [۵۴] برق مرحوم ع تار نگہ عکس عارض سے نقاب یار کی ۔ مہر گو گویا کرن سونے کا سہرا ہوگئی ۔ قبول مرحوم ع رخون کیا کب ہے مگر مد نظر ۔

وغیرہ اور رجن بعن من ۔ باطن ۔ دن ۔ مذکر آتے ہین اجوائن ۔ ڈائن ۔ گمن ۔ مین سن ۔ مونث بولے جاتے ہین اور ۔ محاسن ۔ خوبیون کے معنی پر مذکر ہے اور ڈاڑھی کے معنے پر مونث ہے دین ۔ عین ۔ غین ۔ جنین ۔ شور شین ۔ بین ۔ چین ۔ کین ۔ نین ۔ اور شتین ثقلین ۔ کونین ۔ وغیرہ مذکر بولے جاتے ہین ۔ عین ۔ زیب و زین ۔ تحسین ۔ تعلین ۔ فلالین ۔ لالٹین ۔ مونث آتے ہین تین ۔ بٹین ۔ تا پیدین ۔ مذکر ہین بین ۔ قرابین الین مونث ہین پھلین ۔ مسکین دین مذکر آتے ہین ۔ دین ۔ مونث ہے اذن ۔ حصن عدن ۔ مرن ۔ جشن ۔ حسن ۔ رکن ۔ یلین ۔ مذکر ہین ۔ امن ۔ غبن ۔ مونث ہین ۔

فصل سی و چہارم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین واو ہے

رو[1] ۔ گو ۔ موہو ۔ آہو ۔ کاہو ۔ یاہو ۔ بازو ۔ پہلو ۔ زانو ۔ ابرو[2] ۔ گیسو ۔ جادو ۔ نیر و ۔ تو ۔ مینو ۔ لیمو ۔ چاقو ۔ یالو ۔ قابو ۔ تنباکو ۔ راسو ۔ ہندو ۔ لولو ۔ بکلو ۔ تیہو ۔ سبو ۔ رفو ۔ وضو ۔ کدو ۔ خلو ۔ علو ۔ غلو ۔ گلو ۔ آلو ۔ شفتالو ۔ تالو ۔ لچالو ۔ سالو ۔ بھالو ۔ سنبھالو ۔ ٹالو ۔ ٹٹو ۔ ٹٹو ۔ لٹو ۔ آنسو ۔ اچھو ۔ جگنو ۔ الو ۔ چلو ۔ نبو ۔ پیلو ۔ گھنگرو ۔ گیرو ۔ روہو ۔ آڑو ۔ گوکھرو ۔ لہو ۔ گرو ۔ وغیرہ جن کے آخر مین واو معروف ہے جبکہ مذکر بولے جاتے ہین باستثناے ۔ بوجھو ۔ خو ۔ آبرو ۔ آبرو ۔ آبجو ۔ آرزو ۔ جستجو ۔ گفتگو ۔ شست و شو ۔ نازبو ۔ شبو ۔ کوکو ۔ ترازو ۔ تکاپو ۔ دارو ۔ سرارو ۔ پرستو ۔ نرلو ۔ نمو[3] ۔ لو ۔ بانو ۔ جھاڑو ۔ تیہو ۔ مونث بولے جاتے ہین اور اردو لشکر کے معنی پر مذکر ہے اور زبان معروف کے معنے پر مختلف

[1] ناسخ مغفور ۔ مجھکو یاد آتا ہے ناسخ کوئی جانان باغین ؛ خواجہ آتش رنگین ہیگا خون شہیدان سے کوے دوست ۔ فردوس کی بہار کو بیم خزان نہین ؛ [2] ناسخ تیری ابرو نہین محراب حرم ہین قاتل ؛ کیونکہ نہ خم آٹھ پہر صورت شمشیر رہے ۔ مرزا برق ۔ تا فلک اے مہروش شہرہ تمہارا ہوگیا ؛ خالی سے ابرو کی ہر خم چاند تارا ہوگیا ؛ بحر مرحوم کاکل نے اسکی مار اُتار اکندرے ۔ کھینچ سر دہی ابرو سے خدا ررہ گیا ؛ [3] بحر مرحوم مصرع سبزے تے نوکی ہوئی عقیق شجری سے

ہے لیکن مولف مستہام کے عندیہ مین ان معنی پر بھی مذکر ہو اور سو۔ جو طرف و جانب کے معنی پر ہے نہ کلام اساتذہ مین اس طور پر کہین پایا گیا نہ فصحا کے زبان سے اس طرح پر سنا گیا کہ مولف کو تحقیق اس کے تذکیر و تانیث کی ہوتی مگر قیاس یہ چاہتا ہے کہ بوقت ضرورت اگر استعمال کیا جاے تو مونث کیا جاے آیندہ فصحا کی راے اور گبھرو کا اطلاق محض مرد نوجوان پر کیا جاتا ہے۔ پشتو۔ بھنو۔ طور تنو۔ تمبو۔ للوبتو۔ مونث آتے ہین اور گو جو گیند کے معنی پر ہے مختلف فیہ لیکن مولف کی۔ زبان پر صرف مذکر ہے۔ چو۔ گو۔ پرتو۔ رو کھو مذکر آتے ہین رو۔ ضو۔ گرو۔ قلمرو۔ تک و دو۔ رودار و۔ بو۔ پو۔ لو۔ مونث بولے جاتے ہین۔ سرو۔ تدرو سومر مذکر آتے ہین۔ مجو۔ مذکر ہے نحو۔ مونث ہے سہو لہو۔ مذکر ہین۔ دلو۔ ریو۔ گیو۔ نغریو۔ سیو۔ جلیو۔ مذکر ہین۔ نیو۔ مونث ہے۔ واؤ۔ پاؤ پلاؤ۔ چلاؤ۔ بہاؤ۔ تاؤ۔ بچاؤ۔ سجاؤ۔ بناؤ۔ بھراؤ۔ لگاؤ۔ ہٹاؤ۔ لداؤ۔ پڑاو۔ الاؤ بھاؤ۔ بلاؤ۔ جھکاؤ۔ نان پاؤ۔ آتار چڑھاؤ۔ گھاؤ۔ جماؤ۔ چھپاؤ۔ برتاؤ۔ جلچلاؤ۔ دباؤ رکاؤ۔ چھڑکاؤ۔ اٹکاؤ۔ وغیرہ۔ جن الفاظ کے آخر مین واؤ موقوف ہے سب مذکر بولے جاتے ہین سوا ناؤ۔ اور باؤ۔ کے کہ یہ دونون لفظ مونث آتے ہین۔ اور گاؤ۔ حیوان معروف کے معنے پر مونث آتا ہے اور ہندی مین تکیہ کلان کے معنی پر مذکر بولا جاتا ہے اور واؤ جو حروف تہجی مین سے ہے تذکیر و تانیث مین مشترک ہے لیکن مولف کے عندیہ مین مذکر ہے

فصل سی و پنجم ان اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جنکے آخر مین ہاے ملفوظ ہے

اللہ۔ ماہ۔ گناہ۔ اشتباہ۔ انتباہ۔ اکراہ۔ فراہ۔ پناہ۔ بیاہ۔ حراہ۔ کراہ۔ اور اشباہ

سلہ مرزا برق نہال پہ ثمر قد ہے صفائی اسکو کہتے ہین + نظر آتا ہے پر تو جا بجا سیب زنخدان کا +

سلہ آتش مرحوم چند پریان بھی گردن مثل سلیمان کسنیمیر + یہ قلمرو بھی رہے زیر نگین تھوڑی سی +

سلہ بحر مرحوم دہاکا دیا بتون نے خفا دیکھکر مجھ + اٹھا جو مین جنیو کمر سے لپٹ گیا۔

جباہ۔ میاہ۔ اذاہ۔ مذکر آتے ہین آہ۔ باہ۔ تاہ۔ راہ۔ رسم وراہ۔ کاہ۔ واہ۔ جاہ۔ نگاہ
گیاہ۔ رفاہ۔ نگاہ سیاہ۔ کلاہ۔ خرگاہ۔ درگاہ۔ تنخواہ۔ روباہ۔ دستگاہ۔ کارگاہ۔ بارگاہ
خانقاہ۔ نانخواہ۔ مہر گیاہ۔ مردم گیاہ۔ واویلاہ۔ پاہ بسم اللہ تھاہ۔ تراہ تراہ۔ مؤنث
بولے جاتے ہین اور۔ جاہ۔ مختلف فیہ ہے بعضون کے عندیہ مین مونث ہے بعضون کے
نزدیک مذکر ہے چنانچہ شعرائے متقدمین سے میر تقی مرحوم مذکر فرماتے ہین؎
ہم جاہ و حشم یان کا کیا کہیے کہ کیا جانا ٭ خاتم کو سلیمان کے انگشتر پا جانا ٭ اور
مؤلف کی رائے مین بھی۔ جاہ۔ مذکر ہے اور چاہ۔ بھی جو فارسی مین کنوئین کے معنی پر
ہے مذکر آتا ہے اور ہندی مین محبت و خواہش کے معنی پر مونث بولا جاتا ہے۔ کوہ۔
کروہ۔ گروہ۔ انبوہ۔ اندوہ۔ مذکر آتے ہین۔ شکوہ۔ لوہ۔ کوہ۔ کوہ۔ مونث بولے جاتے
ہین جگہ۔ جگہہ۔ شہ۔ مؤنث آتے ہین کہ و مہ۔ یہ دونون لفظ معًا بولے جاتے ہین اور
مذکر آتے ہین زرہ۔ گرہ۔ مونث آتے ہین تشبیہ۔ تنبیہ۔ تنزیہ۔ تنبیہ۔ تبرہ۔ تشابہ
وغیرہ مذکر آتے ہین۔ سوا توجہ کے کہ یہ استعمالاً مؤنث ہے شبہہ۔ مذکر ہے گنہ۔ مونث
تہہ۔ مذکر ہے بیچہ۔ شبیہ۔ اور تشبیہ۔ تنبیہہ۔ تنزیہ۔ توجیہ۔ وغیرہ مونث ہین بھاٹھ
کاٹھ۔ نیل کا ماٹھ۔ مذکر آتے ہین بلیا ٹھ۔ مذکر ہے۔ راکھ۔ ساکھ۔ لاکھ۔ مونث ہین
ساتھ۔ ہاتھ۔ مذکر ہین۔ تیرتھ۔ مذکر ہے۔ رتھ۔ نتھ۔ مونث ہین۔ کنٹھ
شیالنٹھ۔ مذکر ہین۔ دکھ۔ سکھ۔ مین مکھ۔ مذکر ہین۔ بوجھ۔ سوجھ۔ مونث ہین
اوجھ۔ بوجھ۔ مذکر ہین سانٹھ۔ گانٹھ۔ مونث ہین لٹھ۔ نٹھ۔ میٹھ۔ مذکر ہین۔
پیٹھ۔ سورٹھ۔ مونث ہین۔ پیٹھ۔ السیٹھ۔ مؤنث ہین۔ اساڑھ۔ لاڑھ مذکر ہین

۱؎ شیخ ناسخ مغفور سے ع۔ تھا شروع عاشقی دن مری بسم اللہ کا ٭ ۲؎ برق مغفور اسی صورت کو
ہر دم ہم جو خط شوق لکھے گئے ٭ اور نگا ساتھ دیا اس نے اس گل کے کیا کہ ٭ ۳؎ بحر مرحوم۔ بتان ہند کو لیکن
بھی گنگا کا تیرتھ ہے ٭ تشبیہ مجھ سے لفظ تیرتھ کو بدون تا قافیہ قامت دالف عین کہا ہے لیکن لفظ
کی تحقیق ہے ہر لفظ یا ملفوظ کے کرتا ہے۔

باڑہ - داڑہ - گاڑہ - مونث ہین مگر مچھ - مذکر ہے - کرکھ - مونث ہے باچھ - چھاچھ مونث ہین دودہ - ریچھ - سلکھ - گرہ - گھہ - نہہ - مذکر ہین - اونگھ - بیٹھ - کوڑہ - چکاچوندہ - سندہ - لوتہ - موٹھ - سونٹھ - آنکھ - موچھ - پودہ - کوکھ - لیکھ - ریڑہ -

سندہ مونث ہین

فصل سی و ششم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان ہین جن کے آخر ہین تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ ہے

نسخہ - صفحہ - روضہ - بیضہ - ذرہ - طرہ - نوحہ - نغمہ - جلوہ - نظارہ - مقابلہ - معاملہ - مشاعرہ - مناظرہ - مجادلہ - غنچہ - لالہ - نالہ - پردہ - دودرہ - دیدہ - شیشہ - آئینہ - پیمانہ - قرابہ - پیشہ - زمزمہ - مزہ - وغیرہ جس لفظ کے آخر ہین تاے موقوفہ یا ہاے مختفیہ ہے - وہ مذکر بولا جاتا ہے باستثنا - توبہ وجبہ و دفعہ وقضیہ و زہرہ و فاختہ و مرہ - کہ یہ چار پانچ کلے مونث بولے جاتے ہین اور - فاتحہ مختلف فیہ ہے - مرزا محمد تقی قبول مرحوم - مونث کہتے ہین سہ قبر مجنون پہ فاتحہ پڑھ دی :: نجد کا جب ملا مقام ہمین ۱۲ و ہجر مرحوم مذکر فرماتے ہین سہ فاتحہ تھا کس شہید عشق کا :: رات بھر درگاہ مین ماتم رہا :: لیکن حق یہ ہے کہ بیشتر فصحاے متاخرین اس کے تذکیر ہی کے قائل ہین اور مولف کی زبان پر بھی مذکر ہے اور - سبحہ بھی تذکیر و تانیث مین مشترک ہے ناسخ مغفور اور صبا مرحوم نے مونث فرمایا ہے ناسخ مصرعہ سبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی

سلہ ہجر مرحوم سہ سورج تھی کو بجر چکا چوند ہو گئی :: تم نے ذرا جو رخ سے بھا اُٹھا لیا :: سلہ ناسخ مغفور سدہ کسی نم کوکب غانہ خار کی تھی :: صبا مرحوم سدہ مونہ دنیا کی لیسے ہین نہ خبر عقبے کی :: اپنے کچھ اور ہی عالم مین ہے دیوانۂ عشق :: سلہ برق مرحوم - غضب کیا جو جوانی مین توبہ برق نے کی :: اگر یہ سچ ہے تو پھر عمر بھر خراب رہا :: سلہ لمولفہ زہرہ دل تھام کے اسے ماہ جبین بیٹھ گئی سلہ لمولفہ فاختہ رو کے کو بلبل کے قرین بیٹھ گئی :: سلہ شیخ ناسخ غرہ جو ہی ردگو یا اسے زبان کا کام کرتی ہے - مرزا برق - ہر غرہ چشم فسون گر کو زبان ہوتی ہے :: -

صباؔ ع سبحہ سو بار ٹوٹی گی سو بار پھری۔ اور اسیر مرحوم مذکر کہتے ہین ع سبحہ میرے ہاتھ مین ہے دانۂ انگور کا ٭ لیکن مولف کے نزدیک حق یہ ہے کہ سبحہ مذکر ہے اور پنبہ۔ کو بھی روئی کے قیاس پہ بعضے مؤنث تصور کرتے ہین حالانکہ مذکر استعمال کیا گیا ہے مرزا برق مغفور ع پنبۂ مینا بنا بتی چراغ طور کی ٭ ناسخ مرحوم سے جراح اپنے پنبۂ و مرہم کو دور رکھ ٭ بھڑکین گے اس سے اور مرے شعلہ ہائے داغ ٭۔ اور ہیرہ کو بھی بعضے مذکر بولتے ہین بعضے مونث لیکن بیشتر فصحا کی زبان پر مذکر ہے اور مولف بھی اسکی تذکیر ہی کا قائل ہے

فصل سی و ہفتم اُن اسما کی تذکیر و تانیث کے بیان مین جن کے آخر مین یاے تحتانی ہے

تعدی۔ تعلی۔ تسلی۔ تجلی۔ ترقی۔ تشفی۔ کرسی۔ رباعی۔ مشتری۔ ردی۔ بدی۔ کجی۔ راستی۔ درستی۔ ہستی۔ پستی۔ کشتی۔ گشتی۔ بولی۔ ٹوپی۔ ہاکی۔ پنکھی۔ کنگھی۔ دستی۔ چھٹی۔ گالی۔ بجلی۔ مچھلی۔ کوٹھی۔ چھتری۔ ڈولی۔ مرزائی۔ وغیرہ جس کلمہ کے آخر مین یاے تحتانی معروف ہے خواہ عربی ہو خواہ فارسی خواہ ہندی وہ مؤنث بولا جاتا ہے سوا افعی۔ وادی۔ طوبی۔ دعوی۔ معنی۔ ماضی۔ والی۔ قالی۔ پانی۔ موتی۔ دہی۔ گھی۔ جی۔ ہاتھی۔ اور۔ لآلی۔ لیالی۔ حوالی۔ موالی۔ اہالی۔ معاصی۔ نواحی۔ وغیرہ کے کہ یہ چند الفاظ مذکر آتے ہین اور۔ طوطی ایک کنایہ خاص کے معنی پر جو آتا ہے مذکر بولا جاتا ہے۔ سحر مرحوم سے شہرہ ہے اس سبزۂ رخسار کا ٭ خوب طوطی بولتا ہے یار کا ٭ مرزا برق مغفور سے کیا بولتا ہے طوطی شیرین مقال یار ٭ شہرہ جہان مین ہے خطِ بیمثال کا ٭ خواجہ وزیر سے ہے شیشۂ سبز گرم قلقل ٭

طوطی سقون کا بولتا ہے ÷ اور جہان اپنے معنے حقیقی پر آتا ہے مونث استعمال پاتا ہے رشک **مغفور** سے آئینہ ہوتا ہے منہ دیکھ کے پانی پانی ÷ طوطیان ہوتی ہین سنکر تری تقریر سفید ÷ اور پری کو بھی جہان شعرا معشوق کے معنی پر لاتے ہین مذکر استعمال کرتے ہین۔ **خواجہ آتش** سے کیا کیا پری اوتارے ہین شیشہ مین آہ ÷ جن کو ن سا لطیفہ سے اپنے نہین جلا ÷ اور اس کے معنے اصلی پر مونث بولتے ہین تشبیہ معنے کا جو تذکیراً استعمال کیا جاتا ہے تو کسی حرف رابط مفرد یا فعل مفرد کے ساتھ نہین کیا جاتا بلکہ کسی حرف رابط جمع یا فعل کے ساتھ کیا جاتا ہے جیسا کہ برق مغفور فرماتے ہین **بے** لفظ سے معنی پوشیدہ نکالے ہمنے ÷ سخن یار سے گویا دہن یار ملا ÷ **شیخ ناسخ مغفور** سے باندھے ہین کاکل پیچان کے جو اکثر مضمون ÷ اس لیے رکھتے ہین معنی مرے اشعار کے پیچ ÷ **بی**۔ پی۔ تی۔ ٹی۔ جی۔ خی۔ ری۔ زی۔ ڈی ہی لی سے۔ دے۔ مونث بولے جاتے ہین **دے**۔ شے۔ تے۔ سے۔ نے ہے۔ جے۔ لے۔ آب سے۔ مونث آتے ہین۔ **خوی**۔ حی۔ طی۔ ری مذکر بولے جاتے ہین۔ اور **لے**۔ فارسی مین غضب کے معنی پر مذکر ہے اور ہندی مین تہمت۔ وعیب کے معنی پر مونث ہے **غشی**۔ رحی۔ سعی۔ نفی دحی۔ نہی۔ وغیرہ جس کلمہ عربیہ کے آخر مین یا ے۔ موقوف ہے مونث بولا جاتا ہے۔ سوا ے جدی۔ کے جو ایک برج معروف کا نام ہے بروج فلکی مین سے۔ راسے۔ جاسے بولے۔ لائے۔ نائے۔ ہاسے۔ واسے۔ گاسے۔

مونث آتے ہین

تاریخ طبع از شاعر شیرین زبان جناب منشی ابوالفضل محمد تصدق حسین خان صاحب شمسؔ لکھنوی ارشد تلامذۂ حضرت مولانا رضا فرنگی محلی مصنف نالۂ عشاق۔ ترانۂ عشاق۔ لیلیٰ مجنون وغیرہ

چھپ گئی تصنیف استاد جلالؔ نامور
کھنچ گئی تصویر اندازِ کمالِ ساحری
آپ کا حسنِ تکلم آپ کی تحقیقِ فن
رونق بزمِ سخن ہے جانِ نظمِ شاعری
خوب ہی تذکیر اور تانیث کو یکجا کیا
خوب دکھلائے صفاتِ باطنی و ظاہری
ہے فدایانِ زبان کو لازمی اس کا عبور
کیونکہ اقلیمِ سخن کا ہے یہ بابِ آخری
ہے یہی تاریخ اچھی بہر سالِ طبع شمسؔ
لکھ۔ کتابِ بے بدل ہے جانِ اردو شاعری
۱۳۳۱ھ

خاتمۃ الطبع

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مفید الشعرا معروف بہ رسالۂ تذکیر و تانیث جو شاعر باکمال جناب میر ضامن علی جلالؔ مرحوم لکھنوی کی اعلیٰ ترین یادگار ہے پہلی مرتبہ مطبع مجیدی واقع کانپور محلہ پٹکاپور مین نہایت عمدہ کاغذ پر جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ کی فرمائش سے ۱۳۳۳ھ مین چھپکر تیار ہوا۔

بے بہا تحفہ لغات الصراح قابل ملاحظہ

عربی دان حضرات خصوصًا طلبہ کے لیے لغات مین، صراح جسقدر ضروری اور اہم ہی وہ اسکی عام مقبولیت سے ظاہر ہی۔ شاید کسی طالب علم اور قدردان علم کا کتبخانہ اس کتاب سے خالی نہوگا۔ مگر ساتھہی اسکے یہ بھی آپکو معلوم ہوگا کہ اُسمین لغات کے تلاش کرنے مین بہت دقّت پڑتی ہی تاوقتیکہ الفاظ کا مادّہ اور اصل معلوم نہو اُسکا صراح مین تلاش کرنا محال ہی اسوجہ سے کم استعداد طلبہ کو بوجہ مادّہ او اصل نہ معلوم ہونے کے بہت پریشانی ہوتی ہی۔ علاوہ اسکے تقطیع اور ضخامت بھی اُسکی ایسی نہین ہی کہ آپ بے تکلف بآسانی اُسکو اپنے ہمراہ رکھ سکین اور سفر اور نقل و حرکت کے موقع پر ضروری مختصر کتب عربیہ کیطرح وہ آپ سے جدا نہ ہو بعض اوقات اہل علم کو کسقدر اُلجھن ہوتی ہی جبکہ اُنھین کسی لغت کی تحقیق مقصود ہی اور ایسے مقام پر جہان صراح میسر نہین اور خود بوجہ کے خیال سے اپنے ہمراہ نہین لائے۔ اس قسم کی ضروریات کا لحاظ رکھکر مذاق اہل زمانہ کے موافق آجکل ایک ماہر لغات و فاضل ادبیات عربیہ نے نہایت عرقریزی اور جانفشانی سے کتاب صراح کی تلخیص کر کر اور لغات کو بلا خیال مادّہ و اصل مثل کریم اللغات و لغات کشوری کے جمع کر دیا ہی جس سے ہر مستعد اور ناستعد اُس سے نفع اُٹھا سکتا ہی۔ اور اُسکا نام **لغات الصراح بالتصحیح والایضاح** اسم بامسمّٰی رکھا ہے۔ اسمین وہ تمام لغات درج ہین جو صراح مین مذکور ہین اور معانی مین اختصار کو کام مین لاکر فاضل مصنف نے کوزہ مین دریا بند کرنیکا اعجاز دکھایا ہے ہر لفظ کے معنی سلیس اُردو مین بیان کیے ہین پس اس کتاب کی اہل علم اور شائقین جسقدر قدر کرین کم ہے تقطیع بھی مناسب ۲۰×۲۶ رکھی گئی ہے ہر لغت شروع سطر سے شروع ہے تاکہ نظر پڑنے مین آسانی ہو حجم بالکل مختصر قیمت براہ رفاہ عام صرف ایکروپیہ چار آنہ رکھی گئی ہی

ضروری التماس

معزز ناظرین مطبع مجیدی نے دیانت داری اور راستبازی کیوجہ سے اپنے خریداروں کو اپنا گرویدہ بنا ر
تاجران باوقار اور عام خریداران دیار و امصار جیسی کچھ اسکی عزت افزائی فرمارہے ہیں وہ اسکی خوش مع
نتائج سے ایک نتیجہ ہے مطبع مجیدی اپنی مجموعی حیثیت سے سابقہ کے لحاظ سے بطور مشہور ہے بیوپاریوں کو جسقدر خ
کفایت و متفرق خریداروں کو جسقدر رعایت سے مال دیا جاتا ہے اسکا صحیح اندازہ وہی
کرسکتے ہیں جنکو ایکبار بھی مطبع سے مال منگانیکا موقع ملا ہے مندرجہ ذیل امور کی اہتما
ساتھ پابندی اور لحاظ کیوجہ سے جیسی کچھ روز افزوں ترقی اس کارخانہ کو ہوئی ہے معزز ناظرین پر مخفی ن

(۱) اس مطبع میں تقریباً تمام ہندوستان کی مطبوعہ علوم و فن کی عربی فارسی اردو کتابوں کا ذخیرہ اور میل موجو

(۲) حتی الامکان کتابیں عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی چھپی ہوئی فراہم کیجاتی ہیں۔

(۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہیں ہوئی یا چھپکر کمیاب ہوگئی ہے وہ بدرجہ مجبوری خراب چھاپے اور خرا
روانہ کیجاتی ہے اور جو صاحب لکھدیتے ہیں انکو خراب کتاب نہیں روانہ کیجاتی ہے۔

(۴) تاجران کتب بیوپاریوں کیساتھ جو مراعات کیجاتی ہیں اور جس نرخ سے انکو مال ر
کیا جاتا ہے اس سے کم نرخ پر نہ ملیگا اور تاجر سے بھی نہ مل سکیگا۔

(۵) مدارس اسلامیہ و طالبان علم کیساتھ جیسی رعایتیں کیجاتی ہیں اسکا اندازہ مال منگانے

(۶) متفرق خریداران کو خاص نرخ سے مال روانہ کیا جاتا ہے۔

(۷) تاجر (بیوپاریوں) مدارس اسلامی طالبان علم اور متفرق خریدار غرضکہ سب صاحبوں کے لیے
ایسی رعایتیں ہیں کہ بہ حیثیت مجموعی ہمارا دعویٰ ہے کہ انشاء اللہ ہر جگہ سے کم
پر ملیگی اور اسپر عمدگی مال کا نفع گھاتے ہیں۔

(۸) ہمکو امید ہے کہ اگر آپ کو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اپنے اس قدیم ک
تجارتی مطبع مجیدی کو یاد فرمائیے اور ایک معمولی سی فرمایش بھیجکر کارخانے کی د
راستبازی کفایت رعایت عمدگی مال وغیرہ وغیرہ کا اندازہ ضرور فرما

الملتمس محمد سعید تاجر کتب و مالک مطبع مجیدی کانپور